

عمران سیرین کا منفرد اور اچھوتا ناول، جسے مصنف مظہر کلیم نے بڑی محنت اور جانشناختی سے تحریر کیا ہے۔
علی عمران کے پرستاروں کے لیے ایک تحفہ خاص۔ اب انسان تو کیا شیطان جن بھی اس سے پناہ مانگیں گے۔

کتاب گھر کی پیشکش

کتاب گھر کی پیشکش

<http://kitaabghar.com><http://kitaabghar.com>

جناتی دنبا

کتاب گھر کی پیشکش

<http://kitaabghar.com><http://kitaabghar.com>

مظہر کلیم ایم. الے

کتاب گھر کی پیشکش

کتاب گھر کی پیشکش

<http://kitaabghar.com><http://kitaabghar.com>

یوسف برادرز پبلشرز

کتاب گھر کی پیشکش پاک گیٹ، ملتان

<http://kitaabghar.com><http://kitaabghar.com>

نوت:

اس ناول کے جملہ حقوق بحق مصنف اور پبلشرز (یوسف برادرز) محفوظ ہیں۔
کتاب گھر کی پیشکش [کتاب گھر کی پیشکش](http://kitaabghar.com)
کسی مالی نفع کے آن لائن لارہی ہے۔ دوستوں سے گزارش ہے کہ اس ناول کو خود خرید کر پڑھیں تاکہ پبلشرز اور مصنف کا مالی فائدہ ہو سکے۔ شکر یہ۔

چند باتیں

محترم قارئین! سلام مسنون۔ نیا ناول ”جناتی دنیا“ آپکے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول کا نام یقیناً آپ کو چونکا دے گا۔ یہ ناول واقعی جنات کی دنیا کی کہانی ہے۔ جنات ایک حقیقت ہیں لیکن انکی طبعی ساخت اس قسم کی ہے وہ انسانوں کو نظر نہیں آتے لیکن انکے وجود سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جس طرح خیر و شر میں آویزش انسانی دنیا میں چلی آ رہی ہے اسی طرح خیر و شر کی آویزش سے جناتی دنیا بھی خالی نہیں ہے لیکن چونکہ اس آویزش میں انسان عام طور پر داخل نہیں ہوتا اس لئے یہ آویزش میں عمران کو داخل ہونے کا موقع مل گیا ہے۔ اس لئے ”جناتی دنیا“ آپ کے سامنے آشکار ہو رہی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ میرے کچھ قارئین اسے مکمل طور فرضی اور تخلیٰ کہانی سمجھیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس ناول میں جنات کی دنیا کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ محض خیالی اور تخلیٰ نہیں ہے۔ وہ قارئین جن کا کسی نہ کسی انداز میں اس دنیا سے رابطہ اور تعلق رہتا ہے وہ یقیناً میری اس بات کی تصدیق کریں گے کیونکہ میں نے اس ناول میں جو کچھ لکھا ہے اس میں بہت سی باتوں کا میں یعنی شاہد بھی ہوں اور بہت سے واقعات ذاتی طور پر علم میں رہے ہیں۔ چونکہ اس سے پہلے خیر و شر کی آمیزش پر میرے تحریر کردہ ناول جن میں مثالی دنیا، سفلی دنیا، بلیک ورلڈ اور بلیک پاؤر تو سرفہرست ہیں۔ قارئین نے بے حد پسند کئے ہیں اس لئے خیر و شر کی اس چھپی ہوئی سطح کو میں نے قارئین کے سامنے بے قاب کرنے کی کوشش کی ہے اور شاید یہ کسی بھی زبان میں لکھا گیا پہلا ناول ہے جس میں ان حقیقوں کو محل کر بے قاب کیا گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس پراسرار اور ان دیکھی لیکن حقیقی دنیا کے بازی میں پڑھ کر قارئین کو پہلی بار یہ معلوم ہو گا کہ انکے ارد گرد کیا ہو رہا ہے۔ البتہ یہ بات میں پہلے ہی قارئین کے گوش گزار کر دینا چاہتا ہوں کہ اس ناول کو پڑھنے کے بعد اس دنیا سے متعلق اپنے کسی قسم کے بھی مسائل کے سلسلے میں مجھے سے کسی طرح کا بھی رابطہ نہ کریں کیونکہ میں اس سلسلے میں عملی طور پر کسی بھی طرح کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ البتہ ناول کے متعلق اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کریں کیونکہ آپ کی آراء حقیقتاً میرے لئے مشعل راہ ثابت ہوتی ہیں لیکن اس دلچسپ اور پراسرار ناول کے مطالعے سے پہلے اپنے چند خطوط اور انکے جواب بھی ملاحظہ کر لجئے۔ فورث عباس سے ضیاء الرحمن تبسم لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ خاص طور پر پیش ایجنت برنو تو بے حد پسند آیا ہے۔

آپ نے اب تک کیپن ٹکلیل پر کوئی خصوصی ناول نہیں لکھا حالانکہ یہ ہمارا پسندیدہ کردار ہے۔

محترم ضیاء الرحمن تبسم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکر یہ۔ کیپن ٹکلیل پر خصوصی ناول ”پاؤ رائجنت“ تو شائع ہو چکا ہے۔

شاید آپ کی نظروں سے نہیں گزرا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

حوالی لکھا سے محمد یسین لکھتے ہیں۔ ”هم سب دوست آپ کے ناول انہی شوق سے پڑھتے ہیں۔ کیونکہ آپ کا طرز تحریر یہ ایسا ہے کہ ایک بار ناول شروع کر لینے کے بعد اسے ختم کئے بغیر اس پر سے نظریں ہٹانا ہی دشوار ہو جاتا ہے۔ وادی مشکبار پر آپ کا ناول ”میں کہپ“ انہی شامدار ناول ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس پر مزید ناول بھی لکھتے رہیں گے۔“

محترم محمد یاسین صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے پر آپ کا اور آپ کے دوستوں کا بے حد مشکور ہوں۔ وادی مشکبار تحریک ایک

قدس تحریک ہے۔ اس لئے اس پر انشاء اللہ آمندہ بھی ناول لکھتا رہوں گا۔ امید ہے آپ بھی آئندہ خط لکھتے رہیں گے۔

کراچی سے محمد ندیم لکھتے ہیں۔ ”طوبی عرصے سے آپ کے ناولوں کا قاری ہوں اور آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں لیکن ایک شکایت ہے کہ جب سے کرٹل فریدی کا فرستان چھوڑ کر گیا ہے آپ نے عمران فریدی پر مشترکہ ناول لکھنا ہی چھوڑ دیا ہے۔ ہماری درخواست ہے کہ آپ ان دونوں پر مشترکہ ناول ضرور لکھیں۔“

محترم ندیم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیجید شکر یہ۔ کرتل فریدی اور عمران کا مشترکہ ناول ”گرین ڈیچھ“ حال ہی میں شائع ہوا ہے۔ شاید یہ ناول آپ کی نظروں سے نہیں گزرا اور نہ آپ شکایت نہ کرتے۔ انشاء اللہ آئندہ بھی اس سلسلے میں ناول شائع ہوتے رہیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کوٹ اللہ دین سا ہیوال سے غلام عباس لکھتے ہیں آپ کے ناول ایک بار پڑھے ہیں اور اب تو یہ حالت ہے کہ ایک لحاظ سے آپ کے ناول مجھے زبانی یاد ہو گئے ہیں۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہمیں آپ کے ناول کس قدر پسند ہیں۔ ہماری درخواست ہے کہ آپ ہمارے پسندیدہ کردار نائیگر پر ضرور علیحدہ خصوصی ناول لکھیں۔

محترم غلام عباس صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیجید شکر یہ۔ نائیگر پر انشاء اللہ جلد ہی خصوصی ناول لکھنے کی کوشش کروں گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔ اب اجازت دیجئے۔

کتاب گھر کی پیشکش آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے
<http://kitaabghar.com>

کتاب گھر کی پیشکش

<http://kitaabghar.com>

مظہر کلیم کا ناول ”سی ٹاپ“ پیش کرتے ہوئے ہم نے وعدہ کیا تھا کہ اپنے قارئین کو ایک اور کارنامہ پیش کریں گے۔ ہمیں خوشی ہے کہ ہم اپنے وعدے کو پورا کر پائے اور ”جناتی دنیا“ ناول آپ کی نظروں کے سامنے ہے۔ یہ ناول ہر لحاظ سے منفرد ہے اور یقیناً آپ کو پسند آئے گا۔ آپ لوگ اپنی آراء سے نوازتے رہیں تاکہ ہم بہتر انداز میں آرزو زبان، اور اردو بولنے والوں کی خدمت کر سکیں۔ اس ناول کے جملہ حقوق بحق مصنف اور پبلشرز (یوسف برادرز) محفوظ ہیں۔ <http://kitaabghar.com> اسے محض اپنے قارئین کے بے حد اصرار اور بغیر کسی مالی نفع کے آن لائن لارہی ہے۔ دوستوں سے گزارش ہے کہ اس ناول کو خود خرید کر پڑھیں تاکہ پبلشرز اور مصنف کا مالی فائدہ ہو سکے۔ شکر یہ

ادارہ کتاب گھر

کتاب گھر کی پیشکش

کتاب گھر کی پیشکش

آپ کی مدد در کارہے

آپ تک بہترین اردو کتابیں پہنچانے کے لیے، ہمیں آپ ہی کے تعاون کی ضرورت ہے۔ ہم کتاب گھر کوارڈو کی سب سے بڑی لا ابھری یہ بنا چاہتے ہیں، لیکن اس کے لیے ہمیں بہت ساری کتابیں کپوڑ کروانا پڑیں گی اور اسکے لیے مالی وسائل درکار ہوں گے۔ اگر آپ ہماری براہ راست مدد کرنا چاہیں تو ہم kitaab_ghar@yahoo.com پر رابطہ کریں۔ اگر آپ ایسا نہیں کر سکتے تو کتاب گھر پر موجود ADs کے ذریعے ہمارے سپانسرز و یہ سائنس کو وزٹ سمجھئے، آپ کی تبی مدد کافی ہو گی۔

یاد رہے، کتاب گھر کو صرف آپ بہتر بنائے گئے ہیں۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا اخبارات پڑھ رہا تھا جبکہ سلیمان باورپی خانے میں ناشتہ تیار کرنے میں مصروف تھا۔ چونکہ آج ناشتے کو قدرے دیر ہو گئی تھی اس لئے عمران بار بار کلائی کی گھری میں وقت دیکھتا اور پھر اخبار کے مطالعہ میں مصروف ہو جاتا۔

”کیا بات ہے جناب آغا سلیمان پاشا صاحب۔ آج ناشتے میں سری پائے تو نہیں پک رہے ہیں۔“..... عمران نے اوپھی آواز میں کہا۔ اسی لمحے سلیمان اندر داخل ہوا لیکن عمران اسے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ سلیمان ٹرالی ڈھکلیں کر لے آئے کی وجہ ایک ٹرے اٹھائے اندر داخل ہو رہا تھا۔

<http://kitaabghar.com> <http://kitaabghar.com> ”آج پیش ناشتہ تھا۔ اس لئے دیر ہو گئی۔“..... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرے میں رکھا ہوا دودھ کا گلاس اور ساتھ ہی ایک پلیٹ دلیہ اٹھا کر میز پر رکھی اور واپس مڑنے لگا۔

”یہ۔ یہ کیا ہے؟“..... عمران نے واقعی حیران ہوتے ہوئے کہا۔
”ناشتہ ہے۔“..... سلیمان نے ٹرے معموم سے لبھ میں کہا۔

”یہ ناشتہ ہے۔ کیا مطلب۔ وہ تو س۔ شہد۔ مکھن۔ بالائی۔ اندھے اور چائے۔ وہ کہاں ہیں۔ یہ ایک پلیٹ دلیہ اور ایک دودھ کا گلاس۔ کیا مطلب؟“..... عمران نے حقیقتاً حیرت بھرے لبھ میں کہا۔

”بڑی بیگم صاحبہ کا حکم ہے جناب کہ آپ کو آئندہ ایسا ناشتہ دیا جائے۔ اس لئے مجبوری ہے۔“..... سلیمان نے جواب دیا۔

”بڑی بیگم صاحبہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ اماں بی کا حکم ہے۔ کیا مطلب۔ کب دیا ہے انہوں نے یہ حکم اور کیوں؟“..... عمران نے اور زیادہ حیرت بھرے لبھ میں کہا۔

”میں کل بڑی بیگم صاحبہ کو سلام کرنے گیا تھا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ میں آپ کو کیا کھلاتا ہوں۔ کیونکہ ان کا خیال تھا کہ آپ کی صحت کمزور ہوتی جا رہی ہے اور آپ کا رنگ بھی کالا ہوتا جا رہا ہے۔ میں نے انہیں پوری تفصیل بتا دی چنانچہ انہوں نے مجھے حکم دیا کہ اب یہ نیا ناشتہ آپ کو دیا جائے اور اس کے ساتھ ہی یہ حکم بھی دیا کہ آئندہ آپ کو چائے قطعاً نہ دی جائے۔“..... سلیمان نے ٹرے معموم سے لبھ میں کہا۔

”تم نے اپنے ناشتے کی تفصیل بتائی تھی انہیں۔“..... عمران نے غصیلے لبھ میں کہا۔

”بھی ہاں۔ میں نے انہیں بتایا تھا کہ میں تو ناشتہ کرتا ہی نہیں کیونکہ آپ کے ناشتے کے بعد پچھے بچتا ہی نہیں۔“..... سلیمان نے جواب دیا۔

”ہونہ۔ تو تم ناشتہ نہیں کرتے اور وہ جو ناشتے میں حریرے کھاتے رہتے ہو۔ وہ حریرہ بادام۔ حریرہ خشاش اور حریرہ فلاں اور حریرہ فلاں۔ وہ کیا ہوتا ہے؟“..... عمران نے غصیلے لبھ میں کہا۔

”انہیں حریرہ جات کہا جاتا ہے ناشتہ تو نہیں کہا جاتا۔“..... سلیمان نے کہا اور واپس مڑنے لگا۔

”سنو۔ اٹھاؤ یہ دودھ کا گلاس اور دلیے کی پلیٹ اور ناشتے لے کر آؤ اور ساتھ چائے۔ سمجھے۔ یہ میرا حکم ہے۔“..... عمران نے انتہائی غصیلے لبھ میں کہا۔

”بھی بہتر۔“..... سلیمان نے ٹرے سعادت مندانہ لبھ میں کہا اور دلیے کی پلیٹ اور دودھ کا گلاس اٹھا کر اس نے واپس ٹرے میں رکھا اور کرے سے باہر چلا گیا۔

”ہونہ۔ دودھ کا گلاس اور دلیے۔ مجھے مریض سمجھ لیا ہے۔“..... عمران نے بڑ بڑاتے ہوئے کہا اور دوبارہ اخبار اٹھا لیا۔ لیکن جب کافی دیر ہو گئی اور سلیمان واپس نہ آیا تو عمران نے اخبار میز پر پھینک دیا۔

”سلیمان کیا ہوار ہے۔ اتنی دیر ہو گئی ہے اور ناشتہ نہیں آیا۔ کیا کر رہے ہو؟..... عمران نے اوپنچی آواز اور غصیلے لمحے میں کہا۔

”ناشتر تو آیا تھا جناب۔ لیکن آپ نے واپس کر دیا۔ اب آپ بچے تو نہیں ہیں کہ میں آپ کو بہلا پھسلا کر یا زبردستی ناشتر کرتا تا۔“ سلیمان نے وہیں سے ہی جواب دیا۔

”پھر وہی بات۔ میں نے تمہیں جو حکم دیا تھا۔ اس کی تعییل کرو“..... عمران نے انتہائی غصیلے لمحے میں کہا۔

”آپ کے حکم پر بڑی بیگم صاحبہ کا حکم حاوی ہے جناب۔ اس لئے مجبوری ہے اور اب تو یہ ناشتہ بھی نہیں مل سکتا کیونکہ یہ بھی ختم ہو چکا ہے“..... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اماں بی کا حکم وہاں کوٹھی پر چلتا ہو گا سمجھے۔ یہاں میرا حکم چلتے گا۔ لے آؤ ناشتہ“..... عمران نے اور زیادہ غصیلے لمحے میں کہا۔

”ہمارے معاشرے میں خواتین کا حکم چلتا ہے جناب۔ جب تک آپ کی شادی نہیں ہو جاتی۔ آپ کی والدہ کا حکم چلتے گا اور جب آپ کی شادی ہو جائے گی تو آپ کی بیگم صاحبہ کا حکم چلتے گا اور جب آپ بوڑھے ہو جائیں گے تو پھر آپ کی صاحبزادیوں کا حکم چلتے گا۔ آپ کا حکم بہر حال نہیں چل سکتا۔ مجبوری ہے“..... جواب میں سلیمان نے فلفہ بگھارتے ہوئے کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ حریرے کا کھا کر تم اب بڑے فلسفی بن چکے ہو۔ لیکن مجھے ناشتہ چاہئے، فلسفہ نہیں چاہئے۔ سمجھے۔ لے آؤ ناشتہ“..... عمران نے ہونٹ بخینچتے ہوئے کہا۔

”میں بڑی بیگم صاحبہ سے پوچھ لوں۔ پھر جیسے وہ حکم دیں گی ویسے ہی ہو گا“..... چند لمحوں بعد سلیمان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

”وہیکو سلیمان۔ قم میرے باور چیز ہو۔ سمجھے۔ تجوہ میں تمہیں دیتا ہوں۔ یہ ٹھیک ہے کہ تمہاری تجوہ کا بل میرے ذمہ واجب الادا ہے لیکن بہر حال اسے میں نے ہی ادا کرنا ہے۔ اس لئے پیارے سلیمان۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب۔ پلیز ناشتہ لا دو“..... عمران نے بڑے پیار بھرے لمحے میں کہا۔

”چلو میں نہیں کرتا۔ بڑی بیگم صاحبہ سے آپ خود بات کر لیں۔ لیکن یہ بات نوٹ کر لیں کہ بڑی بیگم صاحبہ کی اجازت کے بغیر آپ کو آپ کا مطلوبہ ناشتہ نہیں مل سکتا“..... سلیمان نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ پھر جا کر ہوٹل سے ناشتہ کر لیتا ہوں“..... عمران نے بھنائے ہوئے لمحے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ ظاہر ہے یہ سب کچھ ڈرامہ تھا کیونکہ اسے بھی معلوم تھا کہ سلیمان اسے نگ کرنے کے لئے یہ سب کچھ کر رہا ہے۔

”بے شک کر لیں۔ بڑی بیگم صاحبہ کا فون آئے گا تو میں انہیں بتاؤں گا“..... سلیمان نے کہا تو عمران اسی طرح واپس کری پڑھیر ہو گیا جیسے اسکے جسم سے روح نکل گئی ہو۔

”یا اللہ۔ اب میں کیا کروں“..... عمران نے بڑے بے بس سے لمحے میں کہا۔

”وو دھ کا گلاس پیسیں اور دلیل کھا میں اور اللہ کا شکردا کریں۔ لے آؤں“..... سلیمان نے کہا اور عمران بے اختیار کھلکھلا کر بس پڑا۔

”ٹھیک ہے۔ لے آؤ۔ اب مجھے اماں بی کے پاس جا کر انہیں قاتل کرنا پڑے گا۔ وزنہ یہ ناشتہ تو نہیں چل سکے گا“..... عمران نے بے بس ہوتے ہوئے کہا۔

”اگر آپ وعدہ کریں کہ آپ زیادہ چائے نہیں پیسیں گے تو میں اپنے خصوصی اختیارات استعمال کر کے آپ کا مطلوبہ ناشتہ دے سکتا ہوں“..... سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار چھل پڑا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تمہارے اختیارات اماں بی کے حکم کے باوجود بھی استعمال ہو سکتے ہیں“..... عمران نے اس انداز میں آنکھیں

چھاڑتے ہوئے کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو۔

”جی ہاں۔ بڑی بیگم صاحبہ کو آپ کا پتہ ہے کہ آپ نے بچوں کی طرح مچل جانا ہے۔ اس لئے انہوں نے مجھے اختیار دیا ہے کہ اگر آپ زیادہ مچلیں تو آپ کو ایک کپ چائے کا دے دیا جائے اور بس۔“ سلیمان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ اماں بی نے صرف چائے سے منع کیا ہو گا اور یہ دودھ کا گلاس اور دلیلہ کی پختہ تھی نے خود ہی لگادی ہے۔ کیوں۔“

کتاب گھر کی پیشکش

”انہوں نے کہا تھا کہ جب آپ چائے مانگیں تو آپ کو دودھ کا گلاس دے دیا جائے اور ظاہر ہے دودھ کے گلاس کے ساتھ دلیلہ ہی کھایا جا سکتا ہے۔“..... سلیمان نے جواب دیا اور واپس مرڈ گیا۔

”تمہارا اب علاج کرنا ہی پڑے گا۔ تم ضرورت سے زیادہ ہی پھلتے جا رہے ہو۔“..... عمران نے بڑھاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھالیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”جی صاحب۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ بولنے والا کوئی کا بولٹھام املازم احمد دین

<http://kitaabghar.com>

<http://kitaabghar.com>

”السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ بابا احمد دین۔ کیا حال ہیں آپ کے۔“..... عمران نے کہا۔

”وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے چھوٹے صاحب۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے۔“..... دوسری طرف سے بابا احمد دین نے دعائیں دیتے ہوئے کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”اماں بی کیا کر رہی ہیں۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بڑی بیگم صاحبہ اپنے کمرے میں ہیں چھوٹے صاحب۔“..... بابا احمد دین نے جواب دیا۔

”ان سے میری بات کرامیں۔“..... عمران نے کہا۔

”جی اچھا۔“..... بابا احمد دین نے کہا۔

”خیریت ہے عمران۔ اتنی صحیح فون کیا ہے۔“..... چند جھوں بعد اماں بی کی پریشان سی آواز سنائی دی۔

”السلام علیکم اماں بی۔ میں دل چاہا کہ آپ کو سلام کیا جائے۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”وعلیکم السلام۔ یہ تمہارا دل صرف فون کرنے کو ہی چاہتا ہے۔

یہاں آتے ہوئے تمہارے پیروں کی مہنگی اترتی ہے۔ یہاں آ کر سلام نہیں کر سکتے۔ کیوں۔“..... اماں بی نے غصیلے لمحے میں کہا۔

”اماں بی۔ میرا تو بڑا دل چاہتا ہے لیکن سلیمان کا کہنا ہے کہ میں ناشتہ کے بغیر کہیں نہ جاؤں۔ اس لئے مجبوری ہے اور پھر ناشتے کے بعد کوئی نہ کوئی کام پڑ جاتا ہے۔“..... عمران نے جان بوجھ کر سلیمان پر بات رکھتے ہوئے کہا۔

”سلیمان ٹھیک کرتا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم ناشتہ کے بغیر بھاگ جاتے ہو اور پھر پورا دن چائے پی پی کر اپنے آپ کو بتاہ کرتے رہتے ہو۔ اور ہاں مجھے کل سلیمان بتا رہا تھا کہ آج کل تم بہت چائے پینے لگ گئے ہو۔ کیوں۔ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ چائے نقصان دیتی ہے۔“..... اماں بی نے کہا۔

<http://kitaabghar.com>

<http://kitaabghar.com>

”اماں بی۔ چائے پینے سے جسم میں چستی پھرتی آ جاتی ہے۔ دماغی صلاحیتیں بڑھ جاتی ہیں۔“..... عمران نے چائے کی خوبیاں گتوں اثروں کر دیں۔

”تمہارا مطلب ہے کہ جو لوگ چائے نہیں پینے وہ کاہل اور سست ہوتے ہیں اور وہ ذہنی طور پر بھی پاگل ہو جاتے ہیں۔ کیوں اور یہ تم نے

چستی پھرتی کا کیا کرنا ہے۔ کیا سرکس میں کام کرتے ہو تم ”۔ اماں بی نے غصیلے لبجے میں کہا۔

”میرا یہ مطلب نہیں تھا اماں بی۔ وہ دراصل“..... عمران نے پھچاتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اماں بی خود چائے نہیں پیتیں۔ اس لئے بات ان پر بھی جاسکتی تھی کہ وہ کاہل، سست اور ذہنی طور پر کند ہیں۔

”سنو۔ میں نے سلیمان کہ کہہ دیا ہے کہ اب تمہاری چائے بند کر دے۔ بس زیادہ سے زیادہ ناشتے میں ایک کپ پی لیا کرو۔ سمجھے۔ اب اگر مجھے معلوم ہوا کہ تم نے زیادہ چائے پی ہے تو پھر میں دیکھوں گی تمہاری چستی، پھرتی اور دماغی صلاحیتیں“..... اماں بی نے پھنکارتے ہوئے لبجے میں کہا۔

<http://kitaabghar.com> <http://kitaabghar.com> ”اماں بی۔ میں تو بے حد کم چائے پیتا ہوں۔ بس یہی زیادہ سے زیادہ روزانہ نہیں پچیس پیالیاں۔ اب سے کیا ہوتا ہے۔ اتنی چائے تو کچھ نہیں بگزتا“..... عمران نے بڑے مقصوم لبجے میں کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ میں پچیس پیالیاں روزانہ۔ کیا کہہ رہے ہو۔ سلیمان تو کہہ رہا تھا کہ تم چار پانچ پیالیاں روز پیتے ہو۔ تو کیا واقعی تم بیس پچیس پیالیاں چائے روز پیتے ہو۔ اودہ خدا یا“..... اماں بی نے بے حد پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”اماں بی۔ بیس پچیس پیالیاں دو دھنکے چائے کی نہیں۔ چائے تو صرف ذاتی بدلتے کے لئے ڈال دیتا ہوں ان میں“..... عمران نے جلدی سے بات بناتے ہوئے کہا۔ اسے معلوم تھا کہ اس کی چائے ہمیشہ کے لئے بند بھی ہو سکتی ہے۔

”لیکن کیوں ڈالتے ہو اس میں چائے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری ہے۔ صحیح ہے۔ میں نے آج سید چراغ شاہ صاحب کے پاس جاتا ہے۔ میں انہیں کہوں گی کہ وہ دعا کریں کہ تمہیں اس نامرا در چائے سے نجات مل جائے۔ ہونہہ۔ موئے کافروں کا مشروب۔ خواہ مخواہ صحت کا نقصان“..... اماں بی نے اس بارقدرے دھنکے لبجے میں کہا اور عمران نے دل میں اللہ کا شکر ادا کیا کہ بات بن گئی ہے ورنہ نجات کیا قیامت آجائی۔

<http://kitaabghar.com> <http://kitaabghar.com> ”میرا بھی سلام عرض کر دیں شاہ صاحب کے حضور میں اماں بی۔ سلیمان کے لئے بھی دعا کرائیں۔ وہ نجات کون سے حریرے کھاتا رہتا ہے“..... عمران نے جان بوجھ کر کہا کیونکہ سلیمان ناشتے کی ٹرالی و حکیمتا ہوا ندر آ رہا تھا۔

”اچھا کرتا ہے۔ حریرے تو مقوی غذا ہوتے ہیں۔ بیچارہ سارا دون کو لہو کے نیل کی طرح کام میں جتار ہتا ہے“..... اماں بی نے سلیمان کی طفرداری کرتے ہوئے کہا اور عمران نے چونکہ سلیمان کی بات کرتے کرتے جان بوجھ کر لا ڈر کا بٹن پر لیس کر دیا تھا تاکہ اماں بی جب سلیمان پر غصے ہوں تو سلیمان بھی سن لے۔ لیکن اماں بی نے تو والا سلیمان کی طفرداری کر دی تھی۔ اس لئے عمران نے بے اختیار منہ بنا لیا جبکہ سلیمان کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

”لیکن اماں بی۔ نیل تو حریرے نہیں کھاتے۔ وہ تو چارہ کھایا کرتے ہیں“..... عمران نے شرات بھرے لبجے میں کہا۔

”بس بس۔ اس طرح کی باتیں نہ کیا کرو۔ یہ مذاق نہیں ہے۔ ہمارے دین کا حکم ہے کہ جو خود کھاؤ وہی اپنے ملازموں کو کھلاو بلکہ اپنے سے زیادہ اچھا کھلاو“..... اماں بی نے غصیلے لبجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”صحیح ہے اماں بی۔ اچھا خدا حافظ“..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس دوران سلیمان نے ناشتے میز پر لگادیا تھا۔

”آپ نے سن لی بڑی بیگم صاحب کی بات۔ اس لئے آئندہ ہمارے حریرے جات پر کوئی اعتراض نہ ہو گا“..... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

صحیح ہے کوہہو کے نیل صاحب۔ ہم بھلا کون ہوتے ہیں اعتراض کرنے والے“..... عمران نے کہا اور ناشتے میں مصروف ہو گیا۔

”آپ کوشاید بھی معلوم نہیں کہ جس کوہہو کو نیل کھینچتا ہے اس کوہہو میں جو کچھ ڈالا جاتا ہے اس کا کیا حشر ہوتا ہے“..... سلیمان نے مسکراتے

ہوئے جواب دیا اور تیزی سے واپس چلا گیا اور عمران اس کے خوبصورت اور طنزیہ جواب پر بے اختیار نہیں پڑا۔ پھر عمران نے ابھی ناشستہ ختم ہی کیا تھا کہ کال نیل کی آواز سنائی دی۔

”دیکھنا سلیمان۔ صبح صحیح کون آگیا؟“..... عمران نے اخبار اٹھاتے ہوئے کہا۔

”بھی اچھا“..... سلیمان کی آواز سنائی دی اور پھر اس کے قدموں کی آواز را بدھاری میں گونج انھیں۔

”کون ہے؟“..... سلیمان کی آواز سنائی دی۔ وہ یقیناً اور واژہ کھولنے سے پہلے عادت کے مطابق پوچھ رہا تھا۔

”عمران صاحب سے ملتا ہے“..... ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔ کیونکہ یہ آواز اس کے لئے نام انوس تھی۔ پھر دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔

عمران صاحب سے کہو کہ اخشاش ملنے آیا ہے؟..... وہی بھاری آواز سنائی دی اور عمران یہ نام سن کر چونک پڑا۔ اخشاش عجیب سانام تھا۔

آئیے تشریف لائیئے؟..... سلیمان کی موڈ بانہ آواز سنائی دی اور عمران سلیمان کے جواب سے ہی سمجھ گیا کہ آنے والا کوئی مرعوب کن شخصیت کا مالک ہے۔ ورنہ سلیمان تو اچھے اچھوں سے مرعوب ہونے والا نہیں۔

”کوئی صاحب ہیں اخشاش صاحب؟“..... تھوڑی دیر بعد سلیمان نے سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

”کیا کوئی غیر ملکی ہیں؟“..... عمران نے اخبار رکھ کر اٹھتے ہوئے کہا۔

”غیر ملکی تو نہیں ہیں لیکن انہیں دیکھ کر نجانے کیوں دل سامگیا ہے؟“..... سلیمان نے آہستہ سے کہا اور تیزی سے مڑ کر کرے سے باہر چلا گیا۔ عمران اٹھا اور سٹنگ روم سے نکل کر ماحقر روم کی طرف بڑھ گیا۔

”السلام علیکم“..... عمران نے ڈرائیکٹ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا تو سامنے صوفی پر بیٹھا ہوا اور ایک قوی ہی گل آدمی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے جسم پر مقامی لباس تھا لیکن لباس خاصا قیمتی تھی۔ اس آدمی کی چھوٹی سفید داڑھی تھی جو اسکے بھرے ہوئے چہرے پر بے حد خوبصورت لگ رہی تھی لیکن اسکی آنکھوں میں تیز سرخی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے اس نے اپنی آنکھوں میں با قاعدہ سرخی ڈال رکھی ہو۔ اس کا چہرہ اور شخصیت واقعی بے حد رعب تھی۔

”وعلیکم السلام۔ میرا نام اخشاش ہے اور مجھے سید چراغ علی شاہ صاحب نے آپ کے پاس بھیجا ہے؟“..... اخشاش نے بھاری لمحے میں جواب دیا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

”تشریف رکھیں“..... عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ ویسے اسے مصافحہ سے ہی آنے والے کی جسمانی طاقت کا اچھی طرح اندازہ ہو گیا تھا لیکن عمران سید چراغ شاہ کے حوالے پر بے اختیار چونک پڑا تھا۔

”فرمائیے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں؟“..... عمران نے سنجیدہ لمحے میں کہا کیونکہ سید چراغ شاہ صاحب کے حوالے کے بعد اسے بہر حال سنجیدہ ہونا پڑا تھا۔

”آپ کی والدہ صاحبہ بھی سید چراغ شاہ صاحب کے پاس جاتی رہتی ہیں اور آپ بھی ایک بار وہاں گئے تھے اور آپ نے سفلی دنیا کے خلاف کام کرتے ہوئے ایک شیطانی طاقت گما گا کو بھی ہلاک کیا تھا۔“..... اخشاش نے کہا۔

”بھی ہاں آپ فرمائیں آپ کو کیا کام ہے اور میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟“..... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”میرا تعلق بھی اسی قوم سے ہے جس سے گما گا کا تعلق تھا۔ اخشاش نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اسے یاد تھا کہ سفلی دنیا والے کیس میں گما گانے اپنا تعلق قوم جنات سے بتایا تھا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ کیا آپ کا تعلق قوم جنات سے ہے؟“..... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ

لاشوری طور پر سامنے بیٹھے ہوئے اختاش کو دیکھنے لگا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آیا اور اس نے کافی اور سنیکس میز پر رکھ کر سلیمان باہر چلا گیا۔

”میں آپ کے ملازم کے سامنے بات نہ کرنا چاہتا تھا۔ میرا تعلق واقعی قوم جنات سے ہے۔ میں اختاش قبیلے کا سردار ہوں۔ ہمارے ہاں قبیلے کے سردار کا نام قبیلے کے نام پر ہی رکھا جاتا ہے۔ مجھے آپ سے ملنے کے لئے اس روپ میں یہاں آنا پڑا ہے۔“..... اختاش نے انتہائی سمجھیدہ لمحہ میں کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”ای لئے آپ کی آنکھوں میں تیز سرفی ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”جی نہیں۔ اصل میں ہماری آنکھوں کی ساخت انسانوں سے مختلف ہوتی ہے۔ انسانوں کی آنکھوں میں سیاہ پتلی گول ہوتی ہے جبکہ ہماری آنکھوں میں سیاہ پتلی لمبی ہوتی ہے۔ اس کو چھپانے کے لئے ہمیں آنکھوں کو سرخ کرنا پڑتا ہے۔“..... اختاش نے جواب دیا۔ ”آپ آنکھوں پر گاگل بھی تو گاکتے ہیں۔“..... عمران نے ہاث کافی بناتے ہوئے کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”جی ہاں۔ گاگل میری جیب میں ہیں لیکن میں یہاں اسے لگانا نہ چاہتا تھا۔“..... اختاش نے جواب دیا۔

”لیجئے۔“..... عمران نے کافی کی پیالی اختاش کے سامنے رکھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی سنیکس کی پلیٹ بھی رکھ دی۔

”شکریہ۔“..... اختاش نے کہا اور پیالی اٹھا کر اس نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں کافی کی چسکی لی۔

”میں آپ کا کیا کام کر سکتا ہوں۔ میری سمجھ میں تو یہ بات نہیں آئی۔“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ میں زیادہ تفصیل میں تو نہیں جانا چاہتا کیونکہ یہ اس کا موقع نہیں ہے۔ مختصر طور پر بتا دیتا ہوں کہ جس طرح آپ انسانوں میں مختلف مذاہب کے ماننے والے ہوتے ہیں اسی طرح ہم جنات میں بھی مختلف مذاہب کے پیروکار ہوتے ہیں۔ الحمد للہ میں مسلمان ہوں اور میرا قبیلہ بھی مسلمان ہے۔ ہم یہیں پاکیشیا کے دار الحکومت میں رہتے ہیں۔ جس طرح آپ کا تعلق کسی ملک سے ہوتا ہے اسی طرح ہمارا تعلق ملک کی بجائے کسی نہ کسی بڑے قبیلے سے ہوتا ہے۔ اس لئے آپ جسے ملک کہتے ہیں ہم اسے قبیلہ کہتے ہیں۔

ہمارا تعلق جس بڑے قبیلے سے ہے اس کا نام اخنوخ ہے اور ہمارا قبیلہ پاکیشیا میں ہی رہتا ہے۔ جس طرح انسانوں میں سے انسان شیطان کے پیروکار ہو جاتے ہیں اسی طرح جنات میں سے بھی قبیلے کے قبیلے شیطان کے قبیلے شیطان کے پیروکار ہوتے ہیں اور ان کا کام ہی شر پھیلانا ہوتا ہے۔ اسی طرح کا ایک قبیلہ جو مصر کے صحرائیں رہتا ہے اس کا نام کنٹیلا قبیلہ ہے۔ یہ پورے کا پورا قبیلہ شیطان کا پیروکار ہے اور اس نے پوری دنیا کے جنات میں اودھم مچا رکھا ہے۔ اس کا سردار کنٹیلا چاہتا ہے کہ اخنوخ قبیلے کو یا تو شیطان کا پیروکار بنادیا جائے یا پھر اسے ختم کر دیا جائے۔ اس کے لئے اس نے ہمارے قبیلے میں سے بھی بہت سے افراد اپنے ساتھ ملائے ہوئے ہیں۔ جن کی وجہ سے ہمارے قبیلے کو شدید خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔ ہمارے قبیلے کی ایک مرکزی کوسل ہوتی ہے جو تمام اہم فیصلے کرتی ہے۔ چنانچہ ہماری مرکزی کوسل جس کو ہم کچھ کہتے ہیں کا میں بھی ممبر ہوں اور چونکہ میرا قبیلہ سب قبیلوں سے بڑا ہے اس لئے میں کچھ کا سرچشمہ بھی ہوں۔ ہم نے جب بیٹھ کر اس بارے میں غور کیا تو ہم نے سوچا کہ اس سلسلے میں کسی نیک بزرگ کی خدمات حاصل کی جائیں کیونکہ ہم پا وجود کو شش کے اس قبیلے کے سردار کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ چنانچہ میں سید چراغ شاہ صاحب سے جا کر ملا۔ وہ ہمارے مرشد بھی ہیں۔ انہوں نے مجھے آپ کے پاس بھیج دیا ہے اور کہا کہ سردار کنٹیلا کو جب تک ہلاک نہ کیا جائے گا اس وقت تک یہ قبیلہ اپنی شرارتوں سے باز نہیں آئے گا۔ انہوں نے کہا ہے کہ اگر آپ کے پاس بھیج دیا ہے اور کہا کہ سردار کنٹیلا کو جب تک ہلاک نہ کیا جائے گا اس وقت تک یہ قبیلہ اپنی شرارتوں سے باز ہوئے کہا تو عمران حیرت بھرے انداز میں یہ سب کچھ سنتا رہا۔ اس کے لئے یہ سب کچھ واقعی نیا تھا۔

”کیا آپ پڑھے لکھے ہیں۔“..... عمران نے پوچھا۔

”جی ہاں۔ لیکن آپ کی طرح ہم کا الجوں اور یونیورسٹیوں سے ڈگریاں نہیں لیتے۔ ہمارے اپنے مکتب ہوتے ہیں البتہ ہم انسانی

زبانوں کا علم ضرور حاصل کرتے ہیں۔..... اخشاش نے جواب دیا۔

”اور لیں علیہ السلام کا مطلب تو مجھے معلوم نہیں ہے لیکن انہوں خ شاید پیغمبر حضرت اور لیں علیہ السلام کا نام ہے۔..... عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ آپ نے درست کہا ہے۔ اخشاش ہماری خاص زبان کا لفظ ہے اور ہماری زبان میں اخشاشِ حمدل کو کہتے ہیں۔..... اخشاش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”یہ کثیلا اور پچھو بھی آپ کی زبان کے الفاظ ہیں۔..... عمران نے پوچھا۔

”جی ہاں۔ لیکن یہ الفاظ آپ کی زبان میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ کثیلا کا نئے دار کو کہتے ہیں۔ چونکہ یہ قبلہ صحرائیں رہتا ہے جہاں صرف کا نئے دار جھاڑیاں ہوتی ہیں اور پھر اس کی سرشنست بھی کا نئے دار ہے۔ اس لئے اسے کثیلا کہا جاتا ہے۔ پچھو دراصل گچھے کا بگڑا ہوا لفظ ہے گچھا آپ کی زبان میں بھی استعمال ہوتا ہے اس کا مطلب ہے مجموعہ چونکہ مرکزی کوںل کو بھی قبیلے کے سرداروں کا مجموعہ ہوتا ہے اس لئے اسے پچھو کہتے ہیں۔..... اخشاش نے جواب دیا۔

”بہت خوب۔ آپ تو عالم فاضل ہیں۔ میری سمجھیں یہ بات ابھی تک نہیں آئی کہ میں کسی جن قبیلے کے خلاف کیا کر سکتا ہوں اور کس طرح اس کثیلا کو ہلاک کر سکتا ہوں۔ ظاہر ہے جن تو نہیں ہوں اور یہ کام تو بہر حال جنات کا ہی ہے۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ انسان اشرف الخالقان ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ انسانوں کی تخلیق سے پہلے جنات تخلیق ہو چکے تھے لیکن بہر حال انسانوں کو جنات پر فضیلت حاصل ہے جو آپ کا ذہن ہے اور جو کچھ آپ کر سکتے ہیں وہ ہم نہیں کر سکتے اور کثیلا جس قسم کا جن ہے اور جس قدر شاطر ہے اس کا مقابلہ بہر حال ہم نہیں کر سکتے اور اگر آپ نے ہماری مدد نہ کی تو پھر نتیجہ یہ ہو گا کہ اخنو، قبیلہ یا تو اسلام چھوڑ کر شیطان کا پیروکار ہو جائے گا یا پھر فنا ہو جائے گا۔ اسے یوں سمجھئے کہ پاکیشیا کے کروڑوں مسلمانوں کے بارے میں آپ کو خطرہ ہے کہ یہ لوگ شیطان کے زیر اثر ہو جائیں گے کروڑوں انسان ہلاک کر دیئے جائیں گے تو کیا آپ پھر بھی حرکت میں نہ آئیں گے۔..... اخشاش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ کی بات درست ہے لیکن ظاہر ہے کہ انسانوں اور جنوں میں طبعی طور پر اور ساخت کے لحاظ سے بے حد فرق ہے۔ مثلاً آپ جنات انسانوں کو دیکھ سکتے ہیں لیکن انسان آپ کو نہیں دیکھ سکتے۔ آپ انسانوں اور جانوروں کا روپ بھی دھار سکتے ہیں لیکن انسان یہ بھی نہیں کر سکتا۔ پھر آپ کے کام کرنے کا انداز بہر حال انسانوں سے مختلف ہو گا۔ آپ کے لئے زبان اور فاصلہ شاید کوئی حیثیت نہیں رکھتا لیکن انسانوں کو تو فاصلہ اور زمان و مکان کی حدود میں رہ کر کام کرنا پڑتا ہے۔ پھر جو ہتھیار انسان استعمال کرتا ہے ظاہر ہے وہ ہتھیار آپ جنات پر اثر انداز نہیں ہو سکتے ہوں گے۔ اسی طرح جنات کو ہلاک کرنے کا طریقہ بھی انسانوں سے مختلف ہو گا۔ یہ سارے کام میں کس طرح کر سکتا ہوں۔..... عمران نے جواب دیا۔

”میں نے خود یہ باتیں سید چراغ شاہ صاحب سے کی تھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر عمران تیار ہو جائے تو اسے ایسی طاقتیں دی جاسکتی ہیں جن کی مدد سے وہ جنات کا مقابلہ آسانی سے کر سکے گا۔ وہ صاحب تصرف بزرگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بے حد روحانی قوتوں دی ہیں اور وہ انہیں انسانوں اور جنات کی بھلائی کے لئے استعمال کرتے رہتے ہیں۔..... اخشاش نے جواب دیا۔

”لیکن سید چراغ شاہ صاحب نے آخر میراہی انتخاب کیوں کیا۔ کیا قوم جنات میں سے کوئی ایسا جن نہیں ہے جو یہ کام کر سکتا ہو۔ عمران نے کہا۔

”یہ تو مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کا انتخاب کیوں کیا ہے۔ بہر حال میں نے ان کا پیغام آپ تک پہنچا دیا ہے۔ اب آپ جو جواب دیں گے وہ میں ان تک پہنچا دوں گا۔..... اخشاش نے جواب دیا۔

”آپ برائے کرم میری طرف سے مغدرت کر لیں کیونکہ میں اپنے آپ کو اس کا اہل نہیں سمجھتا۔..... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں آپ کو بہر حال مجبور تو نہیں کر سکتا۔ مجھے اجازت خدا حافظ“..... اختیاش نے اٹھتے ہوئے کہا اور عمران بھی انھوں کو ادا کر رکھا۔ اور پھر اختیاش خاموشی سے ڈرائیکٹ روم سے لکلا اور راہداری سے گزر کر دروازے سے باہر چلا گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”اللہ تعالیٰ کی یہ دنیا بھی عجیب مخلوقات سے بھری ہوئی ہے۔ لیکن میں خواہ مخواہ ان جنات کے درمیان بھڑکتی ہوئی آگ میں کیوں کو دوں۔ خود ہی اپنا مسئلہ حل کریں“..... عمران نے بڑی بڑاتے ہوئے کہا اور واپس ڈرائیکٹ روم کی طرف بڑھ گیا تاکہ دوبارہ اخبارات کا مطالعہ شروع کر دے۔

کتاب گھر کی پیشکش

<http://kitaabghar.com> ☆☆☆ <http://kitaabghar.com>

ایک ویران علاقے میں واقع قدیم معبد کا اندر ایک آدمی آلتی پاتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کا کپڑا لپا ہوا تھا۔ اس کی بڑی بڑی موچھیں تھیں۔ اس نے آنکھیں بند کر کھی تھیں اور سیدھا بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا منہ دیوار کی طرف تھا۔ اس کا چہرہ اس قدر سرخ تھا جیسے آگ جل رہی ہو۔ اچانک معبد کے اس کمرے میں ایک لمبے قد اور بلے پتلے جسم کا ایک نوجوان داخل ہوا اور اس آدمی کے سامنے دوز انو ہو کر بیٹھ گیا۔ آپ نے طلب فرمایا ہے جناب۔ یا بس حاضر ہے۔۔۔ نوجوان نے انتہائی مودباہ لمحے میں کہا تو آنکھیں بند کئے ہوئے آدمی نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھوں میں بے حد سرخی تھی۔

”ہاں یا بس۔ میں نے تمہیں طلب کیا ہے کیونکہ مجھے بڑے شیطان کی طرف سے اطلاع دی گئی ہے کہ سردار کنٹلیا کے خلاف خوفناک سازش ہو رہی ہے اور اخنوخ قبیلہ جس کو کنٹلیا کے خلاف حرکت میں لانا چاہتا ہے اگر وہ حرکت میں آگیا تو سردار کنٹلیا کو شدید نقصان بھی پہنچ سکتا ہے۔ اس لئے بڑے شیطان نے مجھے حکم دیا ہے کہ اس سے پہلے کہ وہ سردار کنٹلیا کے خلاف حرکت میں آئے ہم اس کے خلاف حرکت میں آجائیں“..... اس آدمی نے بھاری لمحے میں کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”جناب موگ، سردار کنٹلیا نے تو بے حد طاقتور ہے اور اخنوخ قبیلے والے تو سارے ہی سیدھے سادے ہیں وہ کس طرح سردار کنٹلیا کو نقصان پہنچا سکتے ہیں“..... نوجوان یا بس نے کہا۔

سی ٹاپ کتاب گھر کی پیشکش

سی ٹاپ، مظہر کلیم کی عمران سیرین کا ایک ناول ہے جس میں پاکیشیا کا ایک انتہائی اہم سائنسی فارمولائیورپ کی مجرم تنظیم کے ہاتھ لگ گیا ہے جسے خریدنے کے لئے ایکریمیا اور اسرائیل سمیت تقریباً تمام پرپا اور زنے اس مجرم تنظیم سے مذکورات شروع کر دیئے۔ گویہ مجرم تنظیم عام بدمعاشوں اور غنڈوں پر مشتمل تھی لیکن اس کے باوجود تمام پرپا اور زا تنظیم سے فارمولاحاصل کرنے کے لئے اسے بھاری رقم دینے پر آمادہ تھیں حتیٰ کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی اس فارمولے کے حصول کے لئے اس تنظیم سے بار بار سودے بازاری کرنا پڑی اور بھاری رقم دینے کے باوجود فارمولاحاصل کرنے میں ناکام رہی۔ اس کے باوجود وہ اپنے مزید رقماں دینے پر مجبور ہو جاتی تھی۔ ایسا کیوں ہوا۔ کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ایک عام سی مجرم تنظیم کے مقابل بے بس ہو گئے تھے؟ ہر لحاظ سے ایک منفرد کہانی، جس میں پیش آنے والے حیرت انگیز واقعات کے ساتھ ساتھ تیز رفتار ایکشن اور بے پناہ سپنچ نے اسے مزید منفرد اور ممتاز بنادیا ہے۔ **سی ٹاپ کتاب گھر پرستیاب۔ جسے ناول سیکشن میں دیکھا جاسکتا ہے۔**

”جس کی میں بات کر رہا ہوں یا بس۔ وہ ہماری طرح جن نہیں ہے انسان ہے۔ اس کا نام عمران ہے اور وہ پاکیشیا کے دار الحکومت میں رہتا ہے۔ اس کی پشت پر بڑی بڑی نوری طاقتیں ہیں اور اس نے بڑے شیطان کو کئی بار خوفناک زک پہنچائی ہے“..... موگ نے کہا تو سامنے بیٹھے ہوا نوجوان چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”لیکن جناب موگ۔ انسان جنوں کے سردار کو کیسے نقصان پہنچا سکتا ہے۔ کیا وہ عامل ہے“..... یا بس نے کہا۔

”نہیں وہ عامل نہیں ہے۔ ایک عام انسان ہے لیکن انسانوں کے لحاظ سے وہ انتہائی خوفناک اور ناقابل تحریر انسان سمجھا جاتا ہے۔ اس میں بے پناہ ذہانت بھی اور وہ انتہائی تیز رفتاری سے کام بھی کرتا ہے اور میں نے پہلے بتایا ہے کہ اس کے پیچھے بڑی بڑی نوری طاقتیں ہیں اور یہ نوری طاقتیں اسے ایسی طاقتیں بھی بخش سکتی ہیں کہ وہ سردار کشیلا کا خاتمہ کر دے“..... موگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ پھر میرے لئے کیا حکم ہے“..... نوجوان یا بس نے مودبانہ لبھے میں کہا۔

”بڑے شیطان کا حکم ہے کہ ہم اسے فوری طور پر ختم کر دیں“..... موگ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ان کے حکم کی تعیل ہم پر فرض ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ وہ کہاں رہتا ہے۔ میں اس کا خاتمہ کروں گا“..... یا بس نے جواب دیا۔

”کس طرح ختم کرو گے اسے“..... موگ نے کہا۔

”میں اس کی جا کر گردن تو ڈر دیں گا“..... یا بس نے بڑے مطمئن سے لبھے میں کہا۔

”اس طرح تو امام اپنی گردن تڑپا دیتھو گے۔ ہم نے اسے باقاعدہ گھیرنا ہے اور پھر اسے ہلاک کرنا ہے“..... موگ نے کہا۔

”وہ کس طرح جناب موگ۔ میں آپ کی بات سمجھا نہیں۔ وہ مجھ سے کیسے طاقتور ہو سکتا ہے۔ میں جن ہوں اور وہ انسان ہے اور جن انسانوں سے زیادہ طاقتور ہوتے ہیں“..... یا بس نے حیرت بھرے لبھے میں کہا۔

”تم جسمانی طاقت کے لحاظ سے ہو سکتا ہے اس سے بڑھ کر ہو۔ لیکن اس کے پاس جسمانی طاقت کے ساتھ ساتھ ذہنی طاقت بھی ہے۔ تم نے گما گا کے بارے میں تو سنایا ہو گا جو بڑے شیطان کی خاص طاقت تھی“..... موگ نے کہا۔

ہاں تھے صرف ستا ہے بلکہ میں تو اس سے دوبارہ بھی چکا ہوں کیا ہوا ہے اسے“..... یا بس نے کہا تو موگ بے اختیار مسکرا دیا۔

”گما گا جسمانی طور پر تم سے زیادہ طاقتور تھا یا نہیں“..... موگ نے کہا۔

”ظاہر ہے وہ مجھ سے ہزاروں گناہ زیادہ طاقتور ہو گا“..... یا بس نے جواب دیا۔

”اے اسی عمران نے فتا کر دیا تھا“..... موگ نے جواب دیا۔

یا بس بے اختیار اچھل پڑا۔

”گما گا کو فنا کر دیا اس انسان نے۔ یہ کیسے ممکن ہے جناب موگ۔ نہیں ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے“..... یا بس نے کہا۔ اس عمران اور گما گا کے درمیان باقاعدہ جسمانی لڑائی ہوئی اور اس عمران نے اسے زیر کر لیا اور پھر اسے آگ کے الاؤ میں ڈال کر فنا کر دیا۔ اب تم خود اندازہ کر سکتے ہو کہ وہ کس طرح کام کرتا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ عام انسان ہوتا تو کیا اخون خ قبیلہ سردار کشیلا کے مقابلے کے لئے عام انسان کو سامنے لے آنے کی کوشش کرتا اور شیطان بھی اس اطلاع پر فکر مند ہو جاتا۔ اس بات کو ذہن سے نکال دو کہ تم اسے آسانی سے ہلاک کر دو گے۔ بڑے شیطان نے مجھے یہ کام اس لئے سونپا ہے کہ اسے معلوم ہے کہ میں منصوبہ بنانے اور اس میں دوسروں کو جکڑ کر بے بس کر دینے کا ماہر ہوں۔ میں نے تمہیں اس لئے بلا یا کہ تم میرے نائب ہو اور تم میں بھی ایسی خصوصیات موجود ہیں کہ تم آسانی سے شیطانی کھیل کھیل سکتے

ہو،..... موگ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب میں اچھی طرح سمجھ گیا ہوں۔ آپ بتائیں۔ آپ نے کیا منصوبہ بندی کی ہے؟“..... یابس نے کہا۔

”اس عمران کی چند خصوصیات ایسی ہیں جن کی بنا پر کوئی شیطانی حرہ اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ مثلاً شیطان کا سب سے بڑا تھیار عورت ہوتی ہے لیکن یہ شخص دولت سے بھی بے پرواہ رہتا ہے۔ پھر اس کے پیچھے بڑی بڑی نوری طاقتیں بھی موجود ہیں۔ اس نے اس پر کوئی ایسا حرہ استعمال کیا گیا جس سے اس کی عزت پر حرف آیا تو وہ نوری طاقتیں حرکت میں آجائیں گی اور ہماری منصوبہ بندی یکسر ناکام ہو جائے گی۔ اس نے میں نے سوچ سمجھ کر آخر کار ایک منصوبہ بنایا ہے اور وہ یہ کہ اسے افریقہ کی شیطان جادوگرنی و ٹولی کے ذریعے اغوا کر کے کالے معبد میں قید کر دیا جائے۔ کالے معبد کی یہ خصوصیت ہے کہ وہاں نہ ہی اس عمران کے اندر موجود روشنی کی طاقت کام کرے گی اور نہ ہی کوئی روشنی کی بڑی سے بڑی طاقت اس کالے معبد کے اندر داخل ہو سکتی ہے۔ البتہ اسکا ایک ساتھی ہے جوزف۔ صرف وہ ایسا آدمی ہے جو اسے وہاں سے نکال سکتا ہے۔ اس نے ٹولی کے ذریعے اسے بھی ساتھی اغوا کر کے کالے معبد میں قید کر دیا جائے۔ موگ نے کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”پھر کیا ہو گا۔ کیا وہ وہاں ہلاک ہو جائے گا؟“..... یابس نے کہا۔

”نہیں۔ ہلاک تو نہیں ہو گا البتہ اس کی مدد کوئی نہ کر سکے گا۔ اس کے بعد اسے اس قدر پیاسا سار کھا جائے گا کہ پیاس کی شدت سے وہ کوئی حرام مشروب پینے پر آمادہ ہو جائے۔ پھر جیسے ہی کوئی حرام مشروب اس کے حلق سے نیچے اترے گا اسے انتہائی آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے اور یہ کام تم آسانی سے کر سکتے ہو۔“..... موگ نے کہا۔

”میں وہاں کس حیثیت سے جاؤں گا؟“..... موگ نے کہا۔

”تم اس سیاہ معبد کا بڑا پچاری بن جانا۔ چونکہ تم اصلی پچاری نہ ہو گے اس لئے وہ تمہارا پچھنہ بگاڑ کے گا۔ باقی حالات جو بھی ہوں تم اس سے آسانی سے نمٹ سکتے ہو۔“..... موگ نے کہا۔

<http://kitaabghar.com>

”کیا وہ جادوگرنی وہاں نہیں ہو گی؟“..... یابس نے پوچھا۔

”نہیں۔ وہ وہاں نہیں رہ سکتی۔ وہ صرف اسے وہاں لے اکر بند کرے گی اور پھر وہ اپس چلی جائے گی کیونکہ اگر وہ وہاں رہی تو اسے آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے۔“..... موگ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اگر آپ کا خیال ہے کہ اس طرح یہ کام ہو سکتا ہے تو ٹھیک ہے۔ میں تیار ہوں۔“..... یابس نے کہا۔

”تم جاؤ۔ تمہیں خود ہی اطلاع مل جائے گی۔“..... موگ نے کہا تو یابس اٹھا۔ اس نے موگ کو سلام کیا اور واپس چلا گیا تو موگ نے ایک بار پھر آنکھیں بند کر لیں۔

<http://kitaabghar.com>

<http://kitaabghar.com>



کتاب گھر کی پیشکش خوفناک عمارت

اردو جasoئی ادب کے بانی، ابن صفی کی عمران سیرین سلسلے کا پہلا ناول۔ ایک پراسرار اور خوفناک عمارت پر ہمی کہانی، جہاں راتوں کو قبرخول کر مردے باہر آتے اور خوف دہر اس پھیلاتے۔ ابن صفی کے جادوئی قلم کا کرشمہ۔ طنز و مزاح، حیرت اور تجسس سے بھر پوریہ ناول کتاب گھر پرستیاب۔ جسے **ناول** سیکشن میں دیکھا جا سکتا ہے۔

تیز بدیو عمران کی ناک سے ٹکرائی تو عمران کی آنکھیں بے اختیار کھل گئیں۔ اس نے لا شعوری طور پر اپنا ہاتھ سائیڈ نیبل پر موجود لیمپ جلانے کے لئے بڑھایا لیکن جب اس کا ہاتھ زمین سے ٹکرایا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ دوسرے لمحے وہ اچھل کر بیٹھ گیا اور حیرت سے ادھرا در
و مکفہ لگا۔

”یہ میں کہاں آگئیا ہوں؟“..... عمران نے اپنائی حیرت بھرے لبھ میں کہا۔ اسی لمحے کی نظریں ساتھ ہی پڑے ہوئے جو زف پر دیکھ لے۔

<http://kitaabghar.com>

”اوہ۔ اوہ۔ جوزف یہاں۔ یہ کون سی جگہ ہے اور میں یہاں کیسے آگیا ہوں؟“..... عمران نے بڑھاتے ہوئے کہا۔ وہ رات کو اپنے فلیٹ میں اپنے بیڈ پر سویا تھا۔ لیکن اب اس کی آنکھیں کھلیں تو وہ زمین پر موجود تھا۔ اس کے گرد سیاہ رنگ کی دیواریں تھیں۔ یہ اوپنی چھت والا کوئی کمرہ تھا اور شاید اس کی دیواروں پر سیاہ پینٹ کیا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی جوزف بھی موجود تھا۔ عمران نے بے اختیار اپنے بازو میں چٹکی لی اس کا خیات تھا کہ وہ شاید خواب دیکھ رہا ہے لیکن جب چٹکی لینے سے اس کے بازو میں درد کی تیز لہر دوڑی تو اسے یقین آگیا کہ وہ خواب نہیں دیکھ رہا۔ اسی لمحے جوزف کی کراہ منائی دی۔

”جوزف۔ جوزف انھو۔ یہ ہم کھاں آگئے ہیں۔ یہ سب کیا ہے؟“ عمران نے اسے چھپھوڑتے ہوئے کہا تو جوزف بے اختیار ہٹ بڑا کراٹھ بیٹھا۔

”باس۔ آپ۔ یہ کیا ہے۔ میں تو راتا ہاؤس میں سویا تھا۔ یہ۔ یہ کون سی جگہ ہے۔۔۔۔۔ جوزف کی حالت بھی وہی ہوئی تھی جو اس پہلے عمران کی ہوئی تھی اور پھر جوزف نے زور زور سے سانس لینا شروع کر دیا۔

”باس۔ یہ جگہ گھنے جنگل کے اندر ہے۔ میں گھنے جنگل کی مخصوص خوبیوں کو رہا ہوں۔“ جوزف نے کہا تو عمران ایک بار پھر اچھل پڑا۔
 ”گھنا جنگل۔ کیا مطلب۔ ہم یہاں کیسے آگئے۔ ویسے میری ناک سے تیز بدبو لکڑائی تھی تو میری آنکھیں کھلی تھیں لیکن اب وہ بدبو نہیں آرہی۔“..... عمران نے کہا۔

”باس۔ یہ بات تو طے ہے کہ ہم گھنے جنگل میں ہیں اور یہ جنگل بھی افریقہ کا ہے کیونکہ میں افریقہ کے جنگلوں کی مخصوص بوکو پہنچا تھا ہوں۔ مجھے معلوم کرنا ہوگا“..... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوبارہ زمین پر لیٹ گیا اور اس نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا اسے دیکھتا رہا۔ جوزف کافی درستک اسی طرح لیٹارہ پھر اچاک ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔

”باس۔ باس۔ ہم واقعی افریقہ کے انتہائی کھنچے جگل کے سیاہ شیطانی معبد میں قید ہیں۔ میں نے عظیم وحی و آکٹر ہا کانی کی روح سے رابطہ کیا ہے۔ عظیم وحی و آکٹر ہا کانی کی روح نے مجھے بتایا ہے کہ ہمیں شیطان کی پیر و کار جادو گرنی و ٹوٹی نے کسی بڑی شیطانی طاقت کے کہنے پر پا کیشیا سے انخوا کر کے یہاں سیاہ شیطانی معبد میں قید کر دیا ہے اور اب ہم یہاں سے نکل نہ سکیں گے۔ میں نے عظیم وحی و آکٹر ہا کانی کی روح سے درخواست کی ہے کہ وہ ہمیں یہاں سے نکالے لیکن عظیم وحی و آکٹر ہا کانی کی روح نے بتایا ہے کہ آپ نے کسی بڑی روشنی کی طاقت کے حکم سے جو جو کی ہے اس آپ سے روشنی کی طاقتون نے منہ پھیر لیا ہے۔ اس لئے آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتی۔“..... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جو جو کا مطلب مغدرت ہوتا ہے ناں؟“ عمران نے کہا اور جو زف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
 ”ہونہہ۔ میں سمجھ گیا۔“ عمران نے کہا۔ اس کے ذہن میں فوراً اختاش کی آمد اور اس سے ہونے والی بات چیت آگئی تھی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ چونکہ اس کی امداد کرنے سے مغدرت کر لی تھی اس لئے یہ مسئلہ پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ اس نے دل ہی دل میں معافی مانگنے کا فیصلہ کیا لیکن دوسرے لمحے وہ اختاراً چھل رہا کیونکہ اس کے ذہن میں نہ ہی روشنی کی اس طاقت کا نام آرہا تھا اور نہ ہی دوسرے امقدس کلام۔ اسے بول محسوس

ہور ہاتھا جیسے اس کے ذہن پر سیاہ پرده ساپڑ گیا ہو۔

”تمہاری بات درست ہے۔ ہم کسی شیطانی چکر میں پھنس گئے ہیں۔ لیکن اب ہم نے یہاں سے بہر حال لٹکانا ہے۔ عمران نے کہا اور پھر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ جوزف بھی کھڑا ہو گیا۔ اب اس جگہ جہاں وہ موجود تھے خاصی روشنی سی ہو گئی تھی۔ یہ روشنی چھت کے قریب سے آ رہی تھی۔ اس روشنی میں انہوں نے دیکھا کہ یہ ایک خاصاً بڑا کمرہ تھا جس کی دیواریں کچھی مٹی کی تیس لیکن ان میں نہ کوئی دروازہ تھا اور نہ کوئی کھڑکی۔ عمران نے دیواروں پر ہاتھ مارا لیکن دیواریں بے حد موٹی اور مضبوط تھیں۔ عمران کے جسم پر رات کا لباس تھا۔ اس لئے اس کے پاس کسی قسم کا کوئی اسلحہ بھی موجود نہ تھا حتیٰ کہ خجراں بھی نہ تھا اور ظاہر ہے ناخنوں میں موجود بلیڈوں کی مدد سے وہ اس قدر مضبوط دیوار کو کھودنے سکتا تھا۔ ابھی عمران جائزہ لے رہا تھا کہ اپاں کچھ چھت کے قریب سے جہاں سے روشنی دیوار سے نکل کر اندر آ رہی تھی ایک چھوٹی سی کھڑکی کھلی اور اس کے ساتھ ہی تیز روشنی اندر آئی۔ عمران اور جوزف دونوں چونکہ کراہدہ رکھنے لگے۔ دوسرے لمحے اس کھڑکی میں سے ایک بوڑھے آدمی کا چہرہ نظر آئے لگا۔ یہ افریقی ہی تھا لیکن اس کے چہرے پر شیطانیت جیسے ثابت نظر آتی تھی۔ آنکھوں میں تیز سرخی تھی۔ اس نے سر پر سیاہ رنگ کی عجیب سی ساخت کی ٹوپی پہنی ہوئی تھی جیسے پر گنگ کا لپیٹا گیا ہو۔

”تم دونوں سیاہ معبد میں ہو اور اب تم دونوں یہاں سے کبھی نہ نکل سکو گے اور یہاں بھوک پیاس سے ایڑیاں رکڑ رکڑ کر مر جاؤ گے“۔ اس بوڑھے نے گونج دار آواز میں کہا۔

”تم کون ہو؟“..... عمران نے اوپھی آواز میں کہا۔

میرا نام یا بس ہے اور میں سیاہ معبد کا پیجاری ہوں“..... اس بوڑھے نے جواب دیا۔

”ہمیں یہاں کیوں قید کیا گیا ہے اور کس نے ایسا کیا ہے؟“..... عمران نے کہا۔

”یہ سب کچھ بڑے شیطان کے حکم پر کیا گیا ہے۔ بڑے شیطان نے جناب موج کو حکم دیا کہ تمہیں ہلاک کیا جائے کیونکہ اخنوخ قبیلہ سردار کنیلیا کے خلاف تمہاری امداد حاصل کر رہا تھا اور سردار کنیلیا بڑے شیطان کا خاص چیلہ ہے اس لئے بڑے شیطان نے منصوبے بنانے کے ماہر اپنے خاص جناب موج کو حکم دیا کہ تمہیں اس سے پہلے ہلاک کر دیا جائے چونکہ تمہاری پشت پر روشنی کی طاقتیں تھیں اس لئے وہ تم پر براہ راست ہاتھ نڈال سکتا تھا چنانچہ جب موج نے افریقہ کی ساتھی ووج ڈاکٹروں کا پسندیدہ آدمی ہے اس لئے جناب کو موج کو خطرہ تھا کہ کہیں یہ تمہاری مدد دنہ کرے اور اٹھا کر یہاں پہنچا۔ چونکہ تمہارا یہ افریقی ساتھی ووج ڈاکٹروں کا پسندیدہ آدمی ہے اس لئے جناب کو موج کو خطرہ تھا کہ کہیں یہ تمہاری مدد دنہ کرے اور تمہیں یہاں سے چھڑا کرنے لے جائے اس لئے اس سے بھی تمہارے ساتھ ہی یہاں پہنچا دیا گیا ہے۔ یہاں نہ باہر کا کوئی آدمی تمہاری مدد کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی ووج ڈاکٹر اور نہ کوئی روشنی کی طاقت۔ تم یہاں بھوک پیاس سے ایڑیاں رکڑ رکڑ کر مر جاؤ گے“..... اس بوڑھے پیجاری یا بس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کیا تم انسان ہو یا جن؟“..... عمران نے پوچھا۔

”تمہارے اس سوال کا جواب نہیں دیا جا سکتا۔ میں نے تمہیں یہ ساری باتیں اس لئے بتائیں ہیں کہ تم خواہ مخواہ یہاں سے نکلنے کے لئے اپنے آپ کو ہلکا نہ کرتے رہو۔ البتہ اگر اپنی روح شیطان کے حوالے کر دو تو پھر تمہیں یہاں سے رہائی مل سکتی ہے۔ اور شیطانی طاقتیں بھی۔ میں کل پھر آؤں گا“..... اس بوڑھے پیجاری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ غائب ہو گیا اور پھر وہ کھڑکی بھی۔

”جو کچھ بھی تھا اس بارے میں بعد میں غور کر لیں گے۔ فی الحال ہمیں یہاں سے نکلنا ہے“..... عمران نے کہا۔

”شیطان کے سیاہ معبد سے کوئی نہیں نکل سکتا باس۔ یہ بات پوری دنیا میں مشہور ہے“..... جوزف نے کہا۔

”ہو گی مشہور۔ لیکن دنیا کا کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے جس کا کوئی حل نہ ہو۔ مجھے سوچنے دو“..... عمران نے کہا اور جوزف خاموش ہو گیا۔ عمران

واقعی یہاں سے نکلنے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ یہ بات تو طبق تھی کہ یہاں بہر حال کوئی نہ کوئی دروازہ موجود ہے جس کے ذریعے ان دونوں کو اندر لا یا گیا ہوگا اور عمران اس دروازے کو تلاش کرنا چاہتا تھا پھر اسے خیال آیا کہ جہاں یہ کھڑکی کھلی تھی وہاں دروازہ ہوا اور یہ کمرہ زمین کے اندر کنوئیں کے انداز میں نہ بنایا گیا ہو۔

”جوزف تم مجھے کاندھوں پر اٹھالو۔ میں اس جگہ کو چیک کرنا چاہتا ہوں جہاں سے اس بڑے پچاری نے بات کی تھی“..... عمران نے کہا تو جوزف نیچے بیٹھ گیا۔ عمران اس کے کاندھوں پر چڑھ گیا تو جوزف کھڑا ہو گیا۔ لیکن اس کے باوجود عمران کے ہاتھ چھپت تک نہ پہنچ سکے۔ چھت کافی بلندی پر تھی۔ عمران نے واپس نیچے چھلانگ لگا دی۔

”باس۔ باس۔ ایک بات مجھے یاد آگئی ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ تھہرو۔ مجھے سوچنے دو۔ ہم یہاں سے نکل سکتے ہیں“..... یکخت جوزف نے مرت بھرے لبجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے اس کمرے کی دیوار پر اپنی انگلی سے عجیب لیکن بڑی بڑی لکیریں ڈالنا شروع کر دیں۔ عمران خاموش کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ کافی دیر تک جوزف انگلی سے دیوار پر لکیریں ڈالتا رہا۔ وہ لکیروں کو عجیب انداز میں ڈال رہا تھا جیسے کوئی نشان بناتا ہو اور پھر وہ پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

”باس۔ ابھی یہ دیوار ٹوٹ جائے گی اور ہم آزاد ہو جائیں گے۔“ جوزف نے انتہائی یقین بھرے لبجے میں کہا اور پھر چار پانچ منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ یکخت ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور کمرے کے اندر مٹی کا باول سا بھر گیا۔ عمران نے بے اختیار سانس روک لیا۔ چند لمحوں بعد جب مٹی کا باول بیٹھ گیا تو واقعی سامنے دیوار کا ایک بڑا حصہ غائب تھا اور باہر موجود درخت اور جھاڑیاں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔

”ویری گذ جوزف۔ آؤ“..... عمران نے مرت بھرے لبجے میں کہا اور تیزی سے اس سوراخ سے نکل کر دوسری طرف آگیا۔ اس کے پیچھے ہی جوزف بھی باہر آگیا۔ وہ واقعی گھنے جنگل میں موجود تھے اور جس جگہ سے وہ نکلے تھے وہ واقعی معبد تھا اور باہر آتے ہی عمران کے ذہن پر جیسے پڑا ہوا پردہ ہٹ گیا اور اس نے بے اختیار اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا شروع کر دیا۔

”باس۔ مجھے یاد آگیا تھا۔ ایک باروچ ڈاکٹر ہا کافی نے مجھے بتایا تھا کہ ما جورا کا نشان جس جگہ بنایا جائے وہ جگہ شیطان اور گندی روحوں

کتاب گھر کا پیغام

اوارہ کتاب گھر اردو زبان کی ترقی و ترویج، اردو مصنفوں کی موثر پہچان، اور اردو قارئین کے لیے بہترین اور چیپ کتب فراہم کرنے کے لیے کام کر رہا ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں تو اس میں حصہ لیجئے۔ ہمیں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ کتاب گھر کو مدد دینے کے لیے آپ:

۱۔ کتاب گھر پر لگائے گئے اشتہارات کے ذریعے ہمارے سانسز کو وزٹ کریں۔ ایک دن میں آپ کی صرف ایک وزٹ ہماری مدد کے لیے کافی ہے۔

۲۔ اگر آپ کے پاس کسی اچھے ناول / کتاب کی کپوٹنگ (ان پنج فائل) موجود ہے تو اسے دوسروں سے شیئر کرنے کے لیے کتاب گھر کو دبیجئے۔

۳۔ کتاب گھر کا نام اپنے دوست احباب تک پہنچائیے۔

سے پاک ہو جاتی ہے۔ چنانچہ میں نے دیوار پر ماجور اکانشان بنادیا اور آپ نے دیکھا بس کہ وجہ ڈاکٹر ہا کافی کی بات درست ثابت ہوئی ہے۔ جوزف نے انتہائی سرسرت بھرے لبھے میں کہا۔

”وجہ ڈاکٹر ہا کافی روحوں کا عامل تھاناں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ہاں۔ وجہ ڈاکٹر ہا کافی روحوں کا بہت بڑا عامل تھا۔ روہیں اس کے قبضے میں تھیں۔ اچھی اور بری تمام روہیں۔“ جوزف نے جواب دیا۔

”بہر حال۔ تمہارے اس وجہ ڈاکٹر ہا کافی کا بھی شکر یہ کہ اس نے تمہیں یہ بات بتا دی تھی جو آج کام آگئی ہے۔ آؤ اس معبد کو دیکھیں۔ وہاں وہ بوڑھا پچاری موجود ہو گا۔“..... عمران نے کہا۔

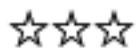
”اوہ۔ نہیں پاس۔ ہم دوبارہ اس میں داخل نہیں ہوں گے۔ ہمیں یہاں سے فوراً نکل جانا چاہئے۔“..... جوزف نے خوفزدہ سے لبھے میں کہا۔

”دُنکرم کرو۔ اب یہ شیطان اور اس کی ذریات ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گی۔ آؤ۔“..... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑکروہ اس معبد کی دوسری طرف پہنچ گیا لیکن پھر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ معبد چاروں طرف سے بند تھا۔ اس میں کوئی دروازہ وغیرہ کہیں بھی موجود نہ تھا۔

”عجیب سلسلہ ہے۔ بہر حال اب ہمیں کسی آباد جگہ پہنچنا چاہئے۔ آؤ۔“..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”یہاں سے قریب ہی کوئی آبادی موجود ہے۔ میں وہاں رہنے والوں کی یوسوٹھرہا ہوں۔ آؤ بس۔“..... جوزف نے کہا اور تیزی سے آگئے بڑھ گیا۔ عمران چونکہ جانتا تھا کہ جنگل میں پہنچتے ہی جوزف کی مخصوص صلاحیں جاگ اٹھتی ہیں۔ اس لئے اسے معلوم تھا کہ واقعی قریب ہی کوئی آبادی موجود ہو گی۔ اس لئے وہ جوزف کے پیچھے چل پڑا۔

کتاب گھر کی پیشکش



ویران علاقے میں بننے ہوئے معبد کے ایک کمرے میں موگ آلتی پاتی مارے بیٹھا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ لیکن چہرے پر شدید غصے اور خشونت کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کے چہرے پر عام حالات میں جلنے والی آگ کے شعلے اس وقت زیادہ تیز دکھائی رہے تھے۔ اسی لمحے کمرے کے کھلے دروازے سے یابس اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات نمایاں تھے اور اس کا جسم لرز رہا تھا۔ وہ موگ کے سامنے دوڑا نہ ہو کر بیٹھ گیا۔

”آقا موگ۔ تمہارا خادم حاضر ہے۔“..... یابس نے لرزتے ہوئے لبھے میں کہا تو موگ کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔

”ہونہہ۔ تو تم ناکام رہے ہو۔ تم ان دوناں قوں کو شیطان معبد سے نکلنے سے نہیں روک سکے۔ کیوں۔“ موگ نے انتہائی کڑکدار لبھے میں کہا۔

”آقا۔ میں تو مطمئن تھا کہ وہ کسی صورت بھی یہاں سے نہیں نکل سکیں گے لیکن نجانے کس طرح وہ نکل گئے۔ میں جب گیا تو عقیٰ دیوار ٹوٹی ہوئی تھی اور وہ دونوں غائب تھے۔“..... یابس نے انتہائی خوفزدہ لبھے میں کہا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ اس ناکامی کی مجھے کیا سزا ملی ہے۔“..... موگ نے انتہائی غصیلے لبھے میں کہا۔

”خادم کیسے جان سکتا ہے آقا۔“..... یابس نے کہا۔

”مجھے بڑے شیطان نے دربار سے نکال دیا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اگر میں نے ایک ماہ کے اندر اندر اس انسان کو ہلاک نہ کیا تو مجھے ہمیشہ کے لئے فتا کر دیا جائے گا۔“..... موگ نے ایسے لبھے میں کہا جیسے وہ بول نہ رہا بلکہ یابس کے جسم پر کوڑے بر سار ہا ہو۔

”ہم بے بس تھے آقا۔“..... یابس نے آہستہ سے کہا۔

”میں نے تمہیں فنا کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے اور یہ سب تمہاری ناکامی کی وجہ سے ہوا ہے۔ تم نے ان کی حفاظت نہیں کی“..... موگ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

”آقا۔ میں یا بس ہوں اور یا بس کا مطلب ویران ہوتا ہے۔ اس لئے میں ویرانے میں تو کام کر سکتا ہوں۔ آپ نے مجھے جنگل میں بیج دیا۔ میں وہاں کیسے رہ سکتا تھا۔ اس لئے مجھے ویرانے میں آنا پڑا اور اس دوران وہ دونوں نکل گئے“..... یا بس نے اپنے طور پر دلیل دیتے ہوئے کہا۔

تمہارا مطلب ہے کہ تمہارے آقا موگ نے غلطی کی ہے۔ تم مجھ پر ازالہ لگا رہے ہو۔ اپنے آقا پر جافنا ہو جاؤ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے“۔

موگ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی یا بس کے جسم میں خوفناک آگ بھڑک آئی اور اس کے چیختنے چلانے کی آوازوں سے کمرہ گونج اٹھا اور پھر یہ چیخیں مدم پڑتے تپڑتے کراہوں میں تبدیل ہوئیں اور پھر خاموشی چھا گئی۔ چند لمحوں بعد جہاں یا بس موجود تھا وہاں را کہ کا ایک ڈھیر پڑا ہوا تھا۔ موگ نے ہاتھ سے اشارہ کیا تو را کہ اس طرح ہوا میں اڑتی ہوئی کمرے سے باہر چل گئی جیسے کمرے میں تیز ہوا چل رہی ہو جکہ کمرے کا ماحول پر سکون تھا۔

”ہونہہ۔ اب میں کیا کروں۔ کیسے اس کا خاتمہ کروں“..... موگ نے بڑ بڑاتے ہوئے کہا اور پھر اچانک وہ چوک پڑا۔

”ہاں۔ مجھے ایسا ہی کرنا چاہئے۔ لوہے کو لوہا کاٹتا ہے۔ مجھے اسے ہلاک کرنے کے لئے کسی انسان کو استعمال کرنا چاہئے“۔ موگ نے اچانک بڑ بڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ تھوڑی دیر بعد اس نے آنکھیں کھولیں اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھا اچانک اس کا جسم غائب ہو گیا۔ اب کمرہ خالی تھا۔ پھر موگ نے آنکھیں کھولیں تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ تیرگئی۔ وہ پا کیشیا میں موجود ایک شاندار ہوٹل کی عقبی طرف گلی میں موجود تھا۔ اس کے جسم پر انہائی شاندار لباس تھا۔ اس نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور تیزی سے گلی سے سڑک کی طرف بڑھ گیا۔ وہ سڑک کا چکر کاٹتا ہوا ہوٹل کے سامنے کے رخ پر آگیا۔ وہاں انسانوں کا کافی ہجوم تھا۔ گورنمنٹ اور مرد ہوٹل میں آجاتے ہیں۔ موگ بڑے وقار سے قدم بڑھاتا ان کے درمیان سے گزرتا ہوا ہوٹل کے میں گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ہوٹل کے ہال میں داخل ہوتے ہوئے سیدھا ہالفٹ کی طرف بڑھ گیا اور چند لمحوں بعد وہ ہوٹل کی تیسری منزل پہنچ گیا۔ تیسری منزل کے کمرہ نمبر آٹھ کا دروازہ بند تھا۔ موگ نے دروازے پر دستک دی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو دروازے پر ایک غیر ملکی موجود تھا۔ یہ لمبے قد اور بھاری جسم کا ایکریمین تھا۔ اس کے چہرہ لمبورٹا تھا اور چہرے کے تاثرات سے ہی وہ خاصابے رحم اور سفاک آدمی نظر آ رہا تھا۔

”چلو اندر۔ تم سے کام ہے“..... موگ نے سرد لبجھ میں کہا تو غیر ملکی ایک طرف ہٹ گیا اور موگ تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ اس غیر ملکی نے دروازہ بند کر دیا۔

”تم کون ہو۔“..... غیر ملکی نے دروازہ بند کر کے مرتے ہوئے حرمت سے بھرے لبجھ میں کہا۔

”بیٹھو۔ تمہارے فائدے کا کام ہے“..... موگ نے اسی طرح سرد لبجھ میں کہا تو غیر ملکی کے چہرے پر حرمت کے تاثرات ابھر آئے۔ لیکن وہ کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ اس کے سامنے دوسرا کرسی پر موگ بیٹھ گیا تھا۔

”میرا نام موگ ہے۔ میرا تعلق مصر سے ہے اور مجھے معلوم ہے کہ تمہارا نام کلاینڈ ہے اور تم ایکریمیا میں ایک تنظیم کا فاس کے ممبر ہو۔ یہ تنظیم پیشہ و رقتلوں کی تنظیم ہے اور تم یہاں بھی ایک بہت بڑے تاجر کو قتل کرنے آئے ہو اور میں بھی تمہیں ایسا ہی ایک کام دینا چاہتا ہوں۔ معاوضہ بھی سب سے زیادہ دوں گا اور جسے میں ہلاک کرانا چاہتا ہوں وہ ایک عام سا آدمی ہے جو ایک فلیٹ میں اپنے باورپی کے ساتھ رہتا ہے۔ تم اسے آسانی سے ہلاک کر سکتے ہو“..... موگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی جیب میں سے بڑی مایت کے ڈالروں کے کئی بندل نکال کر میز پر کلاینڈ کے سامنے رکھ دیے۔

”یہ پیشگی ہے۔ جب تم کام کراوے گے تو اس سے ڈبل مزید دوں گا“..... موگ نے کہا۔

”تم کون ہو اور تم میرے بارے میں کیسے جانتے ہو۔ کیا تمہارا تعلق پولیس سے ہے یا انٹلی جنس سے“..... کلائیڈ نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”میں نے بتایا ہے کہ میرا تعلق مصر سے ہے اور میرا نام موگ ہے اور بس اس سے زیادہ جانتا تمہارے فائدے میں نہیں ہے۔ رہی یہ بات کہ میرا تعلق انٹلی جنس سے ہے تو پولیس اور انٹلی جنس والے اس طرح بھاری رقمیں نہیں دیا کرتے۔ میں نے تم سے کوئی رسید تو طلب نہیں کی اور رہی یہ بات کہ میں تمہارے بارے میں کیسے جانتا ہوں تو میں تمہارے بارے میں بھی پوری تفصیل جانتا ہوں اور مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ تم اب تک کتنے افراد کو ہلاک کر چکے ہو۔ مجھے ان سب افراد کے ناموں اور پتوں کا بھی علم ہے اس لئے تم ان چکروں میں نہ پڑو اور کام کرو بس۔ موگ نے تیز تیز لمحے میں کہا۔

”سوری۔ نہ میں پیشہ ور قاتل ہوں اور نہ ہی میں نے آج تک کسی کو قتل کیا ہے اور نہ میرا کسی تنظیم سے کوئی تعلق ہے میں تو بُنْس میں ہوں“..... کلائیڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ اگر تم دولت نہیں کمانا چاہتے تو نہ کہی۔ کام تو بہر حال تمہیں کرنا ہی ہوگا“..... موگ نے میز پر پڑے ہوئے ڈالروں کے بندل انھا کرو اپس جیب میں ڈالے اور اس کے ساتھ ہی اس نے یک ہاتھ بڑھا کر سامنے بیٹھے ہوئے کلائیڈ کے منہ پر اس طرح رکھ دیا کہ اس کے پنجے نے کلائیڈ کے پورے چہرے کو ڈھانپ لیا۔ کلائیڈ کے دونوں بازوں اس کے ہاتھ کو ہٹانے کے لئے اٹھے لیکن پھر بے جان ہو کر گر پڑے۔ وہ ساکت بیٹھا ہوا تھا۔

”تم کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر دو سو پر جاؤ گے۔ وہاں عمران نام کا آدمی ہے اسے ہلاک کرو گے اور جب تک تم اسے ہلاک نہیں کرو گے اس وقت تک تم کوئی کام نہیں کرو گے اور تم نے عمران کو ہر حالت میں ہلاک کرنا ہے ہر حالت میں“..... موگ نے غراتے ہوئے لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ ہٹایا تو ساکت بیٹھے ہوئے کلائیڈ کے جسم نے بے اختیار جھر جھری لی۔ اس آنکھیں بھی سرخ ہو گئیں تھیں۔

”جاو اور جو میں نے کہا ہے وہ کرو“..... موگ نے کہا تو کلائیڈ خاموشی سے اٹھا اور تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ موگ اسی طرح خاموش بیٹھا رہا۔ کلائیڈ نے دروازہ کھولا اور کمرے سے باہر آ گیا۔

”اب یا سے ہر صورت میں ہلاک کرے گا اور پھر میں دوبارہ بڑے شیطان کے دربار میں جگہ پالوں گا“..... موگ نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں چند لمحوں بعد جب اس نے آنکھیں کھولیں تو وہ اسی انسانی روپ میں ایک ویران علاقے میں موجود تھا۔ یہاں ریلوے لائن کی پڑی گزر رہی تھی۔ اور دور دور تک کوئی انسان نظر نہ آ رہا تھا۔ موگ تیز تیز قدم اٹھاتا ایک طرف پڑے ہوئے گندگی کے ڈھیر کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن ابھی وہ اس ڈھیر کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اچانک ڈھیر کے پیچھے سے ایک آدمی لکلا اور پھر اس سے پہلے کہ موگ سنجھتا، وہ شخص یکخت چیختا ہوا اس پر کسی بھوکے عقاب کی طرح نوٹ پڑا اور دوسرے لمحے موگ کا جسم اس کے ہاتھوں میں ہوا میں اٹھا ہوا تھا۔ موگ نے اپنے آپ کو چھڑانے کی بے حد کوشش کی لیکن سوائے ہاتھ پیار نے کے وہ کچھ بھی نہ کر پا رہا تھا۔

”ہا۔ ہا۔ آج قابو آئے ہو موگ۔ مجھے بڑی مدت سے تمہاری تلاش تھی۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ اب میں تمہیں فا کر دوں گا“..... اس آدمی نے کہا جس کا چہرہ ویران ساتھا اور جس کے جسم پر چیڑے سے لٹک رہے تھے، بال اگرداور مٹی میں اٹئے ہوئے تھے لیکن اس کا جسم کافی مضبوط تھا اور اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔

”چھوڑو مجھے چھوڑو“..... موگ نے بری طرح ملختے ہوئے کہا۔

”کیسے چھوڑوں، تم گندگی کے کیڑے ہو۔ شیطان کی ذریت کو چھوڑوں تاکہ تم انسانوں کو گمراہ کرتے رہو۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہاری وہ حیثیت نہیں رہی۔ تمہارے شیطانی اختیارات چھین لئے گئے ہیں۔ اس لئے اب تم نہ اپنے اصل جوں میں جا سکتے ہو اور نہ ہی تم اب کچھ کر سکتے

ہو۔۔۔ اس آدمی نے ہندیانی انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔
”میں تمہیں دولت دوں گا جتنی تم چاہو۔ تمہیں ہر وہ چیز دوں گا جو تم مانگو گے۔ مجھے چھوڑ دو۔“..... موگ نے انہائی بے چین سے لجے میں کہا۔

”مجھے دولت کی کیا ضرورت ہے۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ مجھے دولت کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے تو اپنی ڈیوٹی انعام دینی ہے۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔“..... اس آدمی نے ایک بار پھر قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور پھر وہ موگ کو دونوں ہاتھوں پر اٹھائے تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ موگ مسلسل ہوا میں ہاتھ پر چلا رہا تھا لیکن اسے ایسے محosoں ہو رہا تھا جیسے اسکے جسم میں معمولی سی بھی طاقت نہ رہی ہو۔ جبکہ وہ آدمی موگ کو اس طرح اٹھائے ہوئے تھا جیسے بچ کسی کھلونے کو اٹھاتے ہیں۔ موگ اس کی منتیں کرتا رہا۔ اسے لامبی دیوار ہائیکن وہ آدمی مسلسل ہندیانی انداز میں قہقہہ لگاتا ہوا میل کی پڑی کو کراس کر کے اس طرف ویران علاقے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پھر وہ ایک جھونپڑی کے پاس جا کر وہ رک گیا۔

”باہر آؤ جیون بابا۔ دیکھو میں کے لے آیا ہوں“..... اس آدمی نے اوپھی آواز میں کہا تو جھونپڑی کا دروازہ کھلا اور اس جیسا ہی ایک مجہول سایوڑھا بابا ہرا گیا۔

”ار بے واد۔ یہ تو موگ ہے شیطانی ذریت۔ یہ کہاں سے ہاتھ لگ گیا تمہارے جاؤ“..... اس بوڑھے نے انہائی حیرت بھرے لجے میں کہا۔

”بعد میں بتاؤں گا۔ جلدی کرو آگ جلا دتا کہ اسے فنا کر دیا جائے“..... اس آدمی نے جس نے موگ کو اٹھایا ہوا تھا کہا تو بوڑھا تیزی سے واپس جھونپڑی میں چلا گیا۔ چند لمحوں بعد جب وہ واپس آیا تو اسکے ہاتھ میں ٹوٹا پھونٹا کنسترا کنسترا تھا۔ دوسرے ہاتھ میں ایک ماچس کی ڈیبا۔ پھر آگے بڑھ کر اس نے قریب ہی موجود ایک خشک جھاڑیوں کے ڈیپر کنسترا میں موجود گاڑھا سائلوں پھیلا کر انڈیا اور جلدی سے یہی جلا کر اس نے آگ لگ دی۔ دوسرے لمحے آگ اس قدر تیزی سے بھڑک اٹھی کہ جیسے آتش فشاں پھٹتا ہے۔

”چھوڑ دو۔ مجھے چھوڑ دو اور ساری دنیا کی دولت لے لو۔ چھوڑ دو مجھے۔ میں تمہارا غلام بن کر رہوں گا“..... موگ نے انہائی خوفزدہ انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

”ہا۔ ہا۔ ہا۔ کیسے چھوڑ دوں تمہیں شیطان کے چیلے۔ کیسے چھوڑ دوں“..... اس آدمی نے جسے جانو کہا گیا تھا ہندیانی انداز میں قہقہہ مارتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے موگ کو اچھال کر اس بھڑکتی ہوئی آگ میں پھینک دیا۔ موگ حلق سے ہولناک چینیں نکلنے لگیں۔ اس کے پورے جسم میں آگ بھڑک اٹھی تھی اور پھر اس کے ہوش و حواس سب اس آگ میں فنا ہوتے چلے گئے۔

<http://kitaabghar.com> ☆☆☆ <http://kitaabghar.com>

تیاگی

کتاب گھر کی پیشکش

تیاگی امنگوں، آرزوں اور جذبوں سے بھرے ایک نوجوان کی داستان، دنیا نے اسکے ساتھ بہت سی زیادتیاں کیں، ان رویوں سے نجف آ کر، اس نے اپنی زندگی ختم کرنے کا فیصلہ کیا، لیکن قدرت کے کھیل زالے ہوتے ہیں۔ ایک پراسرار اور ان دیکھی قوت اسکے ساتھ شامل ہو گئی۔ اس انوکھی اور پراسرار قوت نے اسکی زندگی کا رخ یکسر تبدیل کر دیا۔ اسکی زندگی حیرت انگیز و اقاعات سے پُر ہو گئی۔ یہ ناول کتاب گھر پرستیاب۔ جسے ناول سیشن میں دیکھا جا سکتا ہے۔

عمران کو افریقہ سے آئے ہوئے آج دوسرا روز تھا۔ جوزف اور وہ دونوں اس شیطانی معبد سے نکل کر قربی آبادی میں پہنچ گئے تھے۔ یہ آبادی افریقی مزدوروں کی تھی جو قربی گاؤں میں لگی ہوئی لکڑی کی چھوٹی سی فیکٹری کے لئے درخت کامتے تھے۔ انہیں اس گاؤں میں پہنچا دیا گیا اور پھر وہاں سے وہ فیکٹری کے مینجر کی کار میں لفت لے کر قربی شہر پہنچے۔ انہوں نے مینجر سے یہی کہا تھا کہ وہ سیاح ہیں اور جنگلات دیکھتے دیکھتے بھٹک گئے تھے۔ قربی شہر پہنچ کر عمران نے بڑے شہر جانے والی ایک کار میں لفت لے لی۔ انہیں گاؤں میں ہی معلوم ہو گیا تھا کہ وہ افریقی ملک ناگوں میں ہیں۔ کار میں لفت لے کر وہ ناگوں کے دارالحکومت ہسارتی پہنچ گئے۔ عمران چاہتا تو ہسارتی کے کسی جوئے خانے میں بھاری رقم جیت سکتا تھا لیکن اس نے ایسا کرنے کی بجائے ایک آدمی کو کہہ کر قربی ملک ماتابی میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایک آدمی پوبے کوفون کیا اور پوبے ناگوں پہنچ گیا اور پھر پوبے کی مدد سے وہ دونوں افریقیہ سے فلاٹ کے ذریعے واپس پاکیشیا پہنچ گئے تھے۔ یہاں پہنچ کر جب عمران کو معلوم ہوا کہ وہ سلیمان کو یہ کہہ کر گیا ہے کہ وہ ایک کیس کے سلسلے میں ایکریمیا جا رہا ہے تو وہ بے حد حیران ہوا۔ اس نے بلیک زیر کوفون کر کے جب بات کی توبیک زیر و نہ بھی اسے بھی بتایا کہ عمران نے اسے فون کیا تھا کہ وہ جوزف کے ساتھ ایکریمیا جا رہا ہے تو عمران خاموش ہو گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ سب شیطانی جادوگری کا کھیل ہے البتہ اس نے سید چراغ شاہ صاحب سے ملاقات ضروری سمجھی تھی لیکن وہاں جا کر جب اسے معلوم ہوا کہ شاہ صاحب تو عمرہ اور مقدس مقامات کی زیارت کے لئے گئے ہوئے ہیں تو وہ واپس فلیٹ میں آگیا۔ اس نے سوچا تھا کہ جب شاہ صاحب عمرہ سے واپس آئیں گے تو پھر ان سے مل کر مزید بات چیت کرے گا۔ چونکہ آج کل نہ ہی سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کام تھا اور نہ ہی فور شارز کے پاس کوئی مشن تھا اس لئے عمران کا زیادہ وقت فلیٹ پر ہی گزرتا تھا۔ وہ رسائل اور کتابیں پڑھتا رہتا تھا لیکن چونکہ اماں بی نے حکم دے رکھا تھا کہ اسے چائے نہیں پینی اس لئے عمران بغیر چائے کے ہی مطالعہ میں مصروف رہتا تھا۔ گوشہ شروع شروع میں اسے چائے نے ملنے کی وجہ سے خاصی ڈھنی کو فوت ہو گئی تھی محسوس ہوئی تھی لیکن پھر اس نے خود ہی اپنے آپ کو کنشروں کر لیا کیونکہ اسے خود بھی خیال آگیا تھا کہ اس طرح تو وہ چائے کے نشے کا عادی ہو جائے گا اور وہ ایسا نہیں چاہتا تھا اس لئے وہ بڑے اطمینان اور سکون سے بیخا مطالعہ کرتا رہتا تھا۔ اس کا فائدہ دراصل سلیمان کو پہنچا تھا کہ اسے مسلسل بار بار چائے نہ بنانی پڑتی تھی۔ اس وقت بھی عمران مطالعہ میں مصروف تھا اور سلیمان مارکیٹ گیا ہوا تھا کہ کل نیل کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

”اس وقت کون آگیا“..... عمران نے بڑا تھا ہوئے کہا اور پھر کتاب کو اس نے میز پر رکھا اور انھوں کو راہداری میں سے ہوتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”کون ہے“..... عمران نے عادت کے مطابق کندی کھولنے سے پہلے پوچھا۔

”میرا نام کلائیڈ ہے۔ کیا یہ عمران کا فلیٹ ہے“..... باہر سے ایک آواز سنائی دی۔ آواز اور الجہاں ایکریمین تھا اور عمران نے چھٹی کھول دی۔

سامنے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی کھڑا تھا۔

”تمہارا نام عمران ہے“..... اس آدمی نے پوچھا۔

”ہاں۔ اندر آ جاؤ“..... عمران نے ایک طرف پہنچتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اس آدمی کا بازو جیب سے باہر آیا تو عمران بے اختیار چھپل پڑا۔ اس کے ہاتھ میں سا میلنر لگا ہوا ریو اور تھا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے لات ماری اور ریو اور اچھپل کر سیر ہیوں میں جا گرا۔ دوسرے لمحے عمران نے چھپت کر اسے گردن سے پکڑا اور اسے اٹھا کر اندر راہداری میں اس طرح چھینک دیا کہ آئے والا قلب اباڑی لکھا کر ایک دھماکے سے نیچے گرا تھا۔ عمران تیزی باہر نکلا اور اس نے ریو اور اٹھا اور ادھر اور دیکھ کر واپس آگیا۔ اس نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کیا اور تیزی سے راہداری میں پڑے ہوئے اس ایکریمین کی طرف بڑھ گیا۔ ایکریمین کا چہرہ انتہائی حد تک مسخ ہو چکا تھا۔ اس کا سانس تقریباً کم چکا تھا کہ عمران نے تیزی سے جھک کر اس کے کانڈھے اور سر پر ہاتھ رکھ کر اس کی گردن میں جھٹکا دے کر اس کی گردن میں آئے والا بل ختم کر دیا تو اس ایکریمین کا

مخفی شدہ چہرہ تیزی سے نازل ہونے لگ گیا۔ عمران نے اسے اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر سٹنگ روم میں لے آ کر اس نے اسے کرسی پر ڈالا اور پھر پیش رو میں رہی لا کر اس نے اسے رہی کی مدد سے اچھی طرح باندھ دیا۔ اس کا چہرہ دیکھ کر ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ جرام کی فیلڈ کا آدمی ہے لیکن اس کی حرکات و سکنات میں تیزی اور پھرتی بہر حال نہیں تھی۔ اس لئے وہ عمران سے مار بھی کھا گیا تھا اور نہ شاید عمران اس اچاک وار سے نہ فتح سکتا۔ اس نے اس کی جیبوں کی تلاشی لینی شروع کر دی اور پھر اس کی جیبوں سے جو کاغذات برآمد ہوئے ان کے مطابق اس کا نام واقعی کلائیڈ تھا اور اس کا تعلق ایکریمیا سے تھا اور یہ آٹو سپری پارٹس کو ڈیل کرنے والی کسی ایکریمیں کمپنی کا سیل پر موڑ تھا۔ اس کے علاوہ پاکیشیائی دار الحکومت کی ایک آٹو سپری پارٹس ڈیل کرنے والی کمپنی کے میٹنگ ڈائریکٹر عمار کا کارڈ بھی اس کی جیب میں موجود تھا۔ اس کے ساتھ ہی ہوٹل ہالی ڈے کا کارڈ بھی موجود تھا اور اس کا رڈ کے مطابق کلائیڈ ہالی ڈے کی تیری منزل کے کمرہ نمبر آٹھ میں تھہرا ہوا تھا۔ کاغذات کے مطابق وہ آج صحیح ایکریمیا سے پاکیشیا پہنچا تھا۔ عمران نے کاغذات ایک طرف میز پر رکھے اور پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے کلائیڈ کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب کلائیڈ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹالے اور تھوڑی دیر بعد کلائیڈ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھولتے ہی اس نے لاشوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمہ کر رہا گیا۔

”تمہارا نام عمران ہے۔ تم کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر دو سو میں رہتے ہو۔ میں نے تمہیں ہلاک کرنا ہے اور ہر صورت میں ہلاک کرنا ہے۔ مجھے چھوڑ دوتا کہ میں تمہیں ہلاک کروں۔ میں نے تمہیں ہلاک کرنا ہے۔“..... کلائیڈ نے ہوش میں آتے ہی ایسے لجے میں کہا جیسے اس کے منہ سے الفاظ خود بخوبی پھسل کر نکلتے چلے آرہے ہوں۔ عمران نے چونک کراس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں لیکن پھر اس نے ایک جھٹکے سے نظریں ہٹالیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ کلائیڈ بظاہر تو پہنچا ناٹز کا معمول لگتا تھا لیکن عمران نے دیکھ لیا تھا کہ وہ ٹرانس میں نہیں تھا۔ ادھر کلائیڈ مسلسل ایک ہی گروان کے چلا جا رہا تھا۔

”کس کے کہنے پر تم یہاں آئے ہو۔“..... عمران نے پوچھا لیکن کلائیڈ نے اس کی کسی بات کا جواب دینے کی بجائے وہی فقرہ کہ اس نے ہر صورت میں عمران کو ہلاک کرنا ہے دہرائے چلا جا رہا تھا۔ اب عمران نے سوچا کہ کلائیڈ پر آئی اُنی کا عمل کر کے اس سے اصل حالات معلوم کرے کہ اچا نک کلائیڈ کے جسم نے ایک زور دار جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ اس طرح ادھر دیکھنے لگا جیسے اسے یہاں اپنے آپ کو دیکھ کر حیرت ہو رہی ہو۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہے۔ یہ میں کہاں ہوں۔ تم کون ہو اور یہ میں بندھا ہوا کیوں ہوں۔ اوہ۔ اوہ۔ وہ موگ۔ وہ پراسرار آدمی۔ وہ کہاں گیا۔“..... کلائیڈ نے کہا۔ اس کا نہ صرف لہجہ بدلتا ہے بلکہ اس کا رو یہ اور اس کا انداز بھی بدلتا ہے۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ اچا نک ہوش میں آگیا ہو۔ ”میرا نام عمران ہے۔ تم یہاں مجھے ہلاک کرنے آئے تھے اور تم نے مجھ پر فائز کرنے کی کوشش بھی کی تھی۔“..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تو اس پر اسرا آدمی نے مجھ پر قابو پالیا تھا۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ سوری مسٹر۔ میرا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں نے تو اس پر اسرا آدمی کو جواب دے دیا تھا لیکن پھر اچا نک میری آنکھوں کے سامنے پرده ساچھا گیا اور اب یہ پرده ہٹا ہے۔“..... کلائیڈ نے کہا۔

”وہ پر اسرا آدمی کوں تھا اور تم نے کس بات سے انکار کیا تھا۔ تفصیل بتاؤ۔ ورنہ تمہارے سائیلنسر لگے ریوالوں کی ایک گولی تمہارے دل میں اتر جائے گی اور تمہاری لاش بر قی بھی میں ڈال دی جائے گی۔“..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

”میں نے کہا تو ہے کہ میرا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے اور میں تو بڑنس میں ہوں۔ میرا کسی کو قتل کرنے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تم مجھے چھوڑ دو۔ میں واپس چلا جاتا ہوں۔“..... کلائیڈ نے کہا۔

”تمہاری بہتری اسی میں ہے کلائیڈ یا جو بھی تمہارا نام ہے کہ تم سب کچھ سچ ہتا دو۔ اس صورت میں تمہیں معافی مل سکتی ہے ورنہ نہیں۔“..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”میں تجھ باتا رہا ہوں۔ میں آج صحیح کی فلاٹیت سے ایکریمیا سے یہاں پا کیشیا پہنچا ہوں۔ میں ہوں ہالیڈے میں ٹھہرا ہوا ہوں۔ کمرہ نمبر آٹھ تیسرا منزل۔ میں نے یہاں اپنی آٹو سیئر پارٹس کمپنی کے بزنس کے سلسلے میں یہاں کے تاجر و ملاقات میں حصیں چونکہ میں طویل سفر کر کے یہاں پہنچا تھا۔ اس لئے میں نے سوچا تھا کہ ایک روز آرام کر کے کل سے کام شروع کر دوں گا کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔ میں نے دروازہ کھولا تو ایک لیج ٹھیم آدمی جس کے جسم پر انہائی قیمتی لباس تھا اور جس کی آنکھیں گہری سرخ تھیں اندر آگیا۔..... کلامیڈ نے بتانا شروع کر دیا اور عمران اس کی یہ بات سن کر آنے والے کی آنکھیں گہری سرخ تھیں بے اختیار چونگ پڑا لیکن اس نے کوئی بات نہ کی۔

اس آنے والے نے مجھے بتایا کہ اس کا نام موگ ہے اور اس کا تعلق مصر سے ہے اور وہ میرے ذریعے یہاں پا کیشیا میں کلگ روڈ کے فلیٹ نمبر دو سو میں رہنے والے آدمی عمران کو ہلاک کرانا چاہتا ہے۔ جس پر میں نے اسے بتایا کہ میں تو بزنس میں ہوں اور پھر اچانک اس کا ایک ہاتھ تیزی سے میرے منہ کی طرف بڑھا اور اسکے بعد مجھے نہیں معلوم کہ کیا ہوا۔ اب مجھے یہاں ہوش آیا ہے۔..... کلامیڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تم نے جو کچھ بتایا ہے وہ تو صحیح ہے لیکن تم نے یہ نہیں بتایا کہ تمہارا تعلق پیشہ و رقباتلوں کی کس تنظیم سے ہے اور تم یہاں کس کو قتل کرنے آئے تھے۔..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ میں تو بزنس میں ہوں۔..... کلامیڈ نے جواب دیا۔

”بزنس میں سائیلنسر لگا ریا اور جیب میں رکھ کر نہیں پھرتے مسٹر کلامیڈ یہ تمہارا چہرہ۔ تمہارا جسم اور تمہارا انداز سب کچھ بتا رہا ہے کہ تم واقعی پیشہ و رقبات ہو۔ اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم تجھ بنا دو۔ اگر تم نے اب تک یہاں کسی کو قتل نہیں کیا تو پھر تم مجھ سکتے ہو۔ کیونکہ تم نے یہاں کوئی جرم نہیں کیا۔ اگر ایکریمیا میں تم کچھ کرتے رہے ہو تو اس سے پا کیشیا کا کوئی مطلب نہیں ہے۔“ عمران نے سرد لبجھ میں کہا۔

”میں بزنس میں ہوں۔ میں بزنس میں ہوں۔ بے شک میری کمپنی سے معلوم کرو۔..... کلامیڈ نے کہا تو عمران نے میز پر پڑا ہوا اس کا سائیلنسر لگا ریا اور اس کی نال کلامیڈ کی کپٹی سے لگا دی۔

”میں صرف پانچ تک گنوں گا۔ اس کے بعد ڈریگرڈ بادوں گا۔“

عمران نے سرد لبجھ میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گفتگی شروع کر دی۔

”رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میرا تعلق واقعی ایکریمیا کی ایک پیشہ و رقباتلوں کی کس تنظیم سے ہے اور میں یہاں ایک بزنس میں کے قتل کے لئے آیا تھا۔ یہ حقیقت ہے کہ میں نے یہاں کوئی جرم نہیں کیا اور تم مجھے چھوڑ دو۔ میں واپس چلا جاؤں گا۔..... کلامیڈ نے کہا۔

”کیا نام ہے اس تنظیم کا؟“..... عمران نے پوچھا تو کلامیڈ نے تنظیم کا نام بتا دیا۔

”اس موگ کا حلیہ بتاؤ۔“..... عمران نے پوچھا تو کلامیڈ نے اس کا حلیہ بتا دیا۔

”تمہارا بابس کون ہے۔..... عمران نے پوچھا تو کلامیڈ نے بروک کا نام بتا دیا۔ پھر عمران کے پوچھنے پر اس نے اس کا پتہ اور فون نمبر بتا دیا تو عمران نے فون کا رسیوور رٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”بروک بول رہا ہوں۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری لیکن کرختی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ وہ بروک کی آواز پہچان گیا تھا۔ اس کا اصل نام راجر جیک تھا اور ایکریمیا کی ایک سرکاری ایجنسی کا ایجنسٹ بھی تھا۔ وہ عمران سے اور عمران اس سے اچھی طرح واقف تھا۔

”عمران بول رہا ہوں پا کیشیا سے راجر جیک۔“..... عمران نے کہا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ لیکن آپ نے یہاں کیسے فون کیا ہے۔..... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لبجھ میں کہا گیا۔

”راجر جیک۔ مجھے بہر حال یہ جان کر افسوس ہوا کہ تم نے کافاس کے نام سے پیشہ و رقا تکوں کی تنظیم بنائی ہوئی ہے اور برلوک کے نام سے تم اس کے چیف بننے ہوئے ہو۔ تمہارا آدمی کلائیڈ اس وقت میرے سامنے موجود ہے۔ گواں نے یہاں کوئی جرم تو نہیں کیا لیکن یہ بعد میں بھی آکر جرم کر سکتا ہے اور دوسری بات یہ کہ تم نے چونکہ بگنگ کی ہوئی ہے اس لئے تم کوئی دوسرا قاتل بھی بھیج سکتے ہو۔ اس لئے اب تم خود بتاؤ کہ اس کا حل کیا ہے؟“..... عمران نے انتہائی سرد لمحے میں کہا۔

”عمران صاحب۔ آئی ایم ویری سوری۔ میں نے یہ تنظیم نہیں بنائی۔ تنظیم کا سربراہ کوئی اور ہے۔ میں تو صرف ڈمی کے طور پر سامنے رہتا ہوں اور مجھے اس کا معاوضہ ملتا ہے۔ بہر حال آپ نے مجھے واقعی بے حد شرمندہ کیا ہے حالانکہ یہاں آج تک کسی کو بھی میری اصل حیثیت کا علم نہیں ہوا کا۔ آپ بے فکر ہیں۔ کلائیڈ جس مشن پر گیا ہے اس کی بگنگ ہی کینسل کرو دیا ہوں“..... راجر جیک نے انتہائی مذدرت بھرے لمحے میں کہا۔

”میرا مشورہ یہی ہے کہ یہ دھنہ چھوڑ دو۔ آگے تمہاری مرضی۔ لیکن بگنگ کینسل کرنے کے ساتھ ساتھ جس نے بگنگ کرائی ہے اسے بھی دھمکی دے دو کہ اگر اب اس نے کسی کو بک کیا تو پھر ساتھ ہی اسے بھی ہلاک کر دیا جائے گا۔ مجھے لگتا ہے کہ بنس حصہ کی وجہ سے یہ بس کچھ ہو رہا ہے لیکن میں اس معاملے میں مداخلت نہیں کرنا چاہتا۔ اس لئے ابھی تک میں نے کلائیڈ سے یہ بھی نہیں پوچھا کہ وہ کے ہلاک کرنے آیا ہے اور نہ ہی میں نے تم سے پوچھا کہ کس نے یہ بگنگ کرائی ہے؟“..... عمران نے کہا۔

”آپ بے فکر ہیں۔ وہ آدمی آئندہ ایسا سوچے گا بھی نہیں۔ آپ کلائیڈ کو چھوڑ دیں۔ میرا وعدہ کہ وہ واپس آ جائے گا اور آئندہ وہ اس کام کے لئے پاکیشا نہیں آئے گا“..... راجر جیک نے کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”ٹھیک ہے۔ شکریہ“..... عمران نے کہا اور رسیور کھو دیا۔

”تم نے لاڈر کی وجہ سے اپنے باس کی بات سن لی ہے؟“..... عمران نے کلائیڈ سے کہا۔

”تم۔ تم کون ہو۔ میں تو تمہیں عام سا آدمی سمجھا تھا لیکن تم نے جس انداز میں باس سے بات کی ہے اس نے تو مجھے حیران کر دیا ہے؟“..... کلائیڈ نے کہا۔

”تم ان باتوں کو چھوڑو۔ تمہارا یہ فیلڈ نہیں ہے؟“..... عمران نے کہا اور پھر انہی کراس کی رسیاں کھول دیں۔

”اپنے کاغذات بھی لے جاؤ اور اپناریو اور بھی۔ لیکن یہ بات ذہن میں رکھنا کہ اگر تم نے یہاں کوئی جرم کیا تو پھر چاہے تم پاتال میں کیوں نہ گھس جاؤ، تمہاری عبرت ناک موت اٹل ہو جائے گی؟“..... عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

”میں واپس چلا جاؤں گا۔ اب جبکہ باس نے بگنگ ہی کینسل کر دی ہے تو مجھے کیا ضرورت ہے یہ کام کرنے کی؟“..... کلائیڈ نے کہا اور کاغذات اور ریو اور انہا کراس نے جیبوں میں ڈالے اور پھر عمران اسے دروازے سے باہر بھیج کر دروازہ بند کر کے واپس آگیا۔ اب اس کے ذہن میں کھلبی ہو رہی تھی کہ یہ موگ کون ہے۔ کلائیڈ نے اس کی آنکھوں کی گہری سرفی کا بتا کر اسے چونکا دیا تھا کیونکہ اس سے پہلے اختاش نے جو کہ جن تھے اسے پہلی بتایا تھا کہ جن جب انسان کے روپ میں آتا ہے تو اپنی آنکھوں کی ساخت چھپانے کے لئے آنکھوں کو گہری سرخ کر لیتا ہے۔ اس لحاظ سے تو یہ موگ بھی جن تھا لیکن اگر وہ جن تھا تو پھر اسے کلائیڈ کا سہارا لینے، اسے رقم دینے اور اس سے کام کروانے کی کیا ضرورت تھی۔ پھر اس کلائیڈ کا حیرت انگیز طور پر خود بخوبی ٹھیک ہو جانا یہ ساری باتیں اسے شدید اچھس میں ڈال رہی تھیں لیکن اسے سمجھنا آ رہی تھی کہ وہ اس سلسلے میں کس سے رابطہ کرے۔ سید چرانی شاہ صاحب عمرہ پر گئے ہوئے تھے۔ کچھ دیر عمران بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے رسیور انہا یا اور نمبرڈ ایل کرنے شروع کر دیے۔

”سُٹی بُنک رِجمن پورہ بِرائج“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ اوازنائی دی۔

”فیجر الاطاف صاحب سے باتی کرنی ہے؟“..... عمران نے کہا۔

”الاطاف صاحب تو یہاں سے دو ماہ پہلے تبدیل ہو چکے ہیں جناب۔ وہ پہلے ہیڈ آفس گئے اور پھر وہاں سے انہیں ایک خصوصی کورس کے سلسلے میں گریٹ لینڈ بھجوادیا گیا تھا۔ وہ اب گریٹ لینڈ میں ہیں اور چھ ماہ بعد واپس آئیں گے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اچھا۔ شکریہ۔“..... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آن آنے پر ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”سفلی دنیا“، والے سلسلے میں اس کی جن جن لوگوں نے مدد کی تھی وہ ان سے اس سلسلے میں رابط کرنا چاہتا تھا۔ بینک منیخ الاطاف نے بھی اس کی مدد کی تھی لیکن اب وہ یہاں موجود نہیں تھے۔ اس کے ذہن میں ایک اور نام موجود تھا۔ پروفیسر دلشاہ دا اور وہ اب پروفیسر دلشاہ صاحب کو کال کر رہا تھا لیکن پھر یہ سن کر اسے بے حد افسوس ہوا کہ پروفیسر دلشاہ صاحب وفات پا گئے ہیں۔ عمران نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ وہ اب صوفی جبار سے بات کرنا چاہتا تھا جو اسے پروفیسر دلشاہ صاحب کے پاس لے گئے تھے۔ صوفی جبار نے اسے ایک دکان کا نمبر دیا تھا جہاں وہ جزل شور کا سامان سپالائی کرتے تھے لیکن جب وہاں سے بھی یہی جواب ملا کہ وہ دار الحکومت سے باہر گئے ہوئے ہیں تو عمران نے ایک طویل سانس لے کر رسپور کھو دیا۔ اب آخری صورت اس کے ذہن میں یہی رہ گئی تھی کہ وہ سفلی دنیا میں اس کے کام آنے والے روگر بابا عاجز سے جا کر ملے۔ ابھی عمران اس بارے میں بیٹھا سوچ رہا تھا کہ دروازہ کھلا اور سلیمان اندر داخل ہوا۔

”سلیمان اوہر آؤ۔“..... عمران نے کہا تو سلیمان سٹنگ روم میں آگیا۔

”جی صاحب۔“..... سلیمان نے انتہائی سنجیدہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا اس کے دونوں ہاتھوں میں شاپرزاں تھے۔

”یہ سامان رکھ کر آؤ۔ میں نے تم سے تفصیلی بات کرنی ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”جی صاحب۔“..... سلیمان نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آگیا۔

”کیا تم کسی ایسے آدمی کو جانتے ہو جسے جنات کے بارے میں معلومات ہوں؟“..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لمحے میں کہا تو سلیمان بے اختیار چھپل پڑا۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھرائے تھے۔

”نج۔ نج۔ جنات۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کو بیٹھنے بھائے جناب کیسے یاد آگئے؟“..... سلیمان نے ہکلاتے ہوئے کہا تو عمران اس کی حالت پر بے اختیار نہیں پڑا۔

”آج کل جنات میرے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ اچھے بھی اور بُرے بھی۔ اس روز جو اخたاش صاحب آئے تھے وہ بھی جنوں کے ایک قبیلے کے سردار تھے اور پھر میں ایکریمیا نہیں گیا تھا بلکہ مجھے رات کو یہاں سے اغوا کر کے افریقہ لے جایا گیا تھا اور ظاہر ہے کسی جن نے میری شکل میں تمہیں کہا ہو گا کہ میں ایکریمیا جا رہا ہوں۔ اب ایک جن نے ایک پیشہ و رفتال کو مجھے ہلاک کرنے کے بھجوادیا۔ ابھی اسے واپس بھیجا ہے۔ میں سید چراغ شاہ صاحب کے پاس گیا تھا تاکہ اس بارے میں بات کروں لیکن وہ عمرہ پر گئے ہوئے ہیں۔ سفلی دنیا والے سلسلے میں جن لوگوں نے ہماری مدد کی تھی ان میں سے کوئی بھی نہیں مل رہا۔ اب میں سوچ رہا تھا کہ اس روگر بابا عاجز سے بات کروں کہ تم آگئے۔ میں نے سوچا شاید تم جانتے ہو۔“..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن کیوں۔ یہ جنات آپ سے کیا چاہتے ہیں؟“..... سلیمان نے حیران ہو کر پوچھا۔

”اپنی کسی خوبصورت جنپنی سے میری شادی کرنا چاہتے ہوں گے۔“..... عمران نے جواب دیا تو سلیمان بے اختیار نہیں پڑا۔ ”آپ کے لئے واقعی کسی جنپنی بیوی کی ہی ضرورت ہے لیکن آپ مجھے سچ سچ بتائیں۔ پھر میں آپ کو ایک ایسے آدمی کے پاس لے چلوں گا جو جنات کا عامل ہے۔“..... سلیمان نے کہا۔

”جنات کا عامل۔ کیا مطلب۔ یہ جنات کا عامل کیا ہوتا ہے؟“..... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

”ایسے لوگ ہوتے ہیں جو کسی مقدس کلام کی بنیاد پر جنوں کو اپنے قبضے میں کر لیتے ہیں اور پھر ان کی مدد سے لوگوں کے کام کرتے ہیں۔ انہیں جنات کا عامل کہا جاتا ہے۔“.....سلیمان نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”جنات پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ نہیں۔ جنات اور انسان علیحدہ مخلوق ہیں۔ ایک انسان کیسے کسی جن پر قبضہ کر سکتا ہے؟“.....عمران نے کہا۔

”جب جنات انسان پر قبضہ کر لیتے ہیں تو انسان جن پر قبضہ کیوں نہیں کر سکتا۔ انسان تو پھر بھی اشرف الخلوقات ہے۔“.....سلیمان نے کہا تو عمران کے ذہن میں فوراً کلاسیڈ آگیا۔ اس کا ہوش میں آنے سے پہلے واقعی روایہ ایسا تھا جیسے وہ کسی کے قبضے میں ہو۔ اسی لئے تو عمران سمجھا تھا کہ وہ پہنچا انس میں تھا لیکن ایسا نہ تھا۔

”حیرت ہے۔ نجاتے اس دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ بہر حال اختاش صاحب سید چراغ شاہ صاحب کا پیغام لے کر آئے تھے کہ میں ان کے کسی شیطان جن قبیلے کے خلاف کام کروں لیکن میں نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد یہ واقعات شروع ہو گئے ہیں۔“.....عمران نے کہا تو سلیمان نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”آپ نے غلطی کی سید چراغ شاہ صاحب کا پیغام آپ کو روئیں کرنا چاہئے تھا۔ میں جانتا ہوں انہیں۔ وہ بہت بڑے بزرگ ہیں۔ بہر حال آئیں میرے ساتھ۔ میں آپ کو بابا محمد بخش کے پاس لے چلتا ہوں۔ وہ جنات کا عامل ہے۔ وہ خود ہی آپ کو ساری بات تما دے گا۔“.....سلیمان نے کہا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کار میں بیٹھے شہر کے گنجان آباد علاقے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ عمران کا رچارہا تھا جبکہ سلیمان ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور عمران کی رہنمائی کر رہا تھا۔

”ان بابا محمد بخش کی ہشی تو بتاؤ؟“.....عمران نے کہا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ میں نے بھی اس کے بارے میں مارکیٹ کے ایک دکاندار سے سنا تھا۔ اس کی بیوی پر جن نے قبضہ کر لیا تھا۔ وہ اسے بابا محمد بخش کے پاس لے گیا اور وہ ٹھیک ہو گئی۔“.....سلیمان نے جواب دیا تو عمران بے اختیار نہیں پڑا۔

”ہمارے ملک سے جہالت نہیں جا رہی۔ بیوی پر جن نے قبضہ کر لیا۔ ہونہہ۔“.....عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن سلیمان نے کوئی جواب نہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد سلیمان نے کار ایک گنجان علاقے کے آغاز میں روکا دی۔

”یہاں سے ہمیں پیدل جانا ہو گا۔ تجھے گلی میں ان کا مکان ہے۔“.....سلیمان نے کہا تو عمران نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے اسے لاک کیا۔

”جب بابا محمد بخش کے قبضے میں جن ہیں تو پھر وہ اس تجھے گلی میں کیوں رہ رہے ہیں۔ کسی بڑی کالونی میں ان کا تمحل ہونا چاہئے۔“.....عمران نے کہا۔

”صاحب۔ یہ آپ کی اور میری دنیا کے لوگ نہیں ہوتے اور نہ ہی ہمارے انداز میں سوچتے ہیں۔ اس لئے آپ کو ان کا مذاق اڑانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ نے دیکھا کہ رفوگر بابا عاجز ہیں کس قدر روحانی طاقت تھی لیکن پھر بھی وہ شدید گرمی میں بیٹھا رفوگری کر رہا تھا۔ یہ دنیا ہی علیحدہ ہوتی ہے۔“.....سلیمان نے انتہائی سخت لمحے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ واقعی سلیمان کی بات تھی۔ پھر ایک تجھے گلی میں واقع ایک دکان جس پر ایک پرانا سا اور خستہ حال بورڈ لگا ہوا تھا۔ یہ حکیم محمد بخش کا بورڈ تھا اور دکان کے اندر ایک بوڑھا آدمی چٹائی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے مختلف رنگوں اور سائزوں کی شیشیاں رکھی ہوئی تھیں۔ دو عورتیں اور چار مرد اس کے سامنے چٹائی پر بیٹھے ہوئے تھے۔

”السلام علیکم بابا۔ کیا ہم حاضر ہو سکتے ہیں؟“.....سلیمان نے کہا تو بابا نے چونک کران کی طرف دیکھا۔

”وعلیکم السلام۔ آؤ بیٹھو۔“.....بابا نے کہا اور وہ بارہ اس عورت کی طرف متوجہ ہو گیا جس سے وہ بات کر رہا تھا۔ عمران اور سلیمان اندر داخل

ہوئے اور پھر چٹائی پر ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے۔ بابا محمد بخش نے وہاں پہلے موجود لوگوں کو شیشیوں سے دوائیں نکال کر دیں اور پھر انہیں کھانے کی ہدایت دے کر انہوں نے انہیں سمجھ دیا۔ ان لوگوں نے انہیں چند روپے دیئے تھے جو انہوں نے ساتھ پڑی ہوئی پرانی سی صندوقی میں ڈال دیئے۔ ”ہاں جناب فرمائیے۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟“ بوڑھے بابا محمد بخش نے عمران اور سلیمان کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

”میرا نام سلیمان اور یہ میرے صاحب ہیں۔ ان کا نام علی عمران ہے۔ ان کے والد سنرل اٹھیلی جس کے ڈائریکٹر جزل ہیں۔ انہیں جنات کے بارے میں آپ سے بات کرنی ہے۔ مجھے افضل مارکیٹ کے دکاندار عالم خان نے آپ کے متعلق بتایا تھا اس لئے میں انہیں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔“..... سلیمان نے باقاعدہ تعارف کرتے ہوئے کہا۔

”جنات کے بارے میں۔ لیکن کیا؟“..... بابا نے چونکہ عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”میں تو ایک گناہ گار آدمی ہوں جناب۔ عامل تو بہت بڑے لوگ ہوتے ہیں۔ بہر حال آپ فرمائیں۔ آپ کیا چاہتے ہیں؟“..... بابا محمد بخش نے کہا۔

”کیا جنات آپ کے قبضے میں ہیں؟“..... عمران نے دوسرا سوال کیا۔
”میرے قبضے میں تو نہیں البتہ میری مدد ضرور کرتے ہیں اور وہ بھی لوگوں کی بھلانکی کے لئے۔ لیکن آپ کیا چاہتے ہیں؟ آپ اپنی بات کریں؟“..... اس بار بابا محمد بخش کے لبجھ میں بلکی سی ناگواری کا غصر موجود تھا۔

”آپ سید چراغ شاہ صاحب کو جانتے ہیں جو گاؤں میں رہتے ہیں؟“..... عمران نے کہا تو بابا محمد بخش بے اختیار اچھل پڑے۔

”ہاں۔ ہاں وہ تو میرے چیزوں میں مرشد ہیں۔ وہ تو بہت بڑے بزرگ ہیں۔ آپ انہیں کیسے جانتے ہیں؟“..... بابا محمد بخش نے کہا۔ ”میری والدہ ان کے پاس دعا کے لئے جایا کرتی ہیں۔ ایک بار میں بھی ان کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ آج کل وہ عمرے کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ اس لئے ان سے ملاقات نہیں ہو سکی۔ اس لئے ہمیں آپ کے پاس آنا پڑا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”میں تو ان کے مقابل کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ لیکن بات کیا ہے۔ آپ کا مسئلہ کیا ہے؟“..... بابا محمد بخش نے کہا تو عمران نے انہیں اختاش کی آمد۔ اسکی باتیں۔ اپنے انکار۔ پھر انہوں نے کوئی طور پر بتا دیں۔ بابا محمد بخش خاموش بیٹھ رہے۔

”ٹھیک ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں۔“..... بابا محمد بخش نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے آنکھیں بند کیں اور چند لمحوں بعد ان کا جسم اس طرح تر نے لگا جیسے کوئی ان کے جسم کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر بری طرح مروڑ تر وڑ رہا ہو۔ ان کا چہرہ سرخ پڑتا جا رہا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ ان کا جسم نارمل ہو گیا اور انہوں نے آنکھیں کھول دیں اور لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔

”میں معدرت خواہ ہوں کہ آپ کو تکلیف اٹھانا پڑی؟“..... عمران نے ان کی حالت کے پیش نظر معدرت بھرے لبجھ میں کہا۔

”کوئی بات نہیں۔ اب تو میں اس کا عادی ہو گیا ہوں۔ بہر حال میں نے مطلوبہ معلومات حاصل کر لی ہیں۔ موگ شیطان کا ایک بہت بڑا چیلا تھا۔ جس طرح کسی بادشاہ کا درباری ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ شیطان کا درباری تھا۔ اختاش نے آپ سے ملاقات کی تو شیطان کو اس بات کی فکر ہو گئی کہ اگر آپ نے اختاش کی مدد کی تو آپ شیطان کے چیلے کنیلہ کوفا کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اس نے موگ کو حکم دیا کہ اس سے پہلے کہ آپ اختاش کی مدد کریں وہ آپ کو ہلاک کر دے۔ چونکہ وہ آپ پر برادر راست حملہ نہ کر سکتے تھے اور نہ ہی آپ پر قبضہ کر سکتے ہیں کیونکہ آپ پرانا کا برادر راست قابو پاننا ممکن تھا چنانچہ موگ نے افریقہ کی ایک شیطان جادوگرنی و ٹولی کی خدمات حاصل کیں۔ وہ آپ کو صرف انہوں کو سکتی تھی چنانچہ اس نے آپ کو اور آپ کے ایک ساتھی کو انہوں کو اس کا عادی اور پھر آپ کو شیطان کے معبد میں قید کر دیا گیا۔ وہاں سے آپ نکل آئے تو موگ کو ناکامی کی سزا دی گئی اور اسے

در بارے نکال دیا گیا اور اسے ایک ماہ کی مہلت دی گئی کہ اگر وہ ایک ماہ تک آپ کو ہلاک نہ کر سکتا تو اسے فنا کر دیا جائے گا۔ موگ کا ایک نائب جن جس کا نایاب تھا موگ نے اسے ناکامی کی وجہ گردانے ہوئے اسے فنا کر دیا۔ پھر اس نے سوچا کہ کسی پیشہ ور قاتل کے ذریعے آپ کو ہلاک کر دیا جائے۔ چنانچہ وہ انسانی روپ میں یہاں آیا اور ایک یہیسا کے ایک پیشہ ور قاتل پر بقدر کرنے کے لئے آپ کے پاس بھیجا۔ موگ چونکہ ویرانوں کا جن ہے اس لئے وہ زیادہ دیر آباد جگہ میں نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ اس ایک یہیں قاتل کو بھیج کر وہ ویرانے میں آگیا اور پھر اس کی شامت آگئی کیونکہ وہاں بابا جانو موجود تھا۔ بابا جانو ایک مجدوب ہے جس کی ڈیوٹی ہی ایسے شیطان جنات کا خاتمہ کرنا ہے جو انسانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اس نے موگ کو پکڑ لیا اور پھر اپنے دوسرا ساتھی بابا جیون کے ساتھ مل کر اس نے موگ کو آگ میں ڈال کر فنا کر دیا۔ جیسے ہی موگ فنا ہوا۔ وہ ایک بھی قاتل بھی ہوش میں آگیا۔ یہ ہے ساری بات۔ بابا محمد بخش نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کیا ان مجدوبوں کے پاس کوئی خاص طاقتیں ہیں جن سے وہ ایسا کرتے ہیں اور ہاں آپ نے فتا کا لفظ پار پار استعمال کیا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟“ عمران نے کہا۔

”آپ کے پہلے سوال کا جواب تو ہاں میں ہے۔ اس دنیا میں ایسے لوگ ہر جگہ موجود ہوتے ہیں جنہیں ایسی ڈیوٹی ملی ہوتی ہے اور وہ اپنا کام کرتے رہتے ہیں اور دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ انسان جب مرتے ہیں تو انہیں ہلاک ہونا کہا جاتا ہے جبکہ جنات جب آگ میں جل کر راکھ ہوتے ہیں تو انہیں فنا ہونا کہا جاتا ہے۔“ بابا محمد بخش نے کہا۔

”تواب مجھے کیا کرنا چاہئے۔ موگ کے فنا ہو کے بعد بہر حال شیطان کسی اور جن کو میرے چیچھے لگادے گا۔“ عمران نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن آپ کو سید چراغ شاہ صاحب کا پیغام رہنیں کرنا چاہئے تھا۔ آپ نے گستاخی کی ہے جس کی وجہ سے آپ پر یہ عذاب ٹوٹا شروع ہو گئے ہیں۔ اس بار تو آپ نئے گئے ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ آئندہ نفع سکیں۔“ بابا محمد بخش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مجھے اپنی غلطی کا اعتراف ہے۔ میں نے بہر حال کسی گستاخی کی نیت سے انکار نہ کیا تھا۔ مجھے دراصل سمجھو ہی نہیں آئی حتیٰ کہ میں جنات کی کیا مدد کر سکتا ہوں اور کس طرح جنوں کے کسی قبلی یا اس کے سردار سے لڑ سکتا ہوں۔ پھر آپ نے بتایا ہے کہ ایسے لوگ ہر جگہ موجود ہوتے ہیں جو ایسے شیطانوں کو فنا کر دینے کی ڈیوٹی دیتے رہتے ہیں۔ کیا وہ لوگ یہ کام نہیں کر سکتے؟“ عمران نے کہا۔

”جو کچھ آپ کر سکتے ہیں وہ ایسا نہیں کر سکتے اور پھر آپ کا انتخاب کیا گیا تھا تو کچھ سوچ کر ہی کیا گیا ہو گا اور آپ نے دیکھا کہ اختاش جسے ہی آپ سے ملا شیطان بوکھلا گیا۔ ورنہ ایسے لوگ تو کام کرتے رہتے ہیں اور شیطان ان کے ہاتھوں فنا ہوتے رہتے ہیں لیکن ان کی حدود ہوتی ہیں اور وہ اپنی حدود سے باہر نہیں جاسکتے۔ جبکہ آپ پر ایسی کوئی پابندی نہیں ہے۔“ بابا محمد بخش نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں یہ کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مجھے کیا کرنا چاہئے؟“ عمران نے کہا۔

”آپ اختاش سے ملیں۔“ بابا محمد بخش نے کہا۔

”وہ کہاں ملے گا؟“ عمران نے چونکہ کروپوچھا۔

”بڑے پل کی دوسری طرف پل سے ماحقہ ان کی بڑی آبادی ہے۔ اختاش رہتا ہے۔“ بابا محمد بخش نے جواب دیا۔ ”بڑے پل کی دوسری طرف تو ویران علاقہ ہے اور گندے پانی کا جو ہڑ ہے اور وہاں جھاڑیاں وغیرہ ہیں۔ وہاں تو کوئی آبادی نہیں ہے۔“ عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا تو بابا محمد بخش بے اختیار مسکرا دیئے۔

”انسانوں کو یہ آبادی نظر نہیں آسکتی جب تک سردار اختاش یا وہاں رہنے والا کوئی جن نہ چاہے۔ انسانوں کو تو وہ علاقہ ویران اور جھاڑیوں سے پر ہی نظر آئے گا۔“ بابا محمد بخش نے جواب دیا۔

تو پھر مجھے آبادی کیسے نظر آئے گی اور میں کیسے سردار اختاش سے مل سکوں گا؟“ عمران نے حیرت پھرے لبھے میں پوچھا۔

”بڑے پل سے پہلے ایک کچی آبادی ہے۔ وہاں ایک مسجد ہے جسے موتیوں والی مسجد کہا جاتا ہے۔ اس مسجد کے امام ایک بوڑھے آدمی ہیں انہیں بابا مولوی کہا جاتا ہے۔ تم ان کے پاس جاؤ۔ وہ تمہاری اور اخشاش کی ملاقات کا بندوبست کر دیں گے“..... بابا محمد بخش نے کہا۔
”اگر انہوں نے انکار کر دیا تو“..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ وہ انکار نہیں کریں گے۔ انہیں معلوم ہے سب کچھ“۔ بابا محمد بخش نے کہا۔

”آپ جنات کے عامل ہیں اور میں نے جنات کے خلاف کام کرنا ہے۔ کیا آپ مجھے بتائیں گے کہ ان شیطان جنوں سے تحفظ کے لئے مجھے کیا کرنا چاہئے؟“..... عمران نے کہا۔

”گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جن بھی بالکل اسی طرح کام کرتے ہیں اور اسی طرح سوچتے ہیں اور اسی طرح عمل کرتے ہیں جس طرح انسان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا مقدس کلام ان پر اسی طرح اڑکرتا ہے جس طرح انسانوں پر کرتا ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ ان کی جسمانی ساخت انسانوں سے مختلف ہوتی ہے ان کا مزاج انسانوں سے مختلف ہوتا ہے اور ان کی ذہنی استعداد انسانوں سے کافی کم ہوتی ہے اس لئے اگر تم باوضور ہو گے۔ مقدس کلام سے مدد لو گے تو تمہارا کوئی کچھ نہ بگاڑ سکے گا البتہ ایک بات میں تمہیں مزید تباہیا ہوں کہ شیطان جنات کو فتا کرنے کا طریقہ تو آگ میں انہیں جلانا ہوتا ہے لیکن اس کا مخصوص ضابطہ ہوتا ہے۔ ورنہ جن عام انداز میں آگ میں جل کر فنا نہیں ہوتے البتہ انہیں ہلاک کرنے کا ایک اور طریقہ بھی ہے اور وہ ہے چاندی کی گولیاں۔ اگر تم خصوصی طور پر پستول، ریوالور، مشین گن جو بھی اسلحہ استعمال کرو۔ ان کی گولیوں پر خالص چاندی کو رچھڑھوا لو تو پھر یہ گولی انہیں بالکل اسی طرح فنا کر دے گی جس طرح عام گولی انسان کو ہلاک کر دیتی ہے“..... بابا محمد بخش نے کہا۔

”اوہ۔ یہ تو واقعی آپ نے انتہائی اہم بات بتائی ہے۔ مجھے سب سے زیادہ فکر اسی بات کی تھی“..... عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”زیادہ خوش ہونے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ چاندی کی گولی سے جن کے فنا ہونے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ ادھر گولی جن کے جسم میں جائے گی ادھر وہ فنا ہو جائے گا۔ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ ان کی جسمانی ساخت انسانوں سے مختلف ہوتی ہے۔ اس لئے گولی لگنے کے باوجود وہ فوری طور پر فنا نہیں ہوں گے۔ ان کے جسم میں بے پناہ گرمی ہوتی ہے۔ اس لئے جیسے ہی چاندی ان کے جسم میں جائے گی وہ فوراً ہی پکھل جائے گی اور پکھلنے کے بعد وہ ان کے جسم میں شامل ہو جائے گی اور جب پکھلی ہوئی چاندی ان کے جسم کے عناصر میں شامل ہو گی تو ان کے جسم کو فوراً خود بخود گپٹ لگ جائے گی اور یہ آگ انہیں فنا کر دے گی۔ اس لئے گولی لگنے اور ان کے فنا ہونے میں انسانی وقت کے مطابق بہر حال آٹھ سے دس منٹ لگ جائیں گے اور جنات میں یہ خاصیت ہے کہ اگر وہ ان آٹھ دس منٹوں کے اندر تابنا کھائیں تو پھر ان کے جسم کے اندر موجود چاندی دوبارہ سخت ہو جاتی ہے اور اس طرح وہ فتح جاتے ہیں۔ سیکھی وجہ ہے کہ یہ جن اپنے گلے میں تابنے کے لکڑوں کا ہمار پہننے رہتے ہیں۔ تم نے انہیں تابنا کھانے سے روکنا ہے۔ پھر وہ فنا ہو جائیں گے“..... بابا محمد بخش نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”آپ کی بات درست ہے۔ سائنسی طور پر بھی چاندی انتہائی نرم دھات ہوتی ہے۔ اس سخت بنا نے کے لئے اس میں تابنا شامل کرنا پڑتا ہے لیکن جب چاندی کی گولیاں تیار کی جائیں گی تو اس میں بھی تابنا ملانا پڑے گا۔ تقریباً سات فیصد تابنا اگر شامل نہ کیا جائے تو چاندی سے کوئی چیز نہیں بنائی جاسکتی۔ اس طرح تو گولی کے ساتھ سات فیصد تابنا بھی ان کے جسم کے اندر چلا جائے گا“..... عمران نے کہا۔

”سائنس کا علم تو مجھے نہیں ہے البتہ جس قدر وزن چاندی کا ہو گا اس سے دو گنا تابنا جب وہ کھائیں گے تب چاندی سخت ہو گی ورنہ نہیں“..... بابا محمد بخش نے بتاتے ہوئے کہا۔

”پھر تمہیک ہے۔ اچھا آپ یہ بتائیں کہ کسی جن کو اگر بے ہوش کرنا ہو تو پھر کیا کرنا پڑے گا“..... عمران نے کہا تو بابا محمد بخش بے اختیار نہیں پڑے۔

”تم نے اچھا سوال کیا ہے۔ جنات کے جسم میں قدرتی طور پر بے پناہ گرمی ہوتی ہے اس لئے ان کی بے ہوشی کے لئے ضروری ہے کہ

اس گرمی کو بے حد کم کر دیا جائے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ انہیں خس کا عطر سونگھا دیا جائے۔ اس سے ان کے جسم کے اندر گرمی یکخت کم ہو جاتی ہے اور وہ بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ پھر انسانی وقت کے مطابق کم از کم دو گھنٹے انہیں خود بخوبش ہوش میں آنے میں لگتے ہیں لیکن اگر انہیں فوری ہوش میں لانا ہو تو انہیں اگر عطر سونگھا ناچاہئے۔ وہ ہوش میں آجائیں گے۔..... بابا محمد بخش نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران حیران رہ گیا۔

”لیکن شیطان اور اس کی ذریات کو تو خوب سونگھائی جائے تو ان پر انسان سے مختلف اثر ہوتا ہے“..... عمران نے کہا۔

”میں نے جنات کی بات کی ہے۔ گندگی اور غلاظت سے پیدا ہونے والی شیطانی ذریات کی بات نہیں کی۔ جنات بھی انسانوں کی طرح

اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے ان پر بھی خوب سو بدو کا اثر انسانوں کی طرح ہوتا ہے“..... بابا محمد بخش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ خس کا عطر سونگھایا جائے تو وہ بے ہوش ہو جائیں گے اور اگر کا عطر سونگھایا جائے تو وہ ہوش میں آجائیں گے۔ یہ کس طرح ہوگا۔ معاف سمجھئے۔ میری سمجھ میں تو یہ بات نہیں آئی اور پھر یہ خس اور اگر دراصل ہیں کیا چیزیں۔ اگر بھی تو میں نے سنی ہوئی ہے جس کے جلانے سے عجیب سی خوب سو پیدا ہوتی ہے اور مذہبی مغلبوں میں اگر بھی جلانی جاتی ہے لیکن یہ اگر کیا ہوتی ہے اور خس میرے خیال میں تنکے کو کہتے ہیں کیونکہ ایک محاورہ ہے خس و خاشاک۔ اس کا مطلب جھاڑ جھنکار ہوتا ہے۔ اسی طرح خس کم جہاں پاک بھی بولا جاتا ہے۔ کیا گھاس کے تنکے سے بھی عطر لکھتا ہے“..... عمران نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”میں نے حکمت پڑھی ہوئی ہے۔ اس لئے میں تمہارے ان سوالوں کا جواب دے سکتا ہوں۔ خس فارسی زبان کا الفاظ ہے۔ اس کا مطلب گھاس ہی ہوتی ہے۔ تنکے کو بھی کہتے ہیں۔ لیکن یہ ایک خوب سو دار گھاس کو بھی کہتے ہیں۔ یہ خوب سو دار گھاس پانی کے کنارے پر ہوتی ہے۔ اس کی جڑ سے عطر نکالا جاتا ہے اور اس خس کو شدید گرمی کو کم کرنے کے لئے بھی گھروں میں استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ اس کا مزاج انتہائی سرد ہوتا ہے اس لئے جب گرم ہوا اس سے نکلا کر کرے میں آتی ہے تو وہ گمرے میں موجود گرم ہوا کو بھی یکخت شنڈا کر دیتی ہے۔ اس لئے عطر خس کا مزاج سرو تر ہوتا ہے اور اس کی خوب سو جب جن کو سونگھائی جاتی ہے تو اس کے جسم میں گرمی یکخت شنڈی پڑ جاتی ہے اور وہ بے ہوش ہو جاتا ہے جبکہ اگر بھی ایک خوب سو دار لکڑی ہوتی ہے جسے طب کی زبان میں عود ہندی کہا جاتا ہے۔ اس کا مزاج گرم خشک ہوتا ہے۔ اس لئے اگر عطر سونگھایا جائے تو جنات کے جسم کی گرمی یکخت بڑھ جاتی ہے“..... بابا محمد بخش نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”بہت خوب۔ آپ واقعی عالم فاضل آدمی ہیں۔ آپ نے واقعی علمی حوالے سے مجھے مطمئن کر دیا ہے۔ بہت شکریہ۔ اب ہمیں اجازت دیں“..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو بابا محمد بخش بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

”اوہ۔ اوہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں“..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ چونکہ میرے پیر و مرشد سید چراغ شاہ صاحب کا تم سے تعلق ہے اس لئے اب تمہارا احترام مجھ پر فرض ہو گیا ہے۔ پہلے مجھے اس بات کا علم نہ تھا“..... بابا محمد بخش نے کہا تو عمران نے ان کا شکریہ ادا کیا اور پھر کوٹ کی اندر وہی جیب سے بڑی مالیت کے نوٹوں کی ایک گذی نکال کر اس نے نیچے رکھی اور سلام کرنے باہر جانے لگا۔

”ایک منٹ۔ رک جاؤ۔ یہ نوٹ لے جاؤ۔ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا لا کھلا کھش کر ہے کہ حکمت میں سے وہ میری ضروریات پوری کر دیتا ہے۔ اگر مجھے دولت کی ضرورت ہوتی تو یہ دولت تو میں ویسے ہی ایک حکم دے کر بھی حاصل کر سکتا ہوں۔ یہ کسی مستحق کو دے دینا“..... بابا محمد بخش نے نوٹوں کی گذی اٹھا کر عمران کے ہاتھ میں پکڑا تھے ہوئے کہا پھر عمران نے کافی متیں لیکن بابا محمد بخش نے رقم لینے سے صاف انکار کر دیا تو عمران نے مجبوراً رقم جیب میں رکھی اور بابا کو سلام کر کے وہ ان کی دکان سے باہر آگئے۔

”حیرت ہے۔ جب بھی مجھے ایسی دنیا کے لوگوں سے وابطہ پڑتا ہے تو مجھے انتہائی حیرت ہوتی ہے۔ یہ لوگ کس طرح بے اوث اور دولت سے بے پرواہ ہوتے ہیں۔ نہ انہیں کوئی کی خواہش۔ نہ عہدے کا لائق اور نہ بڑی قیمتی گاڑیوں کی خواہش۔ عجیب لوگ ہیں یہ“..... عمران نے کہا۔

”صاحب۔ ان کے دل بھرے رہتے ہیں۔ دولت کی ہوں اس میں ہوتی ہے جس کا دل خالی ہوتا ہے۔ جو بھی اندر سے خالی ہوتا ہے اس کا قدم جب زمین پر پڑتا ہے تو اچھلنے لگتا ہے۔“.....سلیمان نے کہا۔

”مجھے تو تم بھی اسی قبیل کے آدمی لگتے ہو۔“.....عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں ٹنگ گلیوں سے گزرتے ہوئے اس طرف کو بڑھے چلے چارے ہے تھے جہاں ان کی کام موجود تھی۔

”میں تو دنیا دار آدمی ہوں صاحب۔ میں تو ایسے لوگوں کے پیروں کی خاک بھی نہیں بن سکتا۔“.....سلیمان نے بڑے عجز و اکساری بھرے لبھ میں کہا۔

<http://kitaabghar.com> <http://kitaabghar.com>

”کاش تم مان جاتے تو میرا بہت بڑا بوجھ لکا ہو جاتا۔“.....عمران نے کہا تو سلیمان بے اختیار نہیں پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران تنخوا ہوں کے بل کی بات کر رہا ہے۔

”میں تو یہ سوچ رہا ہوں کہ آپ بھی فلیٹ میں رہتے ہیں اور میں بھی۔ اس کے باوجود آپ کی جیب سے بڑی مالیت کے نوٹوں کی پوری گذی نکل آتی۔“.....سلیمان نے بڑے مقصوم سے لبھ میں کہا۔

عمران اس کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار نہیں پڑا۔

<http://kitaabghar.com> <http://kitaabghar.com>

”اب تم جنات کی آبادی میں میرے ساتھ چلو گے تاکہ میں سردار اخたاش کو کہہ کر تمہارا وہیں کوئی بندوبست کراؤں۔“.....عمران نے کار میں بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”کیسا بندوبست۔“.....سلیمان نے چونک کر پوچھا۔

”بند کا مطلب بھی بند کرنا ہوتا ہے اور بست کا مطلب بھی بند ہوتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارا اختیارات بند۔ اور ظاہر ہے ایک ایسی شخصیت ہوتی ہے جس کے سامنے مردوں کے سارے اختیارات بند ہو جاتے ہیں اور پھر جب اس شخصیت کا تعلق قوم جنات سے ہو تو ہر کسی کسی سر بھی ظاہر ہے نکل جائے گی۔“.....عمران نے کہا۔

”صاحب۔ یہ باتیں مذاق نہیں ہیں اور یہ جنات بھی آپ کی طرح اعلیٰ ذہن کے نہیں ہوتے کہ مذاق کو سمجھ سکیں۔ اسلئے آپ اس معاملے میں مذاق نہ کیا کریں اور مجھے آپ فلیٹ پر چھوڑ دیں۔ میں اس آبادی میں نہیں جانا چاہتا۔ مجھے تو اس تصور سے ہی خوف آتا ہے کہ جنات جب اصل روپ میں آئیں گے تو کیا ہو گا۔ میرا تو دل ہی فیل ہو جائے گا۔“.....سلیمان نے ہتھیبا سبھے ہوئے لبھ میں کہا تو عمران بے اختیار نہیں پڑا۔

”تم فکر نہ کرو میں سردار اخたاش سے کہہ کر انہیں خوبصورت روپ دھارنے پر مجبور کر دوں گا۔“.....عمران نے لطف لیتے ہوئے کہا۔

”پھر بڑی بیگم صاحبہ کے پاس چلیں تاکہ میں انہیں بتاسکوں کہ آپ کہاں جا رہے ہیں۔“.....سلیمان نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

”یہ کام سید چداغ شاہ صاحب نے میرے ذمے لگایا ہے اس لئے اماں بی نے کوئی اعتراض نہیں کرنا۔“.....عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ کے ذمے لگایا ہے۔ میرے ذمے تو نہیں لگایا۔“.....سلیمان نے فوراً ہی جواب دیا اور عمران بے اختیار نہیں پڑا۔

میں تو ان لوگوں کے بارے میں سوچ رہا ہوں جنہوں نے اس شیطان جن کو فنا کر دیا۔ کون لوگہ ہوں گے وہ۔“.....چند لمحوں کی خاموشی کے بعد عمران نے کہا۔

”اللہ کے بندے ہی ہوں گے۔ نجانے اس دنیا میں کہاں کہاں کون کیا کیا کر رہا ہے۔“.....سلیمان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”واہ۔ تمہارا یہ فقرہ تو نصاب کی گرامر کی کتاب میں ہونا چاہئے۔“.....عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سلیمان مسکرا دیا۔ پھر واقعی عمران

نے سلیمان کو فلیٹ پر اتار دیا اور خود کار آگے بڑھا لے گیا۔ وہ اب جلد از جلد سردار اختیاش سے مل لینا چاہتا تھا کیونکہ محمد بخش سے ملنے کے بعد اسے خود اس معاملے میں انہائی دلچسپی محسوس ہو رہی تھی۔

☆☆☆

مصر کے انہائی قدیم شہر اسنا کے ایک گنجان آباد علاقے میں واقع ایک قدیم اور خاصی بڑی حولی تھی۔ گنجان آباد علاقے میں اس قدر وسیع و عریض حولی دیکھ کر ہر شخص حیران ہو جاتا تھا۔ کہا جاتا تھا کہ اس حولی میں مصر کے کسی قدیم بادشاہ کی کنیز رہتی تھی اور اس کے ارد گرد مکانات اس کنیز کے خدمات گاروں کے تھے۔ حولی سنسان اور ویران تھی۔ آدھی سے زیادہ گرچھی تھی۔ موجودہ دور میں اس حولی میں ایک شخص القیس نامی رہتا تھا۔ القیس خاصے صحت مند جسم کا مالک تھا۔ لیکن ارد گرد کے علاقے میں رہنے والے بوڑھے کہتے تھے کہ انہوں نے اپنے بچپن میں بھی القیس کو اسی حالت میں دیکھا تھا اور کہا جاتا تھا کہ القیس نجانے کتنی صد یوں سے زندہ ہے اور اسی حولی میں رہتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا تھا کہ القیس قدیم بادشاہوں کے دور میں بھی اسی طرح رہتا تھا۔ اس لئے اس قدیم دور کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا تھا کہ القیس اس کنیز کا بیٹا ہے جو اس حولی میں رہتی تھی اور اس نے نوجوانی میں کسی قدیم پچاری کی خدمت کی تھی جس نے اسے ایسی طاقتیں دے رکھی تھیں کہ وہ صد یوں سے نہ صرف زندہ ہے بلکہ اسی حالت میں ہے۔ بھی وجہ تھی کہ یہاں کے لوگ اس القیس سے اسی طرح ذرتے تھے جیسے انسان موت سے ڈرتا ہے۔ القیس انہائی کم آمیز تھا۔ وہ نہ کسی سے ملتا تھا اور نہ حولی سے بغیر کسی اشد ضرورت کے باہر آتا تھا البتہ جب اسے باہر آنا ہوتا تو اس کے پاس ایک پرانی سی کار تھی جس کے تمام شیشے گہرے سیاہ رنگ کے تھے اور القیس اس کار میں بیٹھ کر حولی سے باہر آتا تھا۔ اس کا ڈرائیور ایک طویل قامت لیکن دبلے پتلے جسم کا مصری تھا جس کا نام کیناس تھا۔ یہ کیناس ہی القیس کے پاس رہتا تھا اور کوئی آدمی اس حولی میں داخل نہ ہو سکتا تھا۔ حولی کے آخری حصے میں چند کمرے سلامت تھے اور القیس انہی کمروں میں رہتا تھا۔ کیناس کار کے بغیر بھی شہر میں آتا جاتا رہتا تھا اور بازار سے خریداری بھی وہی کرتا تھا لیکن وہ کسی سے فالتو بات چیت نہ کرتا تھا اور لوگ القیس کی طرح اس سے بھی خوفزدہ رہتے تھے۔ اس وقت حولی کے ایک کمرے کے درمیان القیس فرش پر بچھپی ہوئی ایک چٹائی پر بیٹھا ہوا تھا۔ کمرے کی دیواروں پر سیاہ رنگ کا پینٹ کیا گیا تھا لیکن چونکہ کمرے کی چھت میں لٹکا ہوا بلب جل رہا تھا اس لئے کمرے میں روشنی موجود تھی۔ چٹائی پر عجیب و غریب شکلوں کے جانوروں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ القیس دوز انو ہو کر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں سامنے دیوار پر بھی ہوئی تھیں۔ وہ پلکیں بھی نہ جھپک رہا تھا کہ اچانک دیوار پر سرخ رنگ کا ایک نقطہ گھومتا ہوا دکھائی دینے لگا۔ اس کے ساتھ ہی بلب کی روشنی اس طرح کم ہونا شروع ہو گئی جیسے بجلی کا لوڈ کم ہونے کی وجہ سے بلب کی روشنی کم ہو جاتی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی وہ سرخ رنگ کا تیزی سے گھومتا ہوا نقطہ بھی اب بڑا ہوتا جا رہا تھا اور پھر لیکھت یہ نقطہ گھومنا بند ہو گیا اور اسکے ساتھ ہی دیوار پر ایک آڑھی تر چھپی سرخ رنگ کی لکیریں پھیل گئیں۔ پھر یہ لکیریں ایک خوفناک چہرے کا روپ دھار گئیں اور اسکے ساتھ ہی کمرے میں انہائی تیز اور خوفناک بوجھیں گئیں۔

سیکرٹ ایجنت

کتاب گھر کی بیشکش

سیکرٹ ایجنت ایک منفرد اور دلچسپ ناول ہے۔ انگریزی ادب سے لی گئی ایک کہانی، جس کا ترجمہ ڈاکٹر صابر علی ہاشمی نے کیا ہے۔ ایک نئی مسکراتی تحریر ہے، جس میں سپنسر، ایکشن کے ساتھ ساتھ طنز و مزاح کا غصہ بھی شامل ہے۔ کہانی کا مرکز ہی کروڑا ایک عام شہر ہی ہے جو اپنے دوست کے دعوت دینے پر سیکرٹ ایجنت بننے اور CIA کے ساتھ کام کرنے کی حامی بھر لیتا ہے اور پھر سلسلہ شروع ہو جاتا ہے دلچسپ واقعات سے بھر پور، ایک انوکھی سراغ رسانی کا۔ سیکرٹ ایجنت کو **ناول** سیکشن میں دیکھا جاسکتا ہے۔

”بکونا شیطان کا پیغام لے کر آیا ہے عظیم القیس“..... ایک چیختی ہوئی مکروہ سی آواز کمرے میں گونج آٹھی۔

”کیا پیغام ہے بکونا“..... القیس نے بھاری لبجے میں کہا۔

”کنیلا کی حفاظت کرو اور عمران کو ہلاک کر دو“..... اسی چہرے سے مکروہ سی آواز سنائی دی تو القیس بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا مطلب۔ کون عمران“..... القیس نے انتہائی حیرت بھرے لبجے میں کہا۔

”تفصیلی پیغام اکور کو بلا کر معلوم کرو۔ میں جا رہا ہوں“..... بکونا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ چہرہ ایک بار پھر بھیل کر آڑھی ترچھی لکیر دیں تبدیل ہوا اور پھر وہ سٹ کرن نقطہ بنا اور نقطہ تیزی سے گھومنے لگا۔ اس کے ساتھ ہی بلب کی مدھم روشنی تیز ہونا شروع ہو گئی اور کمرے میں اچانک بھیل جانے والی تیز بوختم ہو گئی اور پھر نقطہ بھی غائب ہو گیا۔ القیس کے چہرے پر حیرت تھی۔ اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر دیوار پر پھونکا تو دیوار درمیان سے پھٹی اور ایک چھوٹے قد لیکن بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کی قاتھی جس پر عجیب و غریب شکلیں بنی ہوئی تھیں۔ اس آدمی کی آنکھیں اندھے کی طرح سفید تھیں۔ ان میں سیاہی کا کوئی نقطہ موجود نہ تھا۔

”اکور حاضر ہے آقا“..... آنے والے نے موڈ بانش لبجے میں کہا اور القیس کے سامنے موڈ بانش اداز میں بیٹھ گیا۔

”اکور۔ بڑے شیطان کا پیغام لے کر ابھی بکونا آیا تھا۔ اس نے مختصر سا پیغام دیا ہے کہ کنیلا کی حفاظت کرو اور عمران کو ہلاک کر دو۔ جب میں نے وضاحت چاہی تو اس نے کہا کہ تفصیل اکور بتائے گا۔ بتاؤ اس پیغام کی کیا تفصیل ہے۔ کنیلا کو تو میں جانتا ہوں لیکن عمران کون ہے اور کیوں کنیلا کی حفاظت اور اس عمران کی ہلاکت کا پیغام دیا گیا ہے“..... القیس نے کہا۔

”آقا۔ عمران پا کیشیا کا رہنے والا ہے۔ انتہائی ذہین شاطرا اور خطرناک پدمی ہے۔ اس کا اپنا کردار بھی بے حد صالح ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کی ماں بھی بے حد نیک عورت ہے اور وہ اس کے لئے مسلسل دعائیں کرتی رہتی ہے۔ پھر اس عمران کی پشت پر روشنی کی بڑی بڑی طاقتیں ہیں۔ یہ شخص کئی بار شیطان اور اس کے بڑے بڑے چیلوں سے ٹکر اچکا ہے اور اس نے انہیں ہلاک کر کے شیطان کو بے حد نقصان پہنچایا ہے۔ اب شیطان کے خاص چیلے کنیلا نے جنوں کے اخنوخ قبیلے میں بہت سی کامیابیاں حاصل کر لی ہیں اور یہ امکان پیدا ہو گیا ہے کہ یا تو اخنوخ قبیلہ جو کہ مسلمان ہے شیطان کا پیروکار بن جائے گا یا پھر مکمل طور پر فنا ہو جائے گا اور یہ ساری کوششیں کنیلا اور اسکے خاص چیلے جنوں کی ہیں۔ اس پر روشنی کی طاقتوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اخنوخ کے ایک قبیلے کا سردار اخشاش جو کہ اخنوخ کا کچھ کو سرنشی ہے اور پا کیشیا کے دارالحکومت میں رہتا ہے اسے خاص طور پر بے حد تشویش ہوئی تو وہ روشنی کی ایک بڑی طاقت کے پاس گیا اور اس نے کنیلا کے بارے میں ساری تفصیل بتاوی۔ روشنی کی اس طاقت نے کنیلا کے خاتمے کے لئے اسے پیغام دے کر اس عمران کے پاس بھیج دیا کہ عمران اس اخشاش کے ساتھ مل کر کنیلا کا خاتمہ کرے لیکن اس عمران نے انکار کر دیا جس پر اخشاش بے حد مایوس ہوا اور دوبارہ اس روشنی کی طاقت کے پاس گیا تو اس طاقت نے اخشاش کو بتایا کہ عمران خود ہی اس کے پاس آ کر کام کرنے کی حامی بھرے گا۔ چنانچہ اخشاش مطمئن ہو گیا۔ یہ اطلاع بڑے شیطان تک پہنچ گئی۔ بڑے شیطان نے حکم دیا کہ اس سے پہلے کہ عمران اخشاش کے ساتھ مل کر کنیلا کے خلاف کام کرے اس کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اس کے لئے اس نے اپنے دربار کی ایک خاص طاقت موگ کو مقرر کیا۔ موگ جن اور اس کا خاص چیلایا بس ہے۔ موگ منصوبہ بندی کا شیطانی دنیا میں بہت بڑا ماہر سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے بڑے شیطان کا پیغام تھا کہ موگ کوئی ایسا منصوبہ بنائے گا جس میں اس عمران کو پھنسا کر ہلاک کر دیا جائے گا چنانچہ موگ منصوبہ بنایا اور افریقہ کی ایک شیطانی جادوگرنی و ٹولی کی مدد سے عمران کو پا کیشیا سے اغوا کر کے شیطانی سیاہ معبد میں قید کر دیا گیا۔ عمران کا ایک افریقی ساختی بھی ہے جس کا نام جوزف ہے۔ اسے افریقی ساحر کہا جاتا ہے موگ نے یہ سوچ کر کہیں یہ افریقی ساحر عمران کو چھڑانہ لے ٹولی کی مدد سے عمران کے ساتھ اس افریقی ساحر جوزف کو بھی اغوا کیا اور شیطان کے سیاہ معبد میں قید کر دیا تاکہ یہ وہاں سے نہ نکل سکیں اور بھوگ پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر اندر ہی ہلاک ہو جائیں۔ موگ نے یا بس کو سیاہ معبد کا بڑا پیچاری بنائی کی حفاظت پر لگا دیا لیکن یہ لوگ پر اسرار طور پر وہاں سے نکل گئے۔ اس ناکامی پر بڑے

شیطان نے موگ کو سزا دی اور اسے اپنے دربار سے نکال دیا اور اسے ایک ماہ کی مہلت دی کہ وہ ایک ماہ کے اندر اس عمران کو ہلاک کر دے ورنہ اسے فنا کر دیا جائے گا۔ موگ نے یا بس کو سزا دی اور اسے فنا کر دیا۔ پھر موگ انسانی روپ میں پا کیشیا گیا اور وہاں اس نے ایک پیشہ و رقتال کو مجبور کیا کہ وہ اس عمران کا خاتمہ کرے اور خود وہ آباد جگہ سے نکل کر ویرانے میں چلا گیا کیونکہ وہ ویرانے کا جن تھا۔ وہاں نیکی کے دونماں ندے فتنی موجود تھے۔ موگ چونکہ انسانی روپ میں تھا اس لئے انہوں نے اسے پکڑ لیا اور پھر آگ میں جلا کر فنا کر دیا۔ اور وہ پیشہ و رقتال بھی بھی ناکام ہو گیا اس طرح موگ بھی فنا ہو گیا اور یا بس بھی اور عمران کا سچھ بھی نہ بگزرا۔ اثناعمران کو اس کام میں دچپی پیدا ہو گئی اور وہ ایک ایسے آدمی سے ملا جو جنات کے بارے میں بہت سچھ جانتا تھا۔ چنانچہ اب اس عمران نے کنشیلا کے خلاف کام کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اب وہ اختیار سے ملنے گا اور کنشیلا کے خلاف کام شروع کر دے گا اور بڑے شیطان کا خیال ہے کہ عمران جس قسم کا آدمی ہے وہ بہر حال کنشیلا کو فنا کر دے گا اور کنشیلا اگر فنا ہو گیا تو اس کا قبیلہ بھی بے بس ہو جائے گا کیونکہ اس کے قبیلے میں کنشیلا کے علاوہ اور کوئی ایسا جن موجود نہیں ہے جو اخنوخ قبیلے کو فنا کر سکے اور کنشیلا کے فنا ہوتے ہی اس کا قبیلہ اور اس کے خاص قبیلے بھی خود بخود فنا ہو جائیں گے۔ اس طرح بڑے شیطان کا تمام منصوبہ خاک میں مل جائے گا۔ چنانچہ بڑے شیطان نے فیصلہ کیا ہے کہ کنشیلا کی حفاظت کی جائے اور اس عمران کو ہلاک کرنے کا کام تمہارے ذمہ لگایا جائے کیونکہ عمران انسان ہے اور کنشیلا اور اس کے ساتھی جن ہیں اس لئے وہ عمران کا مقابلہ نہیں کر سکتے کیونکہ پہلے موگ جیسا جن بھی اس کے مقابلے میں فنا ہو چکا ہے۔ اس لئے بڑے شیطان نے تمہارا انتخاب کیا ہے کہ تم انسان ہو اور بے پناہ ہلکتوں کے مالک بھی ہو اور تمہارا ذہن بھی بالکل عمران جیسا ہی ہے اس لئے بڑے شیطان کا خیال ہے کہ تم اس عمران کو آخر کار ہلاک کر سکو گے۔۔۔۔۔ اکور نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”یہ بڑا شیطان کس دائرے کا بڑا شیطان ہے۔۔۔۔۔ القیس نے پوچھا تو اکور بے اختیار چوک پڑا۔

”کیا مطلب ہے آقا۔ میں تمہاری بات نہیں سمجھ سکا۔۔۔۔۔ اکور نے حیرت بھرے لبجے میں کہا۔

”تمہیں معلوم تو ہے کہ شیطانی نظام کے بہت سے دائرے ہیں اور ہر دائرے کا عیحدہ عیحدہ بڑا شیطان ہوتا ہے، اسی طرح رذیلی دنیا کا دائرہ عیحدہ ہے۔ چھلاؤے کا عیحدہ۔ بحوث پریت کا عیحدہ۔ جادو کا دائرہ عیحدہ۔ گندگی اور غفونت کی دنیا کا دائرہ عیحدہ۔ انسانی دنیا کا دائرہ عیحدہ اور جنتی شیطان کا دائرہ عیحدہ۔ اس طرح بے شمار شیطانی دائرے ہیں۔ گوان سب کا کام ایک ہی ہوتا ہے کہ خیر کے خلاف کام کرنا اور شر کو بڑھانا۔ لیکن بہر حال ہر دائرے سے متعلق مختلف عیحدہ ہوتی ہے اور اس کا بڑا شیطان بھی عیحدہ ہوتا ہے اور بکونا ہر دائرے کے بڑے شیطان کا پیغام لاتا ہے جو کچھ تم نے بتایا ہے اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ بکونا نے جس بڑے شیطان کا پیغام پہنچایا ہے وہ انسانی شیطان کے دائرے کا بڑا شیطان ہے یا کسی اور دائرے کا۔۔۔۔۔ القیس نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”اس لئے تاکہ جب میں اپنا کام مکمل کر لوں تو پھر بڑے شیطان سے اس کے دائرے کے مطابق ہی ہلکتیاں انعام کے طور پر طلب کر سکوں۔۔۔۔۔ القیس نے کہا۔

”بکونا جس بڑے شیطان کا پیغام لے آیا ہے وہ جنتی دائرے کا بڑا شیطان ہے۔۔۔۔۔ اکور نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ اب تم جاسکتے ہو۔ اب میں جانوں اور یہ عمران۔۔۔۔۔ القیس نے کہا تو اکور اٹھا اس نے القیس کے سامنے سر جھکایا اور پھر واپس دیوار کے پھٹے ہوئے حصے میں داخل ہو گیا۔ اس کے داخل ہوتے ہی دیوار برابر ہو گئی تو القیس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھا اور اپنے دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھائے اور انہیں اس انداز میں لہر اتارا ہا جیسے قدیم دور کا کوئی رقص کر رہا ہو۔ کمرے میں روشنی تیزی سے مدد ہوتی چلی گئی۔ پھر کچھ دیر بعد جب کے اس نے ہاتھ نیچے کئے تو روشنی یکخت تیز ہو گئی اور القیس نے ایک طویل سانس لیا۔ پھر اس نے اپنا ایک ہاتھ اپنے سامنے چٹائی پر بنی ہوئی ایک خوفناک شکل پر زور سے مارا تو ایک دھما کا ہوا اور جہاں القیس نے ہاتھ مارا تھا وہاں سے سیاہ رنگ کا دھواں نکلا اور پھر یہ دھواں عورت کی شکل میں مجسم ہوتا چلا گیا۔ یہ ایک قدیم مصری عورت تھی۔ اس کے جسم پر بھی قدیم مصری لباس تھا۔

”عاکی حاضر ہے آقا“..... اس عورت نے اقیس کے سامنے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

”عاکی۔ میں نے کنیلا اور اسکے پورے قبیلے کے گرد اکار کا حصار کر دیا ہے۔ اس حصار میں سے صرف تم گزر سکتی ہو۔ اس لئے میں نے تمہیں بلا یا ہے کہ تم جا کر کنیلا کو بتا دو کہ جب تک اس کا مقابل آدم زاد عمران بلاک نہیں ہو جاتا وہ اکار سے باہر نہیں جا سکتا۔ کیونکہ بڑے شیطان نے مجھے کنیلا کی حفاظت کا حکم دیا ہے اور کنیلا کی حفاظت اکار سے زیادہ اچھی طرح اور کسی طرح نہیں ہو سکتی“..... اقیس نے کہا۔

”جو حکم آقا“..... اس عورت نے کہا اور اس کا جسم ایک بار پھر دھوئیں میں تبدیل ہو کر چٹائی پر بنی ہوئی اس شکل میں غائب ہو گیا۔ اقیس خاموش بیٹھا رہا۔ کچھ دیر بعد اس شکل میں سے ایک بار پھر دھواں لکلا اور ایک بار پھر مصری عورت عاکی اس کے سامنے موجود تھی۔

”آپ کا پیغام پہنچا دیا ہے میں نے آقا اور کنیلا نے آپ کا شکر یہ ادا کیا ہے لیکن اس نے پوچھا کہ اسے کب تک اس حصار میں رہنا پڑے گا“..... عاکی نے کہا۔

”جب تک یہ عمران ختم نہیں ہو جاتا“..... اقیس نے کہا۔

”ٹھیک ہے آقا۔ اب میں جاؤں“..... عاکی نے کہا۔

”ہاں۔ اب تم جاسکتی ہو“..... اقیس نے کہا اور عاکی کا جسم دوبارہ دھوئیں میں تبدیل ہوا اور پھر چٹائی کی اس شکل میں غائب ہو گیا تو اقیس نے دونوں ہاتھوں سے تالی بجائی۔ دوسرے لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور اس کا ملازم کیناس اندر داخل ہوا اور اقیس کے سامنے سر جھکا کھڑا ہو گیا۔

”کیناس۔ آج سے ہم مصر کے دارالحکومت میں اپنی رہائش گاہ پر رہیں گے اور ہو سکتا ہے کہ ہمیں وہاں طویل عرصہ تک رہنا پڑے اس لئے تم تیاری کرو“..... اقیس نے کہا۔

”حکم کی تعییل ہو گی آقا“..... کیناس نے کہا اور مڑکر کمرے سے باہر چلا گیا۔

☆☆☆

عمران نے اپنی کار بڑے پل سے پہلے آنے والی کچی آبادی کے قریب لے جا کر روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ کچی آبادی کی طرف بڑھ گیا جس کے گرد چھوٹی چھوٹی دکانیں تھیں۔

”موتیوں والی مسجد کہاں ہے“..... عمران نے ایک بوڑھے آدمی سے پوچھا جو چھوٹی سی پرچوں کی دکان پر بیٹھا ہوا تھا۔ ”ساتھ والی گلی میں چلے جائیں۔ آگے جا کر یہ گلی بائیں طرف گھوم جائے گی۔ وہاں مسجد ہے۔ لیکن آپ کو وہاں کیا کام ہے“..... بوڑھے نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔ کیونکہ عمران کی شخصیت کے ساتھ ساتھ اس کا لباس اور پھر سامنے کھڑی ہوئی کار بوڑھے نے دیکھ لی تھی۔ اس لئے شاید اس نے یہ بات پوچھی تھی۔

”وہاں امام مسجد ہیں بابا مولوی۔ میں نے ان سے ملتا ہے“..... عمران نے جواب دیا۔

”ان کا مکان بھی مسجد کے ساتھ ہے“..... بوڑھے نے کہا تو عمران نے انکا شکر یہ ادا کیا اور آگے بڑھ گیا۔ گلی انتہائی تک اور کچی تھی۔ درمیان میں گندے پانی کی نالی بہہ رہی تھی اور وویسے بھی گلی میں جگہ جگہ گندگی پڑی ہوئی تھی۔

”یہ حکومت کیا کر رہی ہے۔ لوگوں کو تو بیانیہ سہولتیں بھی میسر نہیں ہیں“..... عمران نے بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر وہ پچتا پچتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ گلی میں سے گزرنے والی بوڑھے اور جوان سب اسے حیرت بھری نظر دیں۔ لیکن عمران خاموشی سے آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر بائیں ہاتھ گھوم کر وہ واقعی ایک چھوٹی سی اور کچی بنی ہوئی مسجد تک پہنچ گیا۔

”یہاں بابا مولوی صاحب کا مکان ہے۔ مجھے ان سے ملتا ہے“..... عمران نے وہاں کھڑے ہوئے ایک آدمی سے کہا۔

”یہ سامنے ان کا دروازہ ہے۔ ٹھہریں۔ میں بلا تا ہوں انہیں“۔ اس آدمی نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے دروازہ کھلکھلایا۔

”کون“..... اندر سے ایک آواز سنائی دی۔ آواز نسوانی تھی۔

”بابا مولوی کو باہر بھجواؤ۔ کوئی بڑا صاحب ان سے ملنے آیا ہے“..... اس آدمی نے کہا تو چند لمحوں بعد ایک لمبے قد اور چھپریے جسم کا بوز حا باہر آگیا۔ اس سے جسم پر سادہ سالیاں تھا البتہ اس کے چہرے پر حیرت تھی۔ اس کی داڑھی تو کیا سر کے بال حتیٰ کہ ہنوسیں تک بھی سفید تھیں لیکن اس کا جسم مضبوط تھا اور چہرے سے بھی وہ زیادہ عمر کا نہ لگتا تھا۔ آنکھوں میں تیز چمک تھی۔

”جی صاحب“..... اس بوڑھے نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ <http://kitaabghar.com>

”السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ“..... عمران نے کہا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھادیا۔

”وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ“..... بوڑھے نے جواب دیا اور پھر اس نے پراعتماد انداز میں مصافحہ کیا۔

”میرا نام علی عمران ہے اور مجھے آپ کے پاس بابا محمد بخش نے بھیجا ہے۔ آپ سے چند باتیں کرنی ہیں“..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اچھا آئیے“..... بابا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ عمران کو ساتھ لے کر باہر ایک ہوٹل نما دکان پر آگیا۔ اس کے کہنے پر ہوٹل والے نے دلو ہے کی پرانی سی کریں ایک طرف کر کے رکھ دیں اور درمیان میں لو ہے کی ایک پرانی سی میز بھی رکھ دی۔ <http://kitaabghar.com>

”ترشیف رکھیں“..... بابا مولوی نے کہا اور عمران کے بیٹھنے پر وہ میز کی دوسری طرف بیٹھ گیا۔

”میں نے پل کی دوسری طرف واقع جنوں کی بستی کے سردار اختاش سے ملنا ہے اور مجھے بابا محمد بخش نے بتایا ہے کہ یہ ملاقات آپ کے ذریعے ہو سکتی ہے“..... عمران نے کہا تو بابا مولوی بے اختیار چوک پڑے۔ ان کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھرائے تھے۔

”آپ سردار اختاش کے بارے میں کیسے جانتے ہیں“..... بابا مولوی نے انتہائی حیرت بھرے لمبے میں کہا۔ اسی لمحے ہوٹل کے مالک نے چائے کی دو پیالیاں لا کر میز پر رکھ دیں۔ ساتھ ہی ایک پلیٹ میں تھی جس میں چار رس تھے۔ <http://kitaabghar.com> <http://kitaabghar.com>

”لیجئے۔ میں اس وقت تو یہی خدمت کر سکتا ہوں“..... بابا مولوی نے کہا۔

”آپ نے تکلف سے کام لیا ہے بابا صاحب۔ بہر حال شکریہ“۔

عمران نے کہا اور ایک رس اٹھا کر ساتھ ہی دوسرے ہاتھ سے چائے کی پیالی اٹھا۔ ایک رس بابا مولوی نے اٹھایا اور اسے چائے کی پیالی میں ڈبو کر کھانے لگا۔ <http://kitaabghar.com>

”سردار اختاش میری رہائش گاہ پر آئے تھے۔ انہیں سید چراغ شاہ صاحب نے بھیجا تھا لیکن میں ان کام کام کرنے سے چند خاص وجوہات کی بناء پر انکار کر دیا تھا لیکن اب میں ان ک کام کرنا چاہتا ہوں لیکن سید چراغ شاہ صاحب عمرے پر گئے ہوئے ہیں۔ بابا محمد بخش حکیم صاحب سے ملا اور انہوں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ آپ میری سردار اختاش سے اس بستی میں ملاقات کر دیں“..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ میں تو آپ کو کچھ اور سمجھ رہا تھا۔ آپ تو کچھ اور ہیں۔ آپ نے جو حوالہ دیئے ہیں اس کے بعد تو مجھے یہ کام کرنا پڑے گا لیکن سردار اختاش سے آپ کس روپ میں ملتے تھے“..... بابا مولوی نے کہا۔ <http://kitaabghar.com>

”انسانی روپ میں“..... عمران نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ لیکن اگر آپ چاہیں تو سردار اختاش کو یہاں بھی بلوایا جا سکتا ہے“..... بابا مولوی نے رس کھانے کے بعد پیالی میں موجود بقیہ چائے پیتے ہوئے کہا۔ عمران اس دوران چائے پی چکا تھا۔

”جی میں ان سے وہیں ان کی بستی میں ہی ملنا چاہتا ہوں“..... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آؤ چلیں“..... بابا مولوی نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران بھی کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے ہوٹل کا مالک آگیا۔

”میرے گھر کہہ دینا کہ میں تھوڑی دیر بعد واپس آ جاؤں گا“.....بابا مولوی نے ہوٹل والے سے کہا۔

”اچھا بابا صاحب“.....ہوٹل والے نے انتہائی مودبانہ لمحے میں کہا تو بابا مولوی نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک مژا ترا سانوٹ نکالا اور ہوٹل والے کی طرف بڑھا دیا۔

”اوہ نہیں بابا صاحب۔ کبھی کبھی تو آپ ہمیں خدمت کا موقع دیتے ہیں اور یہ آپ کے مہمان تو ہمارے بھی مہمان ہیں“.....ہوٹل والے نے مسکراتے ہوئے کہا اور برتن اٹھا کر واپس چلا گیا اور عمران ان لوگوں کا بے پناہ خلوص دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے جان بوجھ کر ہوٹل کے مالک کو عینہ کرنے کی کوشش نہ کی تھی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ایسا کرنے سے بابا مولوی صاحب ناراض ہو جائیں گے۔

<http://kitaabghar.com>

”آئیے جناب“.....بابا مولوی نے ہوٹل والے کو دعا میں دینے کے بعد عمران سے مخاطب ہوا کہا اور پھر چوک کی طرف مڑ گیا۔

”میری کار موجود ہے“.....عمران نے سامنے کھڑی ہوئی کار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”اسے سیہیں رہنے دیں۔ واپسی میں لے لینا۔ وہاں کار کھڑی اچھی نہ لگے گی اور ہم اور پل کی بجائے نیچے سے جائیں گے“.....بابا مولوی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ بڑے پل کے نیچے سے گزر کر جب دوسری طرف پہنچتا تو وہاں گندے پانی کا جو ہڑا اور طویل و عریض ویران علاقہ موجود تھا۔ جس میں سوائے جھاڑیوں اور جھاڑ جھنکار کے اور پچھنہ تھا۔

”آئیے“.....بابا مولوی نے کہا اور اس گندے جو ہڑ کے کنارے سے گزرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ عمران ان کے پیچے چل رہا تھا۔ پھر جیسے ہی وہ جو ہڑ کی دوسری طرف پہنچا اچانک عمران کا پیر کسی جھاڑی کی جڑ میں اٹک گیا اور عمران کے جسم نے ہلاکا سا جھٹکا لیا لیکن عمران گرنے سے نج گیا۔ اس نے اپنا پیر جھاڑی کی جڑ سے علیحدہ کر کے جیسے ہی سراٹھایا وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ کیونکہ وہ ایک آبادی کے سرے پر موجود تھا۔ آبادی عام انسانوں کی تھی۔ ولیکی ہی گلیاں۔ ولیے ہی کچے کچے اور پچھوٹے بڑے مکانات۔ وہاں عورتیں بھی تھیں۔ نیچے بھی۔ جوان بھی اور بڑھے بھی۔ لیکن وہ سب عام انسان تھے۔

”آ جاؤ۔ آ جاؤ“.....بابا مولوی نے مژکر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو عمران بے اختیار مژکر دیکھا تو گندے پانی کا جو ہڑ دیسے موجود تھا لیکن وہ ویرانہ جہاں جھاڑیوں اور جھاڑ جھنکار کے علاوہ اور کچھ نظر نہ آ رہا تھا وہاں اب ایک گنجان آبادی نظر آ رہی تھی۔ عمران نے مژکر بڑے پل کی طرف دیکھا تو پل بھی موجود تھا اور پل پر سے ٹریک بھی اسی طرح گزر رہی تھی۔

”آ جاؤ بھی۔“.....بابا مولوی نے ایک بار پھر مژکر دیکھا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر آگے بڑھنے لگا۔ وہاں موجود لوگ بابا مولوی کو بڑے مودبانہ انداز میں سلام کر رہے تھے اور بابا مولوی سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے جبکہ عمران کی طرف کوئی متوجہ نہ تھا۔ پھر مولوی بابا ایک کافی بڑے اور پختہ مکان کے سامنے جا کر گئے۔

”سردار اخشاش۔ سردار اخشاش“.....مولوی بابا نے دروازے پر کھڑے ہو کر آواز دی تو دروازہ کھلا اور ایک او ہیز عمر آدمی باہر آ گیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب آپ کے ساتھ ہیں۔ میں دروازہ کھوتا ہوں“.....آنے والے نے کہا اور تیزی سے مژکر واپس اندر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد ساتھ والا دروازہ کھلا اور دروازے میں وہی او ہیز عمر آدمی موجود تھا۔

”آئیے۔ اس نے کہا اور مولوی بابا عمران کو ساتھ لے کر اس کرے میں داخل ہو گئے۔ یہاں میز اور کرسیاں بھی موجود تھیں اور ایک سائیڈ پر ایک پنگ بھی رکھا ہوا تھا۔ دیواروں پر مذہبی طغیرے بھی موجود تھے۔

”بیٹھیں صاحب“.....مولوی بابا نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لیتے ہوئے بیٹھ گیا۔

”کیا یہی سردار اخشاش تھے۔ لیکن میرے پاس جو آئے تھے وہ تو اور شکل میں تھے“.....عمران نے کہا۔

”یہ سردار اخشاش کے بیٹھ ہیں“.....مولوی بابا نے کہا تو عمران اور زیادہ حیران ہو گیا۔

”لیکن ان کے بیٹے نے مجھے کیسے پہچان لیا۔ وہ تو مجھے پہلی بار دیکھ رہے تھے“..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”صاحب۔ یہ جنوں کی بستی ہے اور جان انسانوں کی نسبت حالات سے زیادہ واقف ہوتے ہیں“..... مولوی بابا نے کہا۔

”لیکن یہاں جو عورتیں، بوڑھے، مرد اور بچے نظر آرہے ہیں وہ تو بالکل انسانوں جیسے ہیں۔ کسی طرح بھی جن نہیں لگ رہے۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

کتاب کفر کی پیشکش

”جب اس بستی کو کسی انسان پر ظاہر کیا جاتا ہے تو پھر یہاں سب انسان ہی نظر آتے ہیں“..... مولوی بابا نے کہا۔

<http://kitaabghar.com> ”آپ نے اسے ظاہر کیا ہے مجھ پر۔ کس طرح۔ کیا کوئی خاص عمل ہے“..... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

”یہ خدائی راز ہیں صاحب۔ آپ کی سمجھ میں نہیں آسکیں گے۔

بہر حال اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ سعادت بخشی ہے کہ میں انسانوں کے ساتھ ساتھ یہاں کے جنوں کو بھی ذاتی طور پر جانتا ہوں اس لئے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر خاص رحمت کی ہوئی ہے“..... مولوی بابا نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”کسیا حقیقت میں پوری بستی اسی طرح ہے جس طرح ہمیں نظر آ رہی ہے یا اس کی کوئی اور شکل ہے“..... عمران نے چند لمحوں خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

<http://kitaabghar.com>

<http://kitaabghar.com>

”نہیں۔ ایسی نہیں ہوتی۔ تم انسان ہو اس لئے تمہیں یہ انسانوں جیسی بستی ہی نظر آ رہی ہے“..... مولوی بابا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ان جنوں کی شکل کیسی ہوتی ہے“..... عمران نے پوچھا تو مولوی بابا بے اختیار پس پڑے۔

”اصل شکل میں یہ انسانوں کو نظر ہی نہیں آ سکتے۔ اس لئے کچھ پوچھنا اور بتانا ہی بے کار ہے“..... مولوی بابا نے جواب دیا۔

”اوہ۔ پھر تو مستلد بن جائے گا۔ بہر حال ٹھیک ہے۔ سردار اخشاش آ جائیں پھر ان سے بات ہو گی“..... عمران نے کہا۔ اسی لمحے اندر ورنی دروازہ کھلا اور سردار اخشاش اندر داخل ہوئے۔ وہ اسی شکل میں تھے جس میں عمران سے ملے تھے“..... عمران اور مولوی بابا دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

”اوہ۔ اوہ۔ تشریف رکھیں۔ یہ تو میری خوش نصیبی ہے کہ عمران صاحب اور مولوی بابا آپ میرے پاس تشریف لائے ہیں“..... سردار اخشاش نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

”مجھے اجازت ہے۔ میں نے واپس جانا ہے“..... اچانک مولوی بابا نے کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

”تشریف رکھیں۔ کچھ خدمت کا موقع تودیں“..... سردار اخشاش نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران بھی احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

”ارے نہیں۔ میں کوئی مہمان تو نہیں ہوں۔ خدا حافظ“..... مولوی بابا نے مسکراتے ہوئے کہا اور کمرے سے باہر نکل گئے۔

”تشریف رکھیں عمران صاحب“..... سردار اخشاش نے کہا اور پھر خود بھی وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے اندر ورنی دروازہ کھلا اور وہی آدمی جو پہلے باہر آیا تھا اور جسے مولوی بابا نے سردار اخشاش کا صاحبزادہ بتایا تھا اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں مشروب کی ایک بوتل تھی۔ اس نے مشروب عمران کے سامنے رکھا اور واپس چلا گیا۔

”لیجئے عمران صاحب۔ میرا بینا اسے آپ کے شہر سے ہی لے آیا ہے“..... سردار اخشاش نے کہا۔

”شکریہ“..... عمران نے کہا اور بوتل اٹھا لی اور پھر مشروب سپ کرنے لگا۔

کتاب کفر کی پیشکش

<http://kitaabghar.com>

”آپ مولوی بابا کے پاس کیسے پہنچ گئے۔ کیا یہ آپ کے پہلے سے واقف تھے“..... سردار اخشاش نے پوچھا۔

”آپ کو اخ خود معلوم نہیں ہو سکتا۔ میں نے تو سنائے کہ جنتات کو مستقبل کا حال بھی معلوم ہوتا ہے“..... عمران نے کہا تو سردار اخشاش بے اختیار پس پڑا۔

”ہم غیب کا علم نہیں رکھتے عمران صاحب۔ البتہ ہمارے چند مخصوص جن ایسے ہوتے ہیں جو عامل ہوتے ہیں۔ وہ مستقبل کے بارے میں

پیشگوئی کر دیتے ہیں لیکن ضروری نہیں ہوتا کہ یہ پیشگوئیاں سو فیصد حق ہوں۔..... سردار اخشاش نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر اس نے بابا محمد بخش سے ملنے اور وہاں سے مولوی بابا کے پاس آنے سے لے کر یہاں تک آنے کی ساری بات بتا دی۔

”سید چراغ شاہ صاحب عمرے پر گئے ہوئے ہیں۔ اس لئے مجھے اس واسطے سے آپ کے پاس آنا پڑا ہے۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں آپ کا کام کروں گا۔“..... عمران نے کہا۔

آپ کی بے حد محترمانی۔ ویسے سید چراغ صاحب کو جب میں نے آپ کا جواب پہنچایا تھا وہ بے اختیار مسکرا دیئے تھے اور انہوں نے مجھے کہا تھا کہ وہ خود ہی آکر کام کرنے کی حاوی بھرے گا۔ اس لئے میں مطمئن تھا۔ البتہ اس دوران ایک عجیب بات ہوئی ہے۔ وہ میں آپ کو بتا دوں کہ کنیلہ اور اس کا پورا قبیلہ شیطان ایک خاص قوت القیس کی پناہ میں چلے گئے ہیں اور القیس نے ان کے گرد کوئی قدیم مصری حصار قائم کر دیا ہے جسے نہ کوئی جن پار کر سکتا ہے اور نہ انسان۔..... سردار اخشاش نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”آپ کو کیسے معلوم ہوا۔“..... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

”مجھے خصوصی طور پر اس القیس کی طرف سے پیغام بھجوایا گیا ہے۔“..... سردار اخشاش نے کہا۔

”خصوصی طور پر پیغام۔ وہ کیوں۔“..... عمران نے مزید حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”میں نے یہ بات خاص طور پر معلوم کرائی ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ سے میری ملاقات کی اطلاع شیطان کو ہوئی تو وہ آپ سے خوفزدہ ہو گیا۔ اس نے اپنے کسی چیلے جن کو آپ کو ہلاک کرنے کا حکم دیا۔ اس جن جس کا نام موگ تھا اس نے آپ کواغوا کر کے کسی جگہ قید کر دیا لیکن آپ وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے۔ جس پر اس موگ کو حکم دیا گیا کہ وہ آپ کو ایک ماہ کے اندر ہلاک کر دے اور اس موگ نے آپ کے قید سے نکل جانے پر اپنے ایک چیلے کو خود ہی سزا دے کر فنا کرو دیا لیکن پھر وہ موگ آپ کو ہلاک کرنے کی بجائے ان لوگوں کے ہاتھے چڑھ گیا جنہیں فنا کی کہا جاتا ہے اور اس طرح موگ بھی فنا ہو گیا۔ اس سے وہ شیطان اور زیادہ خوفزدہ ہو گیا اور اس نے مصر کے ایک قدیم شہر میں رہنے والے اور خاص شیطانی طاقتوں کے مالک القیس کو یہ حکم دیا کہ وہ کنیلہ کی حفاظت کرے اور آپ کو ہلاک کر دے۔ یہ القیس انسان ہے لیکن بے پناہ شیطانی طاقتوں کا مالک ہے۔ خاص طور پر اس کے پاس قدیم مصری ساحرانہ اور شیطانی علوم ہیں۔ اس نے کنیلہ اور اس کے قبیلے کے گرد کوئی خاص حصار قائم کر دیا ہے جسے اکمار کہا جاتا ہے۔ اس کا مجھے پیغام دینے کا مقصد یہ تھا کہ میرے ذریعے یہ پیغام آپ تک پہنچ جائے اور آپ اس کے خلاف کام کریں اور اسے آپ کو ہلاک کرنے کا موقع مل جائے۔“..... سردار اخشاش نے کہا۔

”اس کنیلہ کو اگر فنا کر دیا جائے تو کیا آپ کا مسئلہ حل ہو جائے گا یا اس کے پورے قبیلے کو ہلاک کرنا پڑے گا۔“..... عمران نے پوچھا۔

”پورا قبیلہ تو فنا نہیں ہو سکتا اور نہ اس ضرورت ہے۔ کیونکہ خیر و شر دونوں ہی اس دنیا میں بہر حال موجود رہتے ہیں۔ کسی کو بھی مکمل طور پر ختم نہیں کیا جاسکتا لیکن کنیلہ خاص شیطانی ذہانت کا مالک ہے۔ اس کی وجہ سے شیطانی طاقت اس قدر بڑھ گئی ہے کہ اخنوخ قبیلے کے مرتد ہونے یا فنا ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس لئے اگر کنیلہ فنا ہو جائے تو تو اس کے بعد اس قبیلے میں ایسا اور کوئی نہیں ہے کہ جو کنیلہ جیسی شیطانی ذہانت کا مالک ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس کے جو خاص چیلے پورے قبیلے میں موجود ہیں وہ بھی خود بخود فنا ہو جائیں گے اور معاملات جو اس وقت خصوصی حیثیت اختیار کر گئے ہیں وہ عام سے ہو جائیں گے۔“..... سردار اخشاش نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ کنیلہ کو فنا کر دیا جائے تو آپ کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔“..... عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔“..... سردار اخشاش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ آدمی القیس کون ہے۔ اس کے بارے میں تفصیل۔“..... عمران نے پوچھا۔

”مجھے صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ یہ شخص شیطان کے انسانی شیطانی دائرے میں بہت بڑا عہدہ رکھتا ہے۔ اس کے پاس بے شمار شیطانی

طاقيتیں ہیں اور یہ شخص انتہائی خوفناک حد تک شاطراور ذہین ہے۔ اس لئے شيطان نے اسے آپ کو بلاک کرنے کا کام سونپا ہے اور اس کے ساتھ ہی اسے کٹنیلا کی حفاظت کا فريضہ بھی دیا گیا ہے۔ چنانچہ اس نے پہلے اقدم کے طور پر کٹنیلا اور اس کے قبیلے کے گرد کوئی حصار قائم کر دیا ہے اور خود وہ مصر کے دارالحکومت قاہرہ پہنچ گیا ہے۔ اب آگے کیا کرے گا اس کا مجھے علم نہیں ہے۔ البتہ یہ بات طے ہے کہ اب جب تک اس القیس کا خاتمہ نہیں ہوتا۔ کٹنیلا کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو سکتی۔..... سردار اخشاش نے جواب دیا۔

آپ اس سلسلے میں میری کیا مدد کر سکتے ہیں۔..... عمران نے کہا۔

”آپ کس قسم مدد چاہتے ہیں؟..... سردار اخشاش نے پوچھا۔

”جو بھی آپ کر سکیں ہتا کہ میں اسکے مطابق اپنالائج عمل بناسکوں۔..... عمران نے کہا۔

”میں صرف اتنا کر سکتا ہوں کہ آپ کو کچھو کے سرخی کے طور پر ایسی طاقت عارضی طور پر دے دوں کہ جس سے آپ انسان ہونے کے باوجود جنات کو دیکھ لیا کریں۔ باقی میں اس القیس یا شیطان کے خلاف آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔..... سردار اخشاش کہا۔

”ایسی طاقت تو الٹا مجھے پریشان کر دے گی۔ پھر تو مجھے ہر جگہ جنات نظر آنے لگ جائیں گے اور مجھے تو یہ معلوم بھی نہ ہو گا کہ کون میرا دشمن ہے اور کون میرا دوست اور میرے ساتھ ظاہر ہے میرے ساتھی بھی ہوں گے تو کچھ دکھائی نہ دے گا۔ نہیں سردار اخشاش۔ مجھے اسکی ضرورت نہیں ہے شاید اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کی نظروں سے جنات کو چھپا یا ہے۔ یہ انسانوں کے حق میں ہی بہتر ہے البتہ کٹنیلا اور اس کے قبیلے کے جنوں کو فنا کرنے کے لئے مجھے اور میرے ساتھیوں کا انہیں دیکھنا ضروری ہے۔ کیا آپ کوئی ایسا بندوبست کر سکتے ہیں کہ صرف کٹنیلا اور اس کے قبیلے کے جن ہی نظر آئیں؟..... عمران نے کہا۔

”یہ کام سید چراغ شاہ صاحب پری کر سکتے ہیں۔ وہ عمرے پر تشریف لے گئے ہیں۔ جب واپس آگئیں گے تو ان سے بات ہو سکتی ہے اور انہیں بہر حال کافی وقت لگ جائے گا۔ وہاں اگر ان کے خاص مرید بابا آغا آپ کی مدد کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ ٹھہریں۔ میں ابھی آتا ہوں۔..... سردار اخشاش نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ انٹھ کر کرے سے باہر چلا گیا۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس بار واقعی وہ ایسے حالات و واقعات میں شامل ہوا تھا کہ اس کی عقل ہی سرے سے کام نہیں کر رہی تھی۔ وہ اس طرح حیرت بھرے انداز میں اوہرا وہر دیکھ رہا تھا جیسے اسے ابھی تک یقین نہ آ رہا ہو کہ وہ واقعی کسی کرے میں ہے۔ اسے محبوس ہوتا تھا کہ وہ کوئی خواب دیکھ رہا ہے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور سردار اخشاش واپس آ کر کری پر بیٹھ گیا۔

”میں نے جا کر بابا آغا کی خدمت میں سلام پیش کیا ہے اور انہیں آپ کے متعلق اور اب تک ہونے والی ساری بات چیت کے متعلق بتایا ہے۔ انہوں نے حکم دیا ہے کہ سید چراغ شاہ صاحب کی واپسی کا انتظار کیا جائے اور اس دوران اگر آپ چاہیں تو اس القیس کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ القیس کی شیطانی طاقتؤں کی ڈھال مقدس آیت الکری ہے۔..... سردار اخشاش نے کہا۔

آپ اس دوران جا کر ان سے مل بھی آئے ہیں۔..... عمران نے انتہائی حیرت بھرے اور یقین نہ آنے والے لمحے میں کہا تو سردار اخشاش بے اختیار نہ پڑا۔

”جی ہاں۔ یہ ہمارے لئے معمولی بات ہے۔ فاصلے ہمارے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔..... سردار اخشاش نے کہا۔

”یہ بابا آغا صاحب کہاں رہتے ہیں؟..... عمران نے پوچھا۔

”یہیں دارالحکومت میں ہی رہتے ہیں۔ لیکن وہ کسی سے نہیں ملتے۔ سردار اخشاش نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ سید چراغ شاہ صاحب کی واپسی کا انتظار کیا جائے۔ پھر مجھے اجازت۔ لیکن بابا مولوی صاحب تو چلے گئے۔ اب مجھے آپ کی بستی سے باہر کون چھوڑ آئے گا؟..... عمران نے کہا۔

”آئیے۔ میں چھوڑ دیتا ہوں“..... سردار اخشاش نے کہا۔

”مجھے اگر آپ سے فوری ملنا ہو تو کیا کروں۔ یہ بابا مولوی صاحب کے ذریعے یہاں آنے اور ملنے والا سلسلہ تو طویل ہے“..... عمران نے کہا۔

”آپ جو ہڑکے قریب آ کر صرف میرے نام کی آواز دے دیا کریں۔ میں پہنچ جایا کروں گا“..... سردار اخشاش نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر سردار اخشاش عمران کو ساتھ لے کر اس بستی کے سرے پر واقع گندے پانی کے جو ہڑتک آیا۔

”یہاں سے ہماری بستی کی حدود ختم ہو جاتی ہے۔ اب آپ جاسکتے ہیں“..... سردار اخشاش نے کہا۔

”ویسے تو انسانوں کو خالی میدان لگتا ہے اور یہاں لوگ ظاہر ہے اسے خالی میدان سمجھ کر آتے جاتے رہتے ہوں گے۔ یہ کیسے ہوتا ہے۔ انہیں یہ مکان وغیرہ نہیں دکھائی دیتے“..... عمران نے اچانک ایک خیال کے تحت کہا۔

”نہیں۔ انسانوں کے لئے یہ خالی میدان ہی ہے۔ آپ چونکہ خصوصی طور پر آئے ہیں اس لئے آپ کو یہ بستی نظر آ رہی ہے۔ ورنہ آپ چاہے سارے میدان میں گھومتے پھرتے۔ آپ کہ یہ میدان ہی لگتا۔ یہ قدرتی راز ہے۔ اس نہ میں اسے سمجھا سکتا ہوں اور نہ آپ سمجھ سکتے ہیں“..... سردار اخشاش نے جواب دیا۔

<http://kitaabghar.com> <http://kitaabghar.com>

”آپ کے جن بھی تو انسانوں کی بستی میں آتے جاتے رہتے ہوں گے“..... عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ لیکن آپ انہیں پہچان نہیں سکتے۔ وہ انسانوں کی طرح ہی آپ کے اندر گھل مل کر آتے جاتے رہتے ہیں۔ آپ کے دینی مدارس میں دین کی تعلیم بھی حاصل کرتے ہیں۔ مسجدوں میں نمازیں بھی پڑھتے ہیں“..... سردار اخشاش نے جواب دیا۔

”کیا ان کی کوئی خاص پہچان ہے۔ جیسے آپ کی آنکھوں کی سرخی ہے“..... عمران نے کہا۔

”خصوصی طاقتوں کے علاوہ انہیں نہیں پہچانا جاسکتا۔ یہ سرخی والی نشانی بھی صرف سرداروں کے لئے ہوتی ہے۔ عام جنوں کے لئے نہیں“..... سردار اخشاش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیوں۔ ان کی آنکھوں کی پتلیاں انسانی پتلیوں کی طرح گول ہوتی ہیں“..... عمران نے چوک کر پوچھا۔

”جی نہیں۔ لیکن انسانی روپ میں آتے ہی وہ گول ہو جاتی ہیں۔ صرف سرداروں میں یہ خاصیت ہے کہ ان کی آنکھوں کی پتلی کسی صورت بھی گول نہیں ہو سکتیں“..... سردار اخشاش نے کہا۔

”اس کا تو مطلب ہے کہ ہمارے بازاروں، ہٹلوں اور سڑکوں پر نجانے انسانوں کے روپ میں کتنے جن پھرتے رہتے ہوں گے اور ہمیں معلوم ہی نہ ہوتا ہو گا“..... عمران نے کہا تو سردار اخشاش بے اختیار نہیں پڑا۔

”ہاں۔ ایسا ہی ہے لیکن وہ اس بات کے پابند ہیں کہ وہ زیادہ انسانی وقت کے مطابق چند گھنٹوں سے زیادہ اس روپ میں نہیں

رہ سکتے اور دوسرا بات یہ کہ وہ اس روپ میں کسی انسان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے“..... سردار اخشاش جواب دیا۔

”بھی شیت جن تو نقصان نہیں پہنچا سکتے ہوں گے۔ بھی شیت انسان تو نقصان پہنچا سکتے ہوں گے۔ انسان بھی تو لوگوں کو قتل کرتے ہیں۔ زخمی کرتے ہیں اور لڑتے بھرتے ہیں“..... عمران نے کہا۔

”جی نہیں۔ وہ ایسا بھی نہیں کر سکتے۔ اگر وہ ایسا سوچیں بھی تو ان کا یہ روپ خود بخود ختم ہو جاتا ہے“..... سردار اخشاش نے جواب دیا۔

”اور اگر انسان انہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کریں تب“..... عمران نے پوچھا۔

”انہیں انسان کی اس سوچ کا خود بخود علم ہو جاتا ہے اور وہ وہاں سے مل جاتے ہیں ورنہ جنتی قانون کے مطابق انہیں سخت سزا ملتی ہے“..... سردار اخشاش نے کہا۔

”آپ یقیناً میری باتوں سے بور ہو رہے ہوں گے لیکن چونکہ میرا واسطہ آپ کی دنیا سے پہلی بار پڑا ہے اس میں سوچتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ آپ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکوں۔ وہ آپ کے جناتی قانون کا ذکر کیا ہے۔ یہ کیا قانون ہوتا ہے کیا آپ جنات کے ہاں بھی پولیس، عدالتیں، جیلیں اور پھانسی گھاث ہوئے ہیں اور آپ خوارک کیسے حاصل کرتے ہیں۔ کار و بار کرتے ہیں یا نہیں۔ آپ کے ہاں شادیاں کیسے ہوتی ہیں؟“..... عمران نے کہا تو سردار اختاش ایک پار پھر پس پڑا۔

”وہ سب کچھ ہوتا ہے عمران صاحب۔ جوانانوں میں ہوتا ہے۔ لیکن قانون اور طریقہ کار علیحدہ ہے۔ اخنوخ قبیلے کے جن اسلامی شریعت کے پابند ہیں جبکہ دوسرے بالکل اسی طرح رہتے ہیں جس طرح غیر مسلم انسان رہتے ہیں۔ پورے کردہ ارض پر جنات کے لاکھوں قبیلے آباد ہیں۔ ان کی بڑی بڑی آبادیاں ہیں۔ بستیاں اور شہر ہیں“..... سردار اختاش نے کہا۔

”اوہ۔ میں تو یہی سمجھ تھا کہ اخنوخ قبیلے کے علاوہ صرف کشمیلا قبیلہ ہی ہے۔ آپ تو لاکھوں کہہ رہے ہیں؟“..... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”اخنوخ قبیلہ صرف پاکیشیاں تک محدود نہیں ہے جس طرح مسلمان پوری دنیا میں رہتے ہیں اسی طرح اخنوخ قبیلہ بھی پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے لیکن اس قبیلے کی سب سے زیادہ تعداد پاکیشیاں میں رہتی ہے۔ اس لئے جس طرح آپ اپنے آپ کو پاکیشیائی مسلمان کہتے ہیں اسی طرح ہم اپنے آپ کو پاکیشیائی اخنوخ کہتے ہیں۔ جہاں تک کشمیلا کا تعلق ہے تو یہ قبیلہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح یہودی ہوتے ہیں۔ یہ قبیلہ مسلمان جنات کو اپنا دشمن نمبر ایک سمجھتا ہے اور اس کی ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ وہ مسلمان جنات کو نقصان پہنچائیں یا انہیں غیر مسلم بنا دیں۔ اس سلسلے میں وہ ہر قسم کی کوششیں کرتے ہیں“..... سردار اختاش نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”مثلاً کس قسم کی کوششیں؟“..... عمران نے پوچھا۔

”یہ باتیں تو آپ کی سمجھ میں نہیں آسکیں گی کیونکہ آپ کی وہنی ساخت اور سوچنے کا انداز ہم سے مختلف ہے اس لئے معاف کیجئے گا۔ نہ میں آپ کو سمجھا سکتا ہوں اور نہ آپ سمجھ سکتے ہیں۔ بس اتنی بات سمجھ لیں کہ یہ کشمیلا پاکیشیائی جنات کو شدید ترین نقصان پہنچانے کے درپے ہے اور سردار کشمیلا جیسے سردار صدیوں بعد ہی سامنے آتے ہیں جو ایسا کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں اور اب یہ کشمیلا سردار ایسا ہی سردار سامنے آیا ہے اس لئے اس کو فنا کرنا ضروری ہے“..... سردار اختاش نے کہا۔

”جن انسانوں کو آپ فنا کی کہتے ہیں جنہوں نے موگ کوفنا کر دیا ہے وہ انہیں فنا نہیں کر سکتے“..... عمران نے کہا۔

”وہ ایک خاص حدود میں رہ کر کام کرتے ہیں۔ ان حدود سے باہر نہیں جا سکتے۔ اس لئے وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ موگ نے انسانی روپ دھارا اور وہ اس جگہ پہنچ گیا جہاں یہ لوگ موجود تھے اور پھر اس نے چونکہ انسانی روپ میں ایک انسان کو بلاک کرنے کی سازش کی تھی اس لئے جناتی قانون کے تحت وہ سزا کا مستوجب ہو گیا اور اسے فنا کرنے میں کامیاب ہو گئے“..... سردار اختاش نے کہا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

”ٹھیک ہے۔ اب اجازت۔ خدا حافظ“..... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ پھر وہ جو ہڑ کے قریب سے گزر کر جب دوسری طرف پہنچا تو اس نے مڑکر دیکھا اور وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اب وہاں کسی قسم کی کوئی آبادی نہ تھی۔ وہی میدان تھا جس میں جهاڑ جھنکا رہا اور جهاڑ یاں بھری ہوئی تھیں۔

”ناقابل یقین۔ یہ سب کچھ تو ناقابل یقین ہے“..... عمران نے ایک طویل سانس لیا اور اس کے ساتھ ہی وہ واپس مڑ گیا۔ ایک بار پھر وہ جو ہڑ کے کنارے سے گزر کر اس جگہ پہنچا جہاں وہ سردار اختاش کے ساتھ موجود رہا تھا لیکن وہاں کوئی نہ تھا۔ عمران آگے بڑھا پہلے پہل تو وہ اس انداز میں چلتا رہا جیسے وہ اب بھی اس آبادی کلی گلی میں گزر رہا ہو۔ لیکن پھر اس نے راستہ بدلتا ہوا۔ اس کے خیال کے مطابق اسے ایک مکان کی دیوار سے ٹکرانا چاہئے تھے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ وہ پورے میدان میں گھومتا پھرا لیکن نہ ہی کسی چیز سے ٹکرایا اور نہ ہی کوئی اس سے ٹکرایا۔ آخر کار وہ واپس مڑا اور

ایک بار پھر گندے جو ہڑ کے کنارے سے گزر کر وہ سڑک پر آگیا اور پیدل اس طرف کو بڑھنے لگا جدھراں کی کار موجود تھی لیکن اس کے ذہن پر ابھی تک سردار اختاش سے ہونے والی باتوں اور اس جناتی بستی کا تصور چھایا ہوا تھا۔ وہ چلتے ہوئے بڑے غور سے اردو گرد چلنے والے لوگوں کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے وہ ان میں سے جنات کو پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو لیکن وہ سب عام انسان تھے۔ آخر کار عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ان سب خیالات کو اپنے ذہن سے جھٹک دیا اور کار کا دروازہ کھول کر اس میں بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے داش منزل کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

کتاب گھر کی پیشکش

<http://kitaabghar.com> ☆☆☆ <http://kitaabghar.com>

سیاہ رنگ کی کار خاصی تیری رفتاری سے ویران علاقے میں دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیور گیٹ سیٹ ٹرکیناں تھا جبکہ کار کی عقبی سیٹ پر القیس بیٹھا ہوا تھا۔ اسکے جسم پر قدیم مصری پچاریوں جیسا لباس تھا۔ اس نے سر پر عجیب ساخت کی مخروطی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ کافی دریتک کا رسیدھی دوڑتی رہی۔ پھر اس نے ایک بڑے سے ٹیکے گرد چکر کا ٹانا اور کیناں نے کار ایک اوپنے ٹیلے کے قریب لے جا کر روک دی۔ یہاں دور دور تک ویران علاقہ پھیلا ہوا تھا اور سوائے اونچے اونچے ٹیلیوں کے اور کوئی چیز نہ تھی۔ نہ کوئی جہازی اور نہ کوئی درخت۔ البتہ علاقے کی زمین پتھر کی طرح سخت تھی۔ کیناں کا روک کر نیچے اتر اور اس نے کار کا عقبی دروازہ کھول دیا اور پھر ایک طرف ہٹ کر انتہائی مودبائے انداز میں کھڑا ہو گیا۔ عقبی سیٹ سے القیس نیچے اتر اتے۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہ اس ٹیلے کی طرف بڑھ گیا۔ جیسے ہی وہ ٹیلے کے قریب پہنچا اچانک ٹیلے کا ایک حصہ غائب ہو گیا۔ اب اندر ایک کافی بڑا غار نما کمرہ نظر آ رہا تھا۔ القیس اندر داخل ہوا تو ٹیلے کا وہ حصہ اس کے عقب میں بند ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اندر ورنی کرے میں روشنی پھیل گئی جو کمرے کی چھت سے چھمن چھمن کر آ رہی تھی۔ القیس اس غار نما کمرے کے شامی حصے کی طرف بڑھا تو ادھر سیر ہیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ القیس سیر ہیاں اترتا ہوا نیچے ایک کافی بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گیا۔ اس ہال نما کمرے میں بھی روشنی موجود تھی جو اسکی چھت سے چھمن چھمن کر آ رہی تھی۔ اس کمرے کی دیواروں پر عجیب و غریب اور انتہائی خوفناک قسم کی شکلیں اور سیاہ اور سرخ رنگ میں بنی ہوئی تھیں۔ درمیان میں دو کریاں موجود تھیں جو انتہائی قدیم ساخت کی تھیں۔ القیس ایک کری پر جا کر بیٹھ گیا۔ وہ جیسے ہی کری پر بیٹھا۔ دوسری کری پر یک نہت ایک اوپنے قد اور انتہائی کیم شیم جسم اور مکروہ شکل کا ایک آدمی بیٹھا نظر آنے لگ گیا۔ اس آدمی کے جسم پر سیاہ رنگ کا لباس تھا اور اس کے سر پر سیاہ رنگ کی پٹی بندھی ہوئی تھی جس کے درمیان میں سرخ رنگ کا ایک دائرہ بنا ہوا تھا۔ اس آدمی کا چہرہ آگ کے شعلے کی طرح سرخ تھا۔ اس کی آنکھوں میں انتہائی تیز سرخی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اسکی آنکھوں میں سرخ رنگ کے ہزاروں لمحے کے بلب جل رہے ہوں۔

”آپ کو یہاں آنے میں تکلیف اٹھانا پڑی سردار القیس۔ لیکن مجھے آپ سے ضروری باتیں کرنی تھیں“، اس کیم شیم آدمی نے گونجدار لمحہ میں کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش

اردو جاسوی ادب کے باقی اور باکمال مصنف ابن صفائی کے جاسوی دنیا (حمید / فریدی) سلسلے کا پہلا ناول۔ ایک ایسے مجرم کی

کہانی جو نہایت دیدہ دلیری سے جرائم کر رہا تھا اور پولیس اسکے آگے بے بس تھی۔ یہ ناول کتاب گھر پر دستیاب۔ جسے **ناول سیکشن** میں دیکھا جا سکتا ہے۔

”مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی سردار کشیلا۔ لیکن تم کیا باتیں کرنا چاہتے ہو؟..... القیس نے انتہائی سنجیدہ لبجے میں کہا۔

”سردار القیس۔ آپ نے میرے اور تھہارے قبیلے کے گرد جو حصار قائم کر دیا ہے ہم اس سے بے حد تنگ ہیں۔ ہمارے سارے کام یکنہ رک گئے ہیں اور ہماری کار کردگی ختم ہو کر رہ گئی ہے جس کا نقصان بہر حال ہمارے آقاشیطان کو ہی ہو گا۔ آپ اس حصار کو ختم کر دیں،“ کشیلا نے کہا۔

”یہ حصار میں نے تمہاری اور تمہارے قبیلے کی حفاظت کے لئے قائم کیا ہے۔ کیونکہ جناتی دائرے کے بڑے شیطان نے مجھے تمہاری حفاظت اور عمران کی ہلاکت کا کام سونپا ہے،“..... القیس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مجھے معلوم ہے لیکن کیا آپ کا خیال ہے کہ وہ انسان مجھے یا میرے قبیلے کو فتا کر سکتا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ کشیلا اس قدر طاقتور ہے کہ اسے کوئی شخص تو کیا کوئی جن بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اس لئے ہم اپنی حفاظت خود کر سکتے ہیں۔ جہاں تک اس انسان کی ہلاکت کا تعلق ہے تو میرا خیال تھا کہ میں اسے آسانی سے ہلاک کر دوں گا لیکن جب سے سردار موج فنا ہوا ہے میرا خیال بدل گیا ہے لیکن بہر حال یہ انسان چاہے روشنی کا کتنا بڑا نہایت نہیں کیوں نہ ہو۔ یہ نہ میرے قبیلے میں داخل ہو سکتا ہے اور شہی مجھے کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اس لئے آپ صرف اس کی ہلاکت کی طرف توجہ کریں۔ ہماری فکری چھوڑو ہیں،“..... کشیلا نے کہا۔

”آخر جناتی دائرے کے بڑے شیطان نے یہ ساری باتیں سوچ کر ہی مجھے حکم دیا ہو گا۔ اگر اس کے خیال کے مطابق ایسا نہیں ہو سکتا تھا تو پھر اسے کیا ضرورت تھی کہ وہ انسانی دائرے میں کسی عہد یادار کو یہ حکم دیتا،“..... القیس نے کہا۔

”میری بڑے شیطان سے بات ہوئی ہے۔ اس نے میری بات کی تائید کر دی ہے البتہ اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ جب تک آپ اس انسان کو ہلاک نہیں کر لیتے میں اپنی حدود سے باہر نہ جاؤں البتہ میرا قبیلہ جا سکتا ہے کیونکہ انہوں کے پھوا اور روشنی کی طاقتیں کاشانہ میری ذات ہے۔ میرا قبیلہ نہیں ہے،“..... کشیلا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اگر جناتی دائرے کا بڑا شیطان مجھے کہدے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں تو صرف اس کے حکم کی تعییل کر رہا ہوں ورنہ تو مجھے معلوم ہے کہ تم کس قدر طاقتور سردار ہو،“..... القیس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بکونا یہاں موجود ہے۔ میں نے اس وقت تک حاضر ہونے سے منع کر دیا تھا جب تک میں آپ سے بات نہ کر لیتا،“..... سردار کشیلا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ انداختا کر اسے ایک جھٹکے سے نیچے کیا تو کمرے میں یکنہت تیز بوچیل گئی اور پھر زمین سے دھواں سائل کا اور پھر یہ دھواں فضا میں ایک انتہائی خوفناک اور مکروہ چہرے کی شکل اختیار کر گیا۔

”بکونا شیطان کا پیغام لے کر آیا ہے عظیم القیس،“..... اس چہرے میں سے ایک چینی ہوئی آواز سنائی دی۔

”کیا پیغام ہے بکونا،“..... القیس نے بھاری لبجے میں کہا۔

”بڑے شیطان نے کہا کہ کہ عظیم القیس صرف انسان عمران کو ہلاک کرے۔ سردار کشیلا اپنی اور اپنے قبیلے کی حفاظت خود کرے گا،“..... اسی چینی ہوئی آواز نے کہا۔

”پیغام مل گیا۔ بڑے شیطان کے حکم کی تعییل ہو گی،“..... القیس نے کہا تو وہ چہرے ایک بار پھر دھوکیں میں تبدیل ہوا اور پھر زمین میں غائب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی کمرے میں موجود بوجھی ختم ہو گئی۔

”ٹھیک ہے سردار کشیلا۔ اب تم اور تمہارا قبیلہ آزاد ہے۔ اب مجھ سے تمہاری حفاظت کی ذمہ داری واپس لے لی گئی ہے۔ اس لئے اکار حصار میں ختم کر دیتا ہوں،“..... القیس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کیں اور اپنے دونوں ہاتھ سر سے اوپر انداختا کر اس نے انہیں اس طرح ہلانا شروع کر دیا جیسے کسی قدیم دور کا کوئی خاص رقص کر رہا ہو۔ چند لمحوں بعد اس نے ہاتھ واپس کریں کے بازوؤں پر رکھے اور آنکھیں کھول

دیں۔

”اکمار حصار ختم کر دیا گیا ہے سردار کنٹلیا“..... القیس نے کہا۔

”بہت شکر یہ سردار القیس۔ اب میں ذاتی طور پر آپ سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں“..... سردار کنٹلیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وہ کیا“..... القیس نے چونکہ کروچا۔

”اس عمران کے بارے میں جو کچھ میں نے معلوم کیا ہے اس کے مطابق اس کے گرد پاکیزگی اور روشنی کا حصار ہے اس لئے ہم جو شیطان کے پیروکار ہیں۔ اس پر نہ ہی قبضہ کر سکتے ہیں اور نہ ہی اس کو کوئی نقصان پہنچا سکتے ہیں اور آپ بھی بہر حال شیطان کے ہی پیروکار ہیں۔ پھر آپ اسے کیسے ہلاک کریں گے۔ آپ کے ذہن میں اس کے لئے کیا منصوبہ ہے؟“..... سردار کنٹلیا نے کہا۔

”سردار کنٹلیا۔ تم جن ہو جکہ میں انسان ہوں۔ تم وہ کچھ نہیں سوچ سکتے جو کچھ میں سوچ سکتا ہوں اس لئے نہ ہی میرا منصوبہ تمہاری سمجھ میں آئے گا اور نہ ہی میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں۔ مجھے جنتی دائرے کے بڑے شیطان نے ایک آدمی کو ہلاک کرنے کا حکم دے کر مجھ پر جو اعتماد کیا ہے مجھے اس پر فخر ہے اور یہ میرے لئے انتہائی معمولی کام ہے۔ میرے پاس ایسے ایسے منصوبے ہیں اور ایسی ایسی طاقتیں ہیں کہ میں چاہوں تو آنکھ کے اشارے سے پورے ملک کو تہہ والا کر کے رکھ دوں۔ ایک آدمی تو میرے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ میں تو صرف تمہاری طرف سے فکر مند تھا اور یہ فکر اب ختم ہو گئی ہے۔ اس لئے اب میں کھل کر آزادی سے کام کروں گا اور اب میں جا رہا ہوں“..... القیس نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر ہوا۔ اسی لمحے ساتھ واپسی کریں گے اور القیس سیرھیاں چڑھ کر اور پہنچا اور چند لمحوں بعد وہ اس ٹیلے سے باہر آگیا جہاں اس کی کار اور اس کا ڈرائیور کیناس موجود تھا۔ کیناس نے القیس کو آتے دیکھا تو کار کا عقبی دروازہ کھولا۔

”چلو کیناس واپس“..... القیس نے کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”جو حکم آقا“..... کیناس نے انتہائی موڈبانہ لمحے میں کہا اور ڈرائیور گیا۔ چند لمحوں بعد کار جس طرف سے آئی تھی اسی طرف انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی بڑھی چلی جا رہی تھی۔ تقریباً ایک گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد کار شہر میں داخل ہوئی اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک رہائش کالونی میں داخل ہو کر ایک بہت بڑی کوٹھی کے گیٹ پر جا کر رک گئی۔ کیناس نے مخصوص انداز میں ہارن دیا تو کوٹھی کا بڑا پھانک کھل گیا اور کیناس کار اندر عظیم الشان پورچ میں لے گیا۔ اس نے کار پورچ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے انتہائی موڈبانہ انداز میں کار کا عقبی دروازہ کھول دیا تو القیس نیچے اتر اور تیز تیز قدم اٹھاتا اندر ونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ گیا جو سنگ روم کے انداز میں سجا یا گیا تھا۔ اس کا فرنچیز بے حد قیمتی تھا۔ میز پر فون موجود تھا۔ القیس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”عاطس بول رہا ہوں“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت بلکہ انتہائی کرخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

”القیس بول رہا ہوں عاطس“..... القیس نے کہا۔

”اوہ۔ آپ۔ فرمائیے۔ کیا حکم ہے؟“..... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ نہ صرف زم بلکہ انتہائی موڈبانہ ہو گیا۔

”میری رہائش گاہ پر آ جاؤ۔ تم سے تفصیلی بات کرنی ہے“..... القیس نے کہا۔

”بہتر۔ میں حاضر ہو رہا ہوں“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور القیس نے رسیور رکھ دیا۔

”کیناس“..... القیس نے اوپنجی آواز میں کہا تو دوسرے لمحے کیناس اندر داخل ہو گیا۔

”حکم آقا“..... کیناس نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

”عاطس آرہا ہے اسے میرے کمرے تک پہنچا دینا“..... القیس نے کہا اور کیناس نے سر جھکا دیا اور پھر واپس چلا گیا۔ القیس نے آنکھیں بند کر لیں اور پھر جب اسے دروازے پر آہٹ سنائی دی تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ دوسرے لمحے کمرے میں ایک مقامی نوجوان داخل

ہوتا دکھائی دیا۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا۔ وہ انہائی ورزشی جسم کا نوجوان تھا۔

”آڈی عاطس۔ بیٹھو۔“..... القیس نے کہا تو عاطس ہاتھ سے سلام کر کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا لیکن اس کا انداز مود بانہ تھا۔

”پاکیشیا میں ایک آدمی کو ہلاک کرنا ہے لیکن وہ آدمی حد درجہ چالاک، عیار، ہوشیار اور سیکرٹ ایجنت ہے۔ آج تک بڑے بڑے سیکرٹ ایجنت اسے ہلاک نہیں کر سکے لیکن ہم نے یہ کام کرنا ہے۔“..... القیس نے بھاری لبجھ میں کہا تو عاطس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”سردار۔ آپ یہ بات کرو رہے ہیں۔ آپ کے سامنے کسی انسان کی کیا حیثیت ہے۔ آپ تو اسے ایک اشارے سے کچل سکتے ہیں۔“.....

<http://kitaabghar.com>

<http://kitaabghar.com>

عاطس نے حیرت بھرے لبجھ میں کہا۔
”ہا۔ میں ایسا کر سکتا ہوں لیکن اس آدمی کے پیچھے روشنی کی طاقتیں ہیں۔ اس لئے اسے شیطانی قوتوں کی مدد سے ہلاک نہیں کیا جا سکتا۔ میں اسے عام انسانی انداز میں ہلاک کرانا چاہتا ہوں۔ کیا تمہارے پاس پاکیشیا میں کوئی ایسا آدمی ہے جو یہ کام یقینی طور پر کر سکے؟“..... القیس کے کہا۔

”جی ہا۔ ایک نہیں سیکنڑوں آدمی ہیں اور پھر آپ چاہیں تو یہاں سے بھی آدمی بھجوائے جاسکتے ہیں۔ میں خود بھی جا سکتا ہوں اسے کسی بھی چاروں طرف سے گھیر کر ختم کیا جاسکتا ہے۔“..... عاطس نے جواب دیا۔

”جس طرح چاہو ختم کرو۔ مجھے اس کی ہلاکت چاہئے۔ لیکن یہ سن لو کہ میں ناکامی کا لفظ نہیں سنوں گا۔“..... القیس نے کہا۔

”ناکامی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا سردار۔ ایک آدمی تو کیا ایک ہزار آدمی بھی آپ کے حکم پر ہلاک کئے جاسکتے ہیں۔“..... عاطس نے جواب دیا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”تمہیک ہے۔ تمہیں کتنا وقت چاہئے؟“..... القیس نے کہا۔

”آپ جو وقت چاہئے دے دیں اور جس انداز میں چاہے حکم دے دیں۔ ہم نے بہر حال حکم کی تعییں ہی کرنی ہے۔“..... عاطس نے جواب دیا۔

”تم خود جاؤ۔ اپنے ساتھ آدمی لے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہاں پاکیشیا میں لا محلہ ایسے آدمی مل جائیں گے جو یہ کام آسانی سے کر لیں گے انہیں بھاری رقومات دو اور کام کراؤ۔ تم نے بہر حال صرف وہاں تصدیق کرنی ہے کہ کام ہو گیا ہے۔“..... القیس نے کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”حکم کی تعییں ہو گی،“..... عاطس نے جواب دیا۔

”میں تمہیں اس کام کے لئے ایک ہفتہ دے سکتا ہوں۔“..... القیس نے کہا۔

”بہت ہے سردار۔ یہ کام تو میں ایک ہفتے سے پہلے کروں گا لیکن اس آدمی کے بارے میں تفصیلات۔“..... عاطس نے کہا تو القیس نے اسے تفصیل بتا دی۔

”اب تم جاسکتے ہو۔“..... القیس نے تفصیل بتانے کے بعد کہا اور عاطس اٹھا۔ اس نے ہاتھ سے سلام کیا اور تیزی سے واپس مڑ گیا تو القیس بھی اٹھا اور اس کمرے سے نکل کر آگے اپنے مخصوص کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں بیٹھ کر وہ اپنی مخصوص طاقتیوں میں اضافہ کرنے کے لئے خصوصی عمل کیا کرتا تھا۔ وہ عاطس کو چونکہ اچھی طرح جانتا تھا اس نے اسے یقین تھا کہ عاطس کا میاب واپس آئے گا۔ اس لئے ایک لحاظ سے اس نے بڑے شیطان کے حکم کی تعییں کر دی تھی۔



عمران جیسے ہی دلش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیر و احتراماً انٹھ کھڑا ہوا۔

”آپ نے بڑے دنوں بعد چکر لگایا ہے جبکہ اس دوران آپ ایکریمیا کا بھی چکر لگا آئے ہیں“.....سلام دعا کے بعد بلیک زیر و نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تمہاری سب باتوں کا جواب اس وقت دوں گا جب تم مجھے سچ بتاؤ گے“.....عمران نے کری پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”سچ بتاؤں گا۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے اور وہ بھی آپ کے سامنے آپ کس بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں“.....بلیک زیر و نے انتہائی حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”تمہاری ذات کے بارے میں“.....عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میری ذات کے بارے میں۔ کیا مطلب“.....بلیک زیر و کی حالت حیرت کی شدت کی وجہ سے عجیب سی ہو رہی تھی وہ اب اسی نظر وں سے عمران کو دیکھنے لگا تھا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ اس کے سامنے بیٹھا ہوا عمران اصل ہے یا اس کے میک اپ میں کوئی اور ہے۔

”یہ کہ تم انسان ہو یا جن“.....عمران نے کہا تو بلیک زیر و بے اختیار کری سے اچھل پڑا۔
”انسان یا جن۔ کیا مطلب۔ کیا آپ کا ذہنی توازن تو“.....بلیک زیر و نے آنکھیں چھاڑتے ہوئے کہا۔ لیکن اس نے اپنا فقرہ مکمل نہ کیا۔ بے پناہ حیرت کے باوجود بہر حال اس کے ذہن میں احترام موجود تھا۔

”میرا ذہنی توازن درست ہے لیکن جو کچھ میں تمہیں بتاؤں گا اسے سننے کے بعد تمہارا ذہنی توازن شاید درست نہ رہے“.....عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ کوئی نیاز نہیں ہے۔ اگر یہ مذاق ہے عمران صاحب تو پھر بھی انتہائی سُگھیں مذاق ہے“.....بلیک زیر و نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”تمہارے پاس کسی کے ذہنی توازن کو ناپنے کا کوئی آہ ہے“.....عمران نے کہا۔

”آہ۔ نہیں آہ کیسے ہو سکتا ہے“.....بلیک زیر و پر ایک بار پھر حیرت کا دورہ پڑ گیا تھا۔

”پھر تمہیں کس طرح معلوم ہو گا کہ کسی کا ذہنی توازن درست ہے یا نہیں“.....عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”میں آپ کے لئے چائے بنالاتا ہوں“.....بلیک زیر و نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ اماں بی کا حکم ہے کہ چائے کم پیا کرو۔ اس لئے اب میں نے چائے کم کر دی ہے۔ البتہ کافی کے بارے میں منع نہیں کیا۔ اس لئے کافی بنا کر لاسکتے ہو“.....عمران نے کہا تو بلیک زیر و مسکراتا ہوا اٹھا اور پکن کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ موضوع بدلا چاہتا ہو۔ شاید اسکے خیال کے مطابق عمران اسے ستانے پر اتر آیا تھا۔ عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”انکو اری پلیز“.....رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

”سنرل لا بیری کا نمبر دیں“.....عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے شکریہ ادا کیا اور پھر کریڈل دبادیا۔
ٹون آنے پر اس نے پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”سنرل لا بیری“.....رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

”ماورائی علوم پر کتب کس سیکیشن کے تحت رکھی گئی ہیں“.....عمران نے پوچھا۔

”ایسا تو کوئی سیکیشن نہیں ہے جناب“.....دوسری طرف سے کہا گیا۔

”آپ کون بول رہے ہیں“..... عمران نے پوچھا۔

”میں اسٹنٹ لا بھریں بول رہا ہوں جناب“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”مجھے یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا آپ کی لا بھری میں جنات کے بارے میں کتابیں موجود ہیں یا نہیں“..... عمران نے کہا۔

”کس کے بارے میں جناب“..... دوسری طرف سے چونکے ہوئے لجھ میں پوچھا گیا۔

”جنات کے بارے میں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے بلیک زیر و کافی کی دو پیالیاں اٹھائے واپس آگیا۔ اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور پھر وہ اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا اور دوسری پیالی اس نے اپنے سامنے رکھی۔ چونکہ وہ عمران کا فقرہ سن چکا تھا۔ عمران جنات کے بارے میں بات کر رہا تھا اس لئے اس کے چہرے پر پر ایک بار پھر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”کس زبان میں جناب“..... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

”کسی بھی زبان میں ہوں“..... عمران نے کہا۔

”مجھے معلوم کرنا پڑے گا جناب۔ آپ دس منٹ بعد دوبارہ فون کر لیں یا اپنا نمبر دے دیں۔ میں خود فون کر کے آپ کو بتا دوں گا“۔
اسٹنٹ لا بھریں نے کہا۔

”میں فون کر لوں گا۔ شکریہ“..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”کیا آپ واقعی سنجیدہ ہیں“..... بلیک زیر نے حیرت بھرے لجھ میں کہا۔

”ہاں۔ اسی لئے تو میں نے تم سے پوچھا تھا کہ تمہارے پاس ڈنی توازن ناپنے کا کوئی آلہ ہے کیونکہ جو کچھ میں تمہیں بتاؤں گا اسے سننے کے بعد تم لا حالت میرے ڈنی توازن کے بگز نے کافی صلہ سنا دیتا ہے“..... عمران نے کافی کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

”لیکن آپ کو بیٹھے بٹھائے جنات سے کیا دلچسپی ہو گئی ہے اور کیوں پیدا ہو گئی ہے“..... بلیک زیر نے کہا۔

”شاید کہ جن عورتیں بے حد خوبصورت ہوتی ہیں اور انہائی خدمت گزار بھی ہوتی ہیں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیر و بے اختیار نفس پڑا۔

”ہوتی ہوں گی لیکن جن مردوں کے لئے ہوتی ہوں گی۔ ہم انسانوں کے لئے نہیں“..... بلیک زیر نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ تم نے میرے سوال کا جواب دے دیا کہ تم جن نہیں ہو۔ انسان ہو۔ شکر ہے ورنہ مجھے تو واقعی خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ کہیں تم جن ہی سے ہو“..... عمران نے کہا۔

”آپ کو کس لئے مجھ پر شک پڑ گیا تھا“..... بلیک زیر نے کہا۔

”کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ جنات انسانی روپ میں یہاں ہر جگہ موجود ہوتے ہیں۔ بازاروں میں، ہوٹلوں میں، مرکزوں پر۔ میں نے سوچا کہ کہیں داش منزل بھی نہ پہنچ گئے ہوں“..... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیر و بے اختیار نفس پڑا۔

”اچھا دلچسپ مذاق ہے“..... بلیک زیر نے ہنستے ہوئے کہا۔

”مذاق نہیں۔ یہ حقیقت ہے“..... عمران نے کہا تو بلیک زیر و چونک پڑا۔

”حقیقت کیسے ہو سکتی ہے۔ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ جنات مخلوق تو ہے لیکن وہ آبادیوں میں تو نہیں رہتے۔ ویرانوں وغیرہ میں رہتے ہوں گے“..... بلیک زیر نے کہا۔

”آبادی میں بھی رہتے ہیں اور ویرانوں میں بھی۔ میں ابھی ایک جن بستی سے ہو کر آیا ہوں“..... عمران نے کہا تو بلیک زیر و ایک بار پھر

اس طرح غور سے عمران کو دیکھنے لگا جیسے اسے ایک بار پھر شک پڑ گیا ہو کہ سامنے بیٹھا ہوا عمران کیا واقعی عمران ہی ہے۔

”تم مجھے جن نظروں سے دیکھ رہے ہو اس کا مطلب بھی میں سمجھتا ہوں لیکن جو کچھ میں بتا رہا ہوں وہ بھی حقیقت ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ آپ واقعی اب انتہائی دلچسپ مذاق کرنے لگ گئے ہیں“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”پھر وہی مذاق۔ نہیں بلیک زیرو۔ یہ مذاق نہیں ہے۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ درست ہے اور ابھی تو میں نے بہت کچھ کہنا ہے۔ تمہیں سفلی دنیا والا سلسہ تو یاد ہو گا تم اس وقت بھی اسی طرح حیران ہوئے تھے“..... عمران نے کہا۔

”میری سمجھ میں تو واقعی کچھ نہیں آ رہا۔ لیکن ہوا کیا ہے آپ بتائیں تو کہی“..... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے فلیٹ میں اچانک اختاش کی آمد سے لے کر یہاں داش منزل تک پہنچنے تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

”کیا واقعی آپ مذاق نہیں کر رہے“..... بلیک زیرو نے دانتوں سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”میں واقعی مذاق نہیں کر رہا۔ جو کچھ مجھ پر بیٹی ہے وہی کچھ بتا رہا ہوں۔ تمہیں یقین نہ آئے تو اختاش کی آمد کے بارے میں سلیمان سے پوچھ لو۔ اس کے علاوہ میں سلیمان کے ساتھ بابا محمد بخش کے پاس گیا تھا۔ اس کی تفصیل بھی تم اس سے پوچھ سکتے ہو۔ اسی طرح جوزف سے تم افریقہ کے سیاہ معبد میں قید ہونے اور پھر وہاں سے نکلنے کے بارے میں بھی معلومات کر سکتے ہو“..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھایا۔ عمران کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی اور پھر بلیک زیرو نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر لا ڈر کا ٹین پر لیں کر دیا۔

”رانا ہاؤس“..... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

”جوزف۔ میں ظاہر بول رہا ہوں۔ کیا تم واقعی عمران صاحب کے ساتھ انخواہ ہو کر افریقہ گئے تھے اور وہاں قید ہو گئے تھے“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”جی ہاں۔ یہ درست ہے“..... دوسرا طرف سے جوزف نے کہا تو بلیک زیرو نے رسیور کھدیا۔

”سلیمان کی بات دوسری ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ جوزف مجھ سے غلط بات نہیں کر سکتا۔ لیکن جو کچھ آپ نے بتایا ہے مجھے واقعی اس پر یقین نہیں آ رہا“..... بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”مجھے خود یقین نہ آ رہا تھا اور اس آباد کے بارے میں تو ابھی تک یقین نہیں آ رہا۔ لیکن بہر حال جو کچھ میں نے بتایا ہے وہ درست ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”حیرت انگلیز۔ انتہائی حیرت انگلیز۔ مجانتے اس دنیا میں کہاں کہاں کیا کیا ہو رہا ہے“..... بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ واقعی یہ دنیا حیرت انگلیز چیزوں سے بھری پڑی ہے۔ ہمیں بہر حال اس جناتی دنیا کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔ ہم مذہبی طور پر توجہات کے بارے میں جانتے ہیں لیکن عملی طور پر اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے حالانکہ یہ تخلوق ہمارے ساتھ ہی رہتی ہے اور انسان کی تخلیق سے پہلے کی اس کرہ ارض پر رہتی ہے“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”سنرل لا بیری ی“..... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی آواز سنائی دی۔

”اسٹنٹ لا بیری ان صاحب۔ وہ جنات کے بارے میں کتابوں کا پتہ چل گیا ہے“..... عمران نے کہا۔

”نہیں جناب۔ میں نے پوری کیٹلائگ چیک کر لی ہے لیکن اس موضوع پر کسی زبان میں بھی مکمل اور علیحدہ کتاب موجود نہیں ہے۔“..... اسٹنٹ لا بیری ان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ شکریہ“..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”میرا خیال ہے کہ آپ خود کتاب لکھیں اس موضوع پر“۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کون یقین کرے گا اس پر۔ ہر پڑھنے والا بھی سمجھے گا کہ لکھنے والے نے خیالی باتیں کی ہیں۔ ان کے پاس حقیقت پر کھنے کا تو کوئی ذریعہ نہ ہوگا“..... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”آپ کی بات درست ہے۔ مجھے اب بھی یہی محسوس ہو رہا ہے کہ آپ مذاق کر رہے ہیں اور ابھی آپ نہ پڑیں گے“..... بلیک زیرو نے کہا اور عمران واقعی فس پڑا۔

”مجھے واقعی یہ سوچ کر نہیں آ رہی ہے کہ اگر میں سر سلطان اور سردار کو یہ سب کچھ بتاؤں تو مجھے یقین ہے کہ وہ مجھے فوراً کی پاگل خانے میں زبردستی داخل کر دیں گے“..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

”پھر آپ نے کیا سوچا ہے۔ کیا آپ اس کشیلا کے خلاف کام کریں گے“..... بلیک زیرو نے ہستے ہوئے پوچھا۔

”ظاہر ہے کہ ناپڑے گا۔ پہلے انکار کیا تھا اس کا نتیجہ بھگت لیا ہے“..... عمران نے کہا۔

”لیکن یہ سوچ لیں کہ اس مشن کا چیک آپ کو اخたاش سے ہی لینا پڑے گا“..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وہ کیوں۔ مشن تو میں کروں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا اور چیک دوسروں سے لوں“..... عمران نے کہا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس کا یہ مشن کیسے ہو گیا“..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اخنوخ قبیلہ پاکیشیائی ہے اور پھر مسلمان ہے۔ کیا ہم پاکیشیا میں رہنے والے انسانوں کے لئے کام نہیں کرتے“..... عمران نے اس بار سمجھیدہ لمحہ میں کہا۔

”انسان تو پاکیشیائی شہری ہوتے ہیں۔ اب یہ جن تو ظاہر ہے شہری نہیں ہیں“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”کیوں نہیں ہیں۔ جو پاکیشیا میں رہتا ہے وہ پاکیشیا کا شہری ہے اور اس کی حفاظت ہمارا فرض ہے اور یہاں تو مسئلہ بہت اہم ہے۔ پاکیشیائی جنوں کو غیر مسلم بنائے جانے یا ہمیشہ کے لئے فنا کر دینے کی سازشیں کی جا رہی ہیں۔ اس لئے یہ تو براہ راست پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کیس ہے“..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار فس پڑا۔

”اس کیس میں کیا آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی شامل کریں گے“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”تم نے تو میری باتوں کو حقیقت تسلیم کر لیا ہے لیکن باقی ممبرز تو مجھے فوراً پاگل خانے پہنچادیں گے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہو سکتا ہے وہ آپ اور مجھ سے زیادہ جنات کے بارے میں جانتے ہوں۔ آخر وحاظی دنیا کے بارے میں بھی تو وہ ہم سے زیادہ جانتے ہوں کہ انہوں نے اس بزری فروش سے مل کر جولیا کو برآمد کر لیا تھا“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن ابھی تو میں فیصلہ تو کروں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے۔ سید چراغ شاہ صاحب کی واپسی میں تو ابھی کافی دیر ہے۔

اس لئے میں سوچ رہا ہوں کہ کیوں نہ اس دوران اس لقیس صاحب سے ہی دو دو ہاتھ ہو جائیں“..... عمران نے کہا۔

”ظاہر ہے۔ وہیں جانا پڑے گا“..... عمران نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی، فون کی گھنٹی نج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”ایکسٹو“..... عمران نے مخصوص لمحہ میں کہا۔

”سیلمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں یہاں“..... دوسری طرف سے سیلمان کی آواز سنائی دی۔

”کیا بات ہے سیلمان۔ خیریت“..... اس بار عمران نے اپنی اصل آواز میں کہا۔ ”ٹائیگر کا فون آیا تھا صاحب۔ اس کا کہنا ہے کہ اس نے

آپ سے انتہائی ضروری بات کرنی ہے۔ میں نے اسے کہہ دیا کہ میں آپ کو تلاش کر کے بتاتا ہوں،..... سلیمان نے کہا۔
”ٹھیک ہے۔ میں کر لیتا ہوں بات“..... عمران نے کہا اور رسیور کہ کراس نے ٹرانسمیٹر اپنی طرف کھسکایا اور تیزی سے اس پر ناٹیگر کی
خصوص فریکونسنسی ایڈ جسٹ کرنا شروع کر دی۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کا نگ اور“..... عمران نے فریکونسنسی ایڈ جسٹ کر کے ٹرانسمیٹر آن کرتے ہوئے کہا۔
”ٹائیگر سپلینگ بس۔ اور“..... چند لمحوں بعد ناٹیگر کی آواز سنائی دی۔

”تم نے سلیمان کو فون کیا تھا۔ کیا بات ہے۔ اور“..... عمران نے پوچھا۔

”باس۔ مصر سے یہاں ایک پارٹی آئی ہوئی ہے۔ وہ آپ کو بلاک کرانا چاہتی ہے۔ اس نے یہاں کے رجھد کلب کے مالک جیکی سے
سودا کیا ہے اور بہت بڑی اور بھاری رقم کا سودا ہوا ہے۔ جیکی کے آدمی اس وقت آپ کے فلیٹ کی نگرانی میں مصروف ہیں۔ اور“..... ناٹیگر نے کہا۔
”تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے۔ اور“..... عمران نے پوچھا۔

”میں کار میں آپ کے فلیٹ کے سامنے سے گزر رہا تھا کہ وہاں کچھ دیر کے لئے ٹرینیک کی ٹینک ایک ٹرال پھنس گیا تھا۔ پھر اچانک
میری نظر میں جیکی گروپ کے ایک آدمی پر پڑ گئیں جو آپ کے فلیٹ کی نگرانی کر رہا تھا۔ پھر میں نے خصوصی طور پر چیکنگ کی تو مجھے چار آدمی اور بھی نظر
آگئے۔ جس پر میں ریجنڈ کلب چلا گیا۔ وہاں میرا ایک آدمی موجود ہے۔ اس سے ہی معلومات ملی تھیں پھر میں نے فلیٹ پر فون کیا تھا۔
اور“..... ناٹیگر نے کہا۔

”وہ پارٹی کہاں ہے جو مصر سے آئی ہے۔ اور“..... عمران نے پوچھا۔

”وہ ریجنڈ کلب میں ہی تھری ہوئی ہے۔ اس کا نام عاطس معلوم ہوا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ مصر کا بہت بڑا گنجنکش ہے
اور“..... ناٹیگر نے کہا۔

<http://kitaabghar.com>

<http://kitaabghar.com>

کتاب گھر کا پیغام

کتاب گھر کی پیشکش

ادارہ کتاب گھر اردو زبان کی ترقی و ترویج، اردو مصنفوں کی موثر پہچان، اور اردو وقاریں کے لیے بہترین اور دلچسپ کتب
فرماہم کرنے کے لیے کام کر رہا ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں تو اس میں حصہ لیجئے۔ ہمیں آپ کی مدد کی ضرورت
ہے۔ کتاب گھر کو مدد دینے کے لیے آپ:

۱۔ کتاب گھر پر لگائے گئے اشتہارات کے ذریعے ہمارے سپانسرز کو وزٹ کریں۔ ایک دن میں آپ کی صرف ایک وزٹ

ہماری مدد کے لیے کافی ہے۔

<http://kitaabghar.com>

۲۔ اگر آپ کے پاس کسی اچھے ناول/کتاب کی کمپوزنگ (ان چیز فائل) موجود ہے تو اسے دوسروں سے شیئر کرنے کے لیے
کتاب گھر کو دیجئے۔

۳۔ کتاب گھر کا نام اپنے دوست احباب تک پہنچائیے۔

”کیا تم اس عاطس اور اس جیکی دنوں کو انغو اکر کے رانا تھا اس پہنچا سکتے ہو یا میں جوزف اور جوانا کو تمہارے پاس بھجواؤں۔ اور ان نے کہا۔

"آپ صرف جو انکو بچھوادیں۔ ایک کو وہ لے آگئے اور ایک کو میں لے آؤں گا۔ اور"..... نائیگر نے کہا۔

"تم اس وقت کہاں ہو۔"..... عمران نے پوچھا۔

”ریخند کلب سے ہی بات کر رہوں باس۔ اور“.....ٹائیگر نے جواب دیا۔

”اوکے۔ میں جوانا کو بھجو رہا ہوں۔ اور رائینڈ آل“..... عمران نے کہا اور ٹرانسپارٹ آف کر کے اس نے رسیوا ٹھالیا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”رانا ہاؤس“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

”عمران بول رہا ہوں جوزف۔ جو اتنا سے بات کراؤ“..... عمران نے کہا۔

”لیں پاس“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور علیحدہ میز پر رکھنے کی آوازنائی دی۔

”ہیلو۔ جوانا بول رہا ہوں ماسٹر“..... تھوڑی دیر بعد جوانا کی آواز سنائی دی۔

”جو انتم نے ریخت کلب دیکھا ہوا ہے“..... عمران نے کہا۔

”لیں ماستر“..... دوسری طرف سے جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم کار لے کر ریجنڈ کلب جاؤ۔ وہاں نائیگر موجود ہے۔ نائیگر نے مجھے ابھی بتایا ہے کہ مصر سے کوئی آدمی عاطس نام ریجنڈ کلب آیا ہے اور اس نے ریجنڈ کلب کے مالک جیکی سے میرے قتل کی بگنگ کی ہے۔ یہ آدمی وہیں ریجنڈ کلب میں پھرا ہوا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم نائیگر کے ساتھ مل کر اس جیکی اور مصری آدمی عاطس دونوں کو اغوا کر کے راننا ہوں لے آؤ۔“..... عمران نے کہا۔

”لیں ماستر“..... دوسری طرف سے جوانا نے جواب دیا۔

”رسیور جوزف کوڈو“..... عمران نے کہا۔

”لیں بس“..... جوزف کی آواز سنائی دی۔
”جوزف۔ جب نائیگر اور جوانا دنوں آدمیوں کو لے کر رانا ہاؤس پہنچ جائیں تو تم نے مجھے اطلاع دینی ہے خصوصی نمبروں پر۔“ عمران

<http://kitaabghar.com> <http://Kitaabghar.com> "یہ بار" دوسری طرف سے کھاگلی اور عین ان نے رسپورٹ کھدما۔

”آپ نے خصوصی نمبروں کا حوالہ شاید جوانا کی وجہ سے دیا ہے۔۔۔ بلکہ زیرِ نظر ہے۔۔۔“

”ہاں ہو سکتا ہے کہ جوانا ساتھی کھڑا ہو“..... عمران نے کہا۔

”وہ جو آپ کے فلیٹ کی نگرانی کر رہے ہیں ان کا کیا کرنا ہے؟“ بلیک زیر و نے کہا۔

”کرتے رہیں مگر انی۔ جیکی آجائے گا تو اس سے میں انہیں کال کرا کرو اپس بھجوادوں گا“..... عمران نے جواب دیا۔

<http://kitaabgar.com>

”ہاں۔ یہی بات تو میں اس سے معلوم کرنا چاہتا

نوج اسی اور عمران نے ہا کھ بڑھا لر سیور اٹھا لیا۔

”جوزف بول رہا ہوں۔ باس کو اطلاع کر دیں کہ ان کے مطلوبہ آدمی پہنچ چکے ہیں“..... جوزف نے کہا۔

”اوکے“..... عمران نے اسی طرح مخصوص لمحے میں ہی جواب دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جوانا فون کے قریب ہی ہو گا اس لئے جوزف نے براہ راست بات نہیں کی اور پھر عمران نے رسیور کھدیا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار رانا ہاؤس پہنچ چکی تھی۔ وہاں ٹائیگر بھی موجود تھا۔

”کوئی پر ابلم تو نہیں ہوئی انہیں لانے میں“..... عمران نے ٹائیگر سے پوچھا۔

”نہیں بس۔ اتفاق سے یہ دونوں ہی کلب کے نیچے دفتر میں اکٹھے ہی موجود تھے اس لئے میں جوانا کے ساتھ خفیہ راستے سے گیا اور ان دونوں کو گیس سے بے ہوش کر کے خاموشی سے عقیقی راستے ہی نکال لایا ہوں“..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

”کیا تم ان کے سامنے جاؤ گے“..... عمران نے ٹائیگر سے پوچھا۔

”اگر آپ اسے زندہ چھوڑنے کا فیصلہ کریں تو پھر میں ماسک میک اپ کروں“..... ٹائیگر نے کہا۔

”ابھی کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ بہر حال تم ماسک میک اپ کرو“..... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ بلیک روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہاں جوزف موجود تھا اور وہ دونوں بھی موجود تھے اور کرسیوں پر دونوں راڑز میں جکڑے بے ہوشی کے عالم میں موجود تھے۔ ان دونوں کی گرد نیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔ ان میں سے ایک جو ورزشی جسم کا نوجوان تھا وہ مصری تھی تھا جبکہ دوسرا مقامی تھا۔

”اس مقامی کو پہلے ہوش میں لے آؤ“..... عمران نے کہا تو جوانا نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ایک شیشی کا ڈھلن ہٹایا اور شیشی کا دہانا اس مقامی آدمی کی ناک سے لگا دیا۔ وہ شیشی شاید پہلے ہی الماری سے اٹھا چکا تھا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھلن بند کر دیا اور پھر پیچھے ہٹ آیا۔ اسی لمحے ٹائیگر ماسک میک اپ کر کے بلیک روم میں داخل ہوا۔

”بیٹھو“..... عمران نے کہا تو ٹائیگر عمران کے ساتھ واپسی کریں پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے جیکی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھنڈی چھائی رہی۔ پھر سور کی چمک ابھر آئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن ظاہر ہے راڑز میں جکڑا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسم سما کر رہی رہ گیا۔

یہ۔ یہ کیا ہے۔ میں کہا ہوں“..... جیکی نے حیرت بھرے لمحے میں کہا اور پھر اس کی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے عمران پر جنم گئیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”تم مجھے پہچانتے ہو جیکی“..... عمران نے اسکے چہرے پر ابھرنے والے حیرت کے تاثرات دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ تم علی عمران ہو۔ سترل انٹلی جنس کے پرمنڈٹ فیاض کے دوست۔ لیکن یہ میں کہا ہوں اور یہ تم نے مجھے کیا اس طرح جکڑا ہوا ہے“..... جیکی نے اس بارہنچلتے ہوئے لمحے میں کہا۔

”تم نے اس مصری گینکسٹر عاطس سے بھاری رقم لے کر میرے قتل کی بگنگ کی ہے اور تمہارے آدمی اس وقت میرے فلیٹ کی گمراہی کر رہے ہیں جبکہ تم مجھے جانتے ہو تو پھر یہ حرکت کیوں کی؟“..... عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

”نہیں۔ نہیں۔ یہ غلط ہے۔ میں نے ایسی کوئی کارروائی نہیں کی“..... جیکی نے کہا لیکن اس کے لمحے کا کھوکھلاپن نمایاں تھا۔

”یہ مصری جس کا نام عاطس ہے۔ یہ کون ہے اور تمہارا کب سے واقف ہے؟“..... عمران نے کہا۔

”کون عاطس۔ میں تو کسی کو نہیں جانتا“..... جیکی نے کہا۔

”سنوا۔ اگر تم اپنے آدمیوں کو واپس بھواد تو میں تمہیں معاف کر سکتا ہوں ورنہ تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی بھی توڑی جا سکتی ہے“..... عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

”کیا۔ کیا تم واقعی مجھے چھوڑ دو گے؟“..... جیکی نے پھکپاتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ کیونکہ ابھی تم نے کوئی جرم نہیں کیا۔ ابھی صرف جرم کی منصوبہ بندی ہوئی ہے“..... عمران نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ میں اپنے آدمیوں کو بھجوادیتا ہوں اور ساتھ ہی یہ وعدہ بھی کرتا ہوں کہ میں آئندہ تمہارے خلاف کوئی کام نہیں کروں گا۔“..... جیکی نے کہا۔

”کس طرح کال کرو گے اپنے آدمیوں کو“..... عمران نے پوچھا۔

”میں اپنے اسٹنٹ روڈنی کو کہہ دیتا ہوں۔ وہ انہیں بلوالے گا“..... جیکی نے کہا۔

”کیا نمبر ہے تمہارے اسٹنٹ کا“..... عمران نے پوچھا تو جیکی نے ایک نمبر تدا دیا۔ عمران نے میز پر پڑا ہوا کارڈ لیس فون پیس انھیا اور ساتھ ہی لاڈر کا بٹن بھی آن کر کے اس نے فون پیس جوانا کی طرف بڑھا دیا اور جوانا نے فون پیس جیکی کے کان سے لگا دیا۔

”لیں“..... ایک مردانہ وازنائی دی۔

”روڈنی۔ میں جیکی بول رہا ہوں“..... جیکی نے کہا۔

”اوہ۔ بآس۔ آپ اچانک کہاں چلے گئے ہیں۔ میں تو آپ کے بارے میں پریشان تھا“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”میں ایک ضروری کام کی وجہ سے چلا گیا تھا۔ سنو۔ عمران کے فلیٹ کی نگرانی کرنے والوں کو واپس بلوالو۔ میں نے یہ مشن پینسل کر دیا۔“..... جیکی نے کہا۔

”پینسل کر دیا ہے بآس۔ وہ کیوں بآس“..... دوسری طرف سے حیرت بھرے لبھے میں کہا گیا۔

”یہ بعد میں بتاؤں گا۔ میں نے جو کہا ہے وہ کرو“..... جیکی نے سرد لبھے میں کہا۔

”لیں بآس“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو جوانا نے فون پیس ہٹا کر اسے آف کر دیا اور پھر واپس میز پر رکھ دیا۔

”ہاں۔ اب بتاؤ کہ یہ عاطس کون ہے اور تمہارا کس طرح واقف ہے۔ کیا تم مصر آتے جاتے رہتے ہو“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ میرا بزرگ میں بھی ہے۔ مجھے وہاں جانا پڑتا ہے۔ یہ عاطس وہاں کا بہت بڑا گینٹسٹر ہے۔ اس کی تنظیم اسلخ اور شراب کی سماںگ میں مصر کی سب سے بڑی تنظیم ہے۔ یہ میرا کاروبار دوست ہے۔ اسے کسی نے تمہارے قتل کا مشن دیا تو میرے پاس آگیا“..... جیکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس نے کیا بتا ہے تمہیں کہ وہ مجھے کیوں قتل کرنا چاہتا ہے“..... عمران نے پوچھا۔

”میں نے پوچھا تھا۔ اس نے بتایا کہ مصر کی بہت بڑی شخصیت نے یہ مشن اسے دیا ہے۔ اس سے زیادہ نہ اس نے بتایا اور نہ ہی میں نے پوچھا البتہ اس نے کہا تھا کہ مشن ہر صورت میں کامیاب ہونا چاہئے۔ اس کے لئے چاہے مجھے سینکڑوں آدمیوں کو کیوں نہ ہلاک کرنا پڑے۔ چنانچہ میں نے فیصلہ کیا تھا کہ جیسے ہی تم فلیٹ پر جاؤ گے۔ میرے آدمی اس فلیٹ کو ہی میزائل گنوں سے اڑا دیں گے“..... جیکی نے کہا۔

”کیا تم نے یا تمہارے آدمیوں نے قصد یقین کی تھی کہ میں فلیٹ میں موجود ہوں یا نہیں“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ میں نے سنترل ائیلی جنس کے ایک انسپکٹر سے تمہارا فون نمبر لیا تھا اور پھر میں نے خود فون کیا۔ وہاں سے تمہارے باورچی سلیمان نے فون اشد کیا اور اس نے بتایا کہ تم وہاں موجود نہیں ہو“..... جیکی نے جواب دیا۔

”کس انسپکٹر نے نمبر دیا تھا تمہیں؟“..... عمران نے پوچھا۔

”انسپکٹر ارشد نے۔ وہ پرمنٹنڈنٹ فیاض کا خاص آدمی ہے“..... جیکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جوانا۔ اب عاطس کو ہوش میں لے آؤ۔ عمران نے کہا تو جوانا نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شیشی کا ڈھکن ہٹایا اور آگے بڑھ کر اس نے شیشی کا دہانہ عاطس کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی دریے بعد عاطس

نے بھی کرتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے تو اس کی آنکھوں میں دھندی چھائی رہ پھر شور کی چمک ابھر آئی اور اس نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راؤز میں جکڑا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسما کر ہی رہ گیا۔

”یہ۔ یہ میں کہاں ہوں۔ تم کون ہو؟“..... عاطس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گردن گھمائی تو ساتھ موجود جیکی کو دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑا۔

”سنوا عاطس۔ میرا نام علی عمران ہے۔ تم نے میرے قتل کے لئے جیکی کو سب کیا تھا نا؟“..... عمران نے کہا تو عاطس بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرائے تھے۔

”ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ جیکی نے غداری کی ہے۔“ اچانک عاطس نے غراتے ہوئے لجھ میں کہا۔

”اگر اس نے غداری ہوتی تو یہ خود بھی یہاں اس حالت میں موجود نہ ہوتا۔ بہر حال تم بتاؤ کہ کیا میرے قتل کے لئے تمہیں القیس نے کہا ہے؟“..... عمران نے کہا تو عاطس بے اختیار اچھل پڑا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”تم۔ تم القیس کو جانتے ہو؟“..... عاطس نے بری طرح گڑ بڑائے ہوئے لجھ میں کہا۔

”ہاں۔ میں جانتا ہوں۔ اس کا تعلق شیطان سے ہے۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”وہ تو بہت بڑی شخصیت ہے۔ لاکھوں سالوں سے زندہ ہے۔ اس کے پاس لاکھوں خوفناک طاقتیں ہیں۔ وہ تو ایک لمجھ میں پوری دنیا کو اپنے ایک اشارے پر زیر وزیر کر سکتا ہے۔ پورے مصر پر اس کا قبضہ ہے۔“..... عاطس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کے باوجود اس نے مجھے جیسے عام آدمی کے لئے تھا مری خدمات حاصل کی ہیں۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اس نے کہا تھا تمہاری پشت پر روشنی کی طاقتیں ہیں اور جس طرح تم نے مجھے پکڑا ہے اور جس طرح تم نے باتیں کی ہیں اس سے مجھے بھی اس کی بات پر یقین آگیا ہے۔ لیکن یہ بتا دوں کہ تم فتح نہیں سکو گے۔ تم کس کس کو پکڑو گے اور کس کس سے بچو گے اور ابھی تک تو اسے شاید میری گرفتاری کا علم نہیں ہوا اور نہ اب تک تو میں آزاد ہو چکا ہوتا۔“..... عاطس نے کہا۔

”کیا وہ خود بھی تمہارے ساتھ پا کیشیا آیا ہوا ہے؟“..... عمران نے اس کی بات سن کر چوٹکتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ اسے کہیں آنے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ وہیں مصر میں ہی بیٹھ کر سب کچھ کر سکتا ہے۔“..... عاطس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زور زور سے القیس کے نام کی آواز لگانا شروع کر دیں اور دوسرے لمجھے یکخت کڑا کے کی آواز سنائی دی اور اس کیسا تھا ہی راؤز خود بخود ٹوٹ گئے۔ جوانا اور نائنگر دنوں چھینتے ہوئے اچھل کر نیچے گرے جبکہ جوزف اس طرح ہوا میں ہاتھ پیر ملانے لگا جیسے کوئی قدیم قبائلی رقص کر رہا ہو۔ کمرے میں سرخ رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔ عمران کے جسم کو بھی ہلکا سا جھٹکا لگا لیکن دوسرے لمجھے کمرہ میں پھٹل کی ترزاہٹ اور جیکی اور عاطس کی چیزوں سے گونج اٹھا۔ یہ فائر گن عمران نے کی تھی اور پھر جیسے ہی عاطس اور جیکی ہلکا ہوئے کمرے میں موجود دھواں غائب ہو گیا اور جوزف کی حرکات رک گئیں جبکہ جوانا اور نائنگر بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ یہ سب کچھ صرف چند لمحوں میں ہی وقوع پذیر ہو گیا تھا۔ فائر گن عمران کی طرف سے کی گئی تھی کیونکہ جیسے ہی عاطس نے القیس کے نام کی آوازیں دینا شروع کی تھیں عمران نے بجلی کی سی تیزی سے چبے سے میں پھٹل نکال لیا تھا اور پھر جیسے ہی اس کے جسم کو جھٹکا لگا۔ اس نے فائر کھول دیا تھا۔

”باس۔ یہ سفید آنکھوں والے شیطان کی کارروائی کی تھی بآس۔ مجھے وہی ذا کمزشموی نے بتایا تھا کہ سفید آنکھوں والا شیطان جب حملہ کرتا ہے تو لوگوں کے دل خوف سے پھٹ جاتے ہیں اور آبادیاں دیران ہو جاتی ہیں۔“..... جوزف نے تیز تیز لجھ میں کہا۔

”ہاں۔ تمہارے ذا کمزشموی نے درست کہا ہو گا لیکن تم نے یہ عجیب و غریب رقص کیا شروع کر دیا تھا۔ چلو جوانا اور نائنگر پر تو اس شیطان کے حملے کا اثر ہو گیا اور وہ اچھل کر نیچے گر گئے اور چونکہ ان کے اعصاب مضبوط تھے اس لئے ان کے دل پھٹنے سے نیچے گئے لیکن تمہیں کیا ہوا

خدا۔ تم تو وچ ڈاکٹر شمولی کے پسندیدہ شہزادے ہو۔..... عمران نے انھ کر کھڑے ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”باس۔ اس سفید آنکھوں والے شیطان کی قوت کا توز کر رہا تھا۔ وچ ڈاکٹر شمولی اسی طرح اس کی طاقت کا توز کرتا تھا اور باس اگر میں یہ نہ کرتا تو جوانا اور نائنگر کے دل ضرور بچت جاتے اور باس۔ تمہارے دل پر بھی اثر ہو جاتا۔“..... جوزف نے بڑے اعتقاد بھرے لبھ میں جواب دیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”ماستر۔ کیا ہم پر جاؤ دیکھا گیا تھا۔ جوانا نے ہونٹ بھختے ہوئے کہا۔

”جادو نہیں۔ شیطانی طاقتوں سے حملہ کیا گیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا۔ اس نے ہمیں محفوظ رکھا۔“..... عمران نے کہا۔

”باس۔ یہ القیس کون ہے۔ کیا یہ بھی بلیک ورلڈ کے چیف البرٹ جیسا ہے۔“..... نائنگر نے کہا۔

”ہا۔ ویسا ہی سمجھو لو۔ پہلے ہمارا اوسطہ شیطانی نظام کی تین سطون سے پڑھ کا ہے اور اتفاق ہے کہ تینوں بارہم ہی اس گروپ میں شامل تھے۔ پہلے ہمارا اوسطہ زیر ولائری والے مشن میں فریٹکھائیں سے ہوا۔ اس کے بعد ہمارا اوسطہ بلیک ورلڈ والے مشن میں پروفیسر البرٹ سے پڑا اور پھر ہمارا اوسطہ شیطانی نظام کی سفلی سطح سے پڑا اور اب شیطانی نظام کی ایک اور سطح سے ہمارا اوسطہ پڑا ہے جو ان سب سے علیحدہ اور انوکھی سطح ہے۔ اسے تم جنتی سطح بھی کہہ سکتے ہو۔“..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”جنتی سطح۔ کیا مطلب باس۔“..... نائنگر نے انتہائی حیرت بھرے لبھ میں کہا۔ جوانا اور جوزف کے چہروں پر بھی جنتی سطح کا نام سن کر حیرت کا تاثرا بھرا آیا تھا۔

کتاب گھر کی پیشکش

کتاب گھر کی پیشکش

”جوزف اور جوانا۔ تم دونوں ان دونوں کو اٹھا کر بر قی بھٹی میں ڈال دو اور پھر بھٹی آن کر کے تم پاہر سنگ روم میں آجائو۔ میں نائنگر کے ساتھ وہاں ہو گا۔ اب چونکہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اس القیس اور اس سطح کے دوسرا شیطانوں سے بھر پور انداز میں نکلا�ا جائے اس لئے تمہیں اب تک ہونے والے تمام واقعات کی تفصیل بتانی ضروری ہے۔“..... عمران نے کہا اور پھر نائنگر کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے وہ پیروں دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کتاب گھر کی پیشکش

کتاب گھر کی پیشکش

<http://kitaabghar.com>

<http://kitaabghar.com>

کتاب گھر کی پیشکش

کتاب گھر کی پیشکش

ایج اقبال کے جاسوی کردار، میحر پر مود کا ایک اور کارنامہ۔ ملک کے خداروں سے دست و گریاں ہونے والے اور جان پر کھیل جانے والے وطن پرستوں کا احوال، جس میں فوجی ہی نہیں، عام شہری بھی شامل ہیں۔ **وطن پرست** کتاب گھر پر دستیاب۔

جے ناول سیشن میں دیکھا جا سکتا ہے۔

القیس ایک بڑے کمرے کے درمیان فرش پر بچھے ہوئے قالیں پر دوز انو بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی نظریں سامنے دیوار پر جبی ہوئی تھیں۔ دیوار کا رنگ سرخ تھا اور کمرے میں بھی سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ القیس کی نظریں اس دیوار پر اس طرح جبی ہوئی تھیں کہ وہ پلکیں بھی نہ جھپک رہا تھا۔ چند لمحوں بعد اس کمرے میں یکخت انتہائی تیز اور مکروہ پھیل گئی اور دیوار پر تیزی سے ایک نقش سا بھرنے لگا۔ چند لمحوں بعد سپاٹ دیوار پر ایک چہرہ نظر آ رہا تھا۔ انتہائی خوفناک اور مکروہ چہرہ۔ لیکن اس دونوں آنکھیں انڈے کی طرح سفید اور باہر کو ابھری ہوئی تھیں اور القیس یکخت اس چہرے کے سامنے جھک گیا۔

<http://kitaabghar.com> <http://kitaabghar.com> القیس ہمیں یقین تھا کہ تمہاری صلاحیتیں اور تمہاری طاقتیں ہمیں فائدہ دیں گی لیکن تم نے ایک عام سے آدمی کو ہمارے ڈمن کے مقابلے پر بھیج کر ہمیں بے حد مایوس کیا ہے۔۔۔۔۔ ایک چھتی ہوئی آواز سنائی دی۔ آواز کڑک دار اور انتہائی غصے کو ظاہر کر رہی تھی۔

”میں شرمند ہوں بڑے شیطان۔ میں نے خود اس لئے اپنی طاقتیوں سے کام نہ لیا تھا کہ مجھے بتایا گیا تھا کہ اس کی پشت پر روشنی کی بڑی طاقتیں ہیں۔۔۔۔۔ القیس نے انتہائی منٹ بھرے لجھے میں کہا۔

”تمہیں۔۔۔ یہ اطلاع تو درست میں ہے لیکن تمہارے پاس انتہائی خوفناک ترین طاقتیں ہیں۔ اسی طاقتیں جن کا مقابلہ روشنی کے عام نمائندے کرہی نہیں سکتے۔ تم انہیں استعمال کرو۔ اس کے ساتھ ہی اپنی عقل کو بھی استعمال کرو۔ مجھے اس شخص کی موت چاہئے ہر صورت میں۔ ورنہ تم چاہے دوسرے دائرے کے عہدیدار ہو لیکن میں چاہوں تو تمہیں ایک لمحے میں فنا کر سکتا ہوں۔ اب مجھے تمہاری ناکامی کے بارے میں اطلاع نہیں ملنی چاہئے۔۔۔۔۔ سفید آنکھوں والے شیطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ دیوار سے غائب ہو گیا تو القیس نے بے اختیار اطمینان بھرا طویل سانس لیا اور اپنے چہرے پر آنے والا پسینہ پوچھنے لگا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سفید آنکھوں والا شیطان اسے سزا بھی دے سکتا تھا کیونکہ شیطانی دائرے میں روشنی کے خلاف کام میں ناکامی کی سزا بہت بڑی ہوتی ہے۔ چند لمحوں بعد اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر ایک بار پھر سامنے دیوار پر پھونک مار دی۔ اس کے پھونک مارتے ہی دیوار پر ایک آدمی کی شکل ابھری۔ اس آدمی کا چہرہ تو کافی بڑا تھا لیکن اس کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی تھیں اور وہ اس طرح حلقوں میں گھوم رہی تھیں جیسے وہ بیک وقت چاروں طرف دیکھنے کی کوشش کر رہا ہو۔ دوسرے لمحے ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی دیوار پر کھٹی اور اس میں سے وہی چہرے والا اندر داخل ہوا۔ اس کا جسم دبلا پتلا تھا لیکن وہ انتہائی پھر تیلا تھا۔ وہ اندر داخل ہوتے ہی القیس کے سامنے جھک گیا۔

”چندال حاضر ہے آقا۔۔۔۔ آنے والے نے انتہائی خوشامانہ لجھے میں کہا۔ اس کی آواز بھی باریک تھی۔

”میں نے تو چندال چوکڑی بلائی تھی پھر تم اکیلے کیوں آئے ہو۔۔۔۔۔ القیس نے انتہائی غصیلے لجھے میں کہا۔

”چوکڑی شری مبارج کے کام میں مصروف تھی لیکن آپ کا بلا وابلتے ہی میں خود حاضر ہو گیا ہوں آقا۔۔۔۔ آنے والے نے اسی طرح خوشامانہ لجھے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم اکیلے ہی کافی ہو۔ سن جناتی دائرے کے ایک شیطان نے میرے ذمہ ایک کام لگایا ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے۔۔۔۔۔

القیس نے کہا۔

”ہاں آقا۔۔۔۔۔ اچھی طرح معلوم ہے۔ چندال چوکڑی سے کیا چھپا رہ سکتا ہے آقا۔۔۔۔۔ چندال نے جواب دیا۔

”میں پہلے اس پر حملہ کر کے ناکام ہو چکا ہوں لیکن اب میں ناکام نہیں ہونا چاہتا۔ اس لئے میں نے تمہیں بلا یا ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم جو پوری دنیا کو اپنی انگلیوں پر نچاتے رہتے ہو۔ تم ضرور مجھے کوئی اچھا سامورہ دو گے۔۔۔۔۔ القیس نے کہا۔

”آقا۔۔۔۔۔ چوکڑی خود تو کچھ نہیں کر سکتی۔ لیکن وہ ایسے حالات پیدا کر دیتی ہے جس سے شیطانی طاقتیں اپنا کام کر لیتی ہیں۔ اس عمران آدمی سے پہلے اسی دور میں پروفیسر البرٹ بلیک ولڈ کے دائرے کے سب سے بڑے شیطان کا نائب تھا۔ اس

کے پاس بے شمار شیطانی طاقتیں تھیں جو اس نے اس عمران کے خلاف یکے بعد دیگرے آزمائیں لیکن ایک بھی طاقت کا میاب نہ ہو سکی اور آخر کار اس عمران نے پروفیسر البرٹ کو ایک ایسے جال میں جکڑ لیا کہ پروفیسر البرٹ جو ناقابلِ تغیر تھا ختم ہو گیا اور آقا تمہارے پاس بھی ولیٰ ہی شیطانی طاقتیں ہیں لیکن عمران ان شیطانی طاقتیں کا توڑ بھی جانتا ہے اور ان شیطانی طاقتیں سے اس پر قبضہ بھی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے تم نے اس عاطس کو صحیح کر ٹھیک اقدام کیا تھا لیکن عاطس اس قابل ہی نہ تھا کہ وہ یہ کام کر سکتا۔ عمران کو جب پوری دنیا کے بڑے بڑے ایجنت ختم نہیں کر سکتے تو عاطس یا اس کے بدمعاش ساتھی اسے کیسے ختم کر سکتے تھے اور تم نے عاطس کو بچانے کے لئے اپنی شیطانی طاقتیں کو وہاں بھجوایا لیکن تم نے عاطس کو بچانے کے لئے اپنی شیطانی طاقتیں کو وہاں بھجوایا لیکن تم نے دیکھا کہ تمہاری شیطانی طاقتیں ناکام رہیں۔ یہ عمران باوضو تھا اس لئے صرف ایک معمولی سا جھنکا گا تھا اور تمہاری طاقت اس سے لکرا کر خود بخود فتا ہو گئی۔ اس کے ساتھی بھی بچ گئے اور خاص طور پر اس کے ساتھی جوزف نے افریقہ کا مشہور شیطانی توڑ رقص کر کے باقی طاقتیں کو بھی فتا کر دیا۔ اس لئے تمہارے ذہن میں کسی شیطانی طاقت کو استعمال کرنے کا کوئی خیال ہے تو اسے اپنے ذہن سے نکال دو۔ اس طرح تم بھی کامیاب نہیں ہو سکو گے۔..... چندوں نے جواب میں پوری تقریر کر دی۔

کتاب گھر کی پیشکش

”عمران کا نشانہ کنیلہ ہے۔ سردار کنیلہ تم نقلی کنیلہ کو سامنے لا کر اس عمران کا خاتمہ کر سکتے ہو۔“..... چندوں نے کہا۔
<http://kitaabghar.com>

”نقلی کنیلہ کو سامنے لا کر۔ کیا مطلب۔ محل کروضاحت سے بات کرو۔“ اقیس نے الجھے ہوئے الجھے میں کہا۔

”آقا۔ کنیلہ اور اس کا پورا قبیلہ شیطان کا پیروکار ہے۔ اس لئے کنیلہ اور اس کا قبیلہ اس عمران پر ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ ورنہ کنیلہ جس قدر طاقتور ہے یہ عمران تو کیا دنیا کا کوئی بھی انسان اسکے ہاتھوں بچ نہیں سکتا۔ لیکن اس عمران کی پشت پر بھی روشنی کی طاقتیں ہیں اور وہ خود بھی پا کیزی گی کے حصاء میں رہتا ہے اور اس کے ساتھ اس کی والدہ دعا میں بھی ہیں اور پھر اس کا کردار ایسا ہے شیطان یا اس کی کوئی ذریث اس پر حاوی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اس کا مقابلہ کنیلہ اور اس کے قبیلے کا کوئی جن نہیں کر سکتا اور کوئی روشنی کا نہ اسندہ جن قبیلے کا سردار جن کنیلہ کا ساتھ دینے اور اس عمران کے مقابلہ نہیں آئے گا لیکن اس دنیا میں جنوں کے ایسے بے شمار قبیلے موجود ہیں جو نہ شیطان کے پیروکار ہیں اور نہ مسلمان ہیں۔ اس لئے اگر تم ایسے کسی جن کو اپنے ساتھ شامل کر لو جو سردار کنیلہ کا روپ دھارے تو وہ اس عمران کا خاتمہ آسانی سے کر لے گا۔ اگر تم جنات کے خجالہ قبیلہ کے سردار جن خجالہ کو کسی طرح اپنے ساتھ شامل کر لو تو پھر تمہاری کامیابی یقینی ہو جائے گی۔ تم اس سردار خجالہ کو سردار کنیلہ کے روپ میں ختوں معبد میں پہنچا دو اور اسے سمجھا دینا کہ جب عمران اس کے سامنے آئے تو وہ خوفزدہ ہو جائے اور اس کی مخفی شروع کردے تاکہ عمران مطمئن ہو جائے پھر جیسے ہی وہ مطمئن ہو جالہ سردار اچانک اسے گلے سے پکڑ لے اور ایک لمحے میں اس کی گردن توڑ دے۔ خجالہ کے لئے یہ انتہائی آسان کام ہے اور چونکہ عمران کو یقین ہو گا کہ کنیلہ اشیطان کا پیروکار ہے اس لئے وہ کسی طرح بھی اس پر قابو نہ پاسکے گا۔ اس لئے وہ کنیلہ کی طرف مطمئن ہو گا اور خجالہ اچانک اس کی گردن توڑ دے گا۔ خجالہ کو نہ ہی روشنی کی طاقتیں ہلاک کر سکیں گی اور نہ عمران کی پا کیزی گی کا حصار اسے روک سکے گا اور عمران ہلاک ہو جائے گا لیکن خجالہ کو سمجھا دینا کہ اگر عمران کو معمولی سائیک پڑ گیا تو پھر خجالہ جن ہونے کے باوجود اس عمران کا مقابلہ نہ کر سکے گا۔ اس لئے وہ اچانک اور فوری کام دکھائے۔ اس طرح تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ گے آقا۔“..... چندوں نے کہا۔

”بہت خوب۔ تم واقعی چندوں ہو۔ لیکن تم نے ختوں معبد کا انتخاب کیوں کیا ہے۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے؟“..... اقیس نے کہا۔

”ہاں آقا۔ تمہیں تو بہر حال سب کچھ معلوم ہے۔ اس لئے تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ ختوں معبد ایسے بادشاہ کا ہنا یا ہوا ہے جو شیطان کا پیروکار نہیں تھا۔ اس لئے عمران وہاں پہنچ کر ہوشیار نہیں ہو گا۔ ورنہ اگر تم نے اسے کسی دوسرے معبد میں بھیج دیا تو پھر وہ وہاں داخل ہوتے ہی ہوشیار ہو جائے گا اور اس طرح وہ آسانی سے مارنے کھا سکے گا۔“ چندوں نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب تم جاسکتے ہو۔ اب میں سمجھ گیا ہوں کہ اس عمران کا خاتمہ کیسے ہو سکتا ہے۔“..... اقیس نے کہا تو چندوں نے سر جھکالایا

اور پھر انتہائی پھرتی سے پچھے ہٹ کر وہ دیوار میں غائب ہو گیا۔ چند لمحوں تک اس کا چہرہ دیوار پر نظر آتا رہا پھر غائب ہو گیا اور دیوار سپاٹ ہو گئی۔ القیس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھا اور پھر جیسے ہی اس نے اپنا ایک ہاتھ اٹھا کر ہوا میں جھٹکا دوسرے لمحے اس کے سامنے ایک آدمی خمودار ہو گیا۔ یہ چشمیں آدمی تھا اور اس کی آنکھوں میں تیز سرخی تھی۔

”کیا بات ہے القیس۔ تم نے مجھے بلا یا ہے“..... اس آدمی نے سخت لمحہ میں کہا۔

”سردار قہقر۔ تمہارا قبیلہ اور تم مسلمان ہو یا کسی اور مذہب سے تعلق رکھتے ہو“..... القیس نے پوچھا تو سامنے کھڑا سردار قہقر بے اختیار

<http://kitaabghar.com>

<http://kitaabghar.com>

چونکہ پڑا۔ ”کیا مطلب ہے القیس۔ تمہاری اور میری دوستی کو طویل عرصہ گزر گیا ہے لیکن تم نے آج سے پہلے بھی یہ سوال نہیں کیا۔ اسکی کیا کوئی خاص وجہ ہے“..... سردار قہقر نے حیرت بھرے لمحہ میں کہا۔

”ہاں۔ تم بتاؤ تو سہی“..... القیس نے کہا۔

”میں اور میرا قبیلہ نصرانی ہے“..... سردار قہقر نے جواب دیا تو القیس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”پھر تو تم میرا کام نہیں کر سکتے۔ بہر حال یہ بتاؤ کہ خجالت قبیلے کے بارے میں جانتے ہو“..... القیس نے کہا۔

”ہاں۔ اچھی طرح جانتا ہوں۔ یہ قبیلہ بھی ہمارے علاقے میں ہی آباد ہے اور وہ اس کا قبیلہ بے دین ہے لیکن تمہاری طرح شیطان کا پیروکار بہر حال نہیں ہے“..... سردار قہقر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا تم سردار خجالت کو میرے لئے ایک خاص کام کرنے پر آمادہ کر سکتے ہو“..... القیس نے کہا۔

”پہلے تم کام کی تفصیل بتاؤ“..... سردار قہقر نے کہا۔

”ایک انسان ہے۔ اس کا نام عمران ہے۔ وہ پاکیشیا کا رہنے والا ہے اور جنوں کا ایک مسلمان قبیلہ اخنوخ بھی پاکیشیا میں ہی آباد ہے۔ کیا تم اس کے بارے میں جانتے ہو“..... القیس نے پوچھا۔

”نہیں“..... سردار قہقر نے جواب دیا۔

”شیطان کا پیروکار ایک قبیلہ کنیلا ہے جو مصر کے صحرائیں آباد ہے۔ اس قبیلے کا سردار کنیلا ہے۔ اس کی کوششوں کی وجہ سے اخنوخ قبیلے کو شیطان کا پیروکار بنائے جانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور کنیلا اپنے مقصد میں کامیابی کے قریب پہنچ چکا تھا کہ اچانک سردار احتاش نے جو اخنوخ کی سچھوکا سر پیچ بھی ہے کنیلا کے خلاف سچھوکا اجلہس بلایا اور وہاں یہ طے ہوا کہ کنیلا کے خلاف روشنی کی طاقتلوں کی مدد حاصل کی جائے۔ چنانچہ سردار احتاش روشنی کی کسی طاقت کے پاس پہنچا۔ اس نے اسے پاکیشیا کے عمران کے پاس بھجوادیا جو خود بھی روشنی کی طاقت ہے اور اس کی پشت پر روشنی کی بڑی بڑی طاقتیں موجود ہیں۔ جو شیطان کے خلاف مسلسل کام کرتی رہتی ہیں۔ اب یہ عمران سردار کنیلا کو ہلاک کرنا چاہتا ہے اور تمہارے دائرے کے بڑے شیطان نے اس عمران کو ہلاک کرنے کا کام میرے ذمے لگایا ہے لیکن میرا تعلق بھی چونکہ شیطان کے ساتھ ہے اس لئے میں برادر راست اس پر ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ اس لئے میں نے اس عمران کو پھنسانے کے لئے ایک اور منصوبہ بنایا ہے“..... القیس نے کہا اور پھر اس نے چند دل کا بتایا ہوا منصوبہ دو ہر دیا۔

”سردار خجالت واقعی یہ کام آسانی سے کر لے گا۔ وہ انتہائی ہوشیار اور شاطر بھی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کا چونکہ نہ شیطان سے تعلق ہے اور نہ روشنی سے۔ پھر وہ ذاتی طور پر بھی انتہائی طاقتور ہے۔ اس لئے انسان چاہے کوئی بھی ہواں سے نہیں فتح سکتا۔ لیکن ایک بات بتاؤ کہ سردار خجالت کو اس سے کیا فائدہ ہو گا“..... سردار قہقر نے کہا۔

”مجھے نہیں معلوم کہ تم جن کس فائدے کی تلاش میں رہتے ہو۔ سنو۔ تم بتاؤ کہ اسے کیا فائدہ پہنچایا جا سکتا ہے“..... القیس نے کہا تو سردار

قہر بے اختیار نہس پڑا۔

”ہاں تم انسانوں کو واقعی اس بات کا علم نہیں کہ جن کو کس فائدے کی تلاش ہو سکتی ہے کیونکہ مال و دولت وغیرہ کی اسے ضرورت نہیں ہوتی تو پھر سنو۔ کسی بھی جن کی سب سے بڑی خواہش یہ ہوتی ہے کہ اس کا قبیلہ دوسرے قبیلوں سے بڑا اور طاقتور ہو اور خاص طور پر سردار جن کی تو یہی خواہش ہوتی ہے اور یہ کام اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ اس قبیلے کو ایسی جنیاں مل جائیں جو زیادہ سے زیادہ بچے پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں۔ ایسی جنی کو قوم جنات میں درپی کہا جاتا ہے“..... سردار قہر نے کہا۔

”درپی۔ یہ کس زبان کا لفظ ہے۔ تمہاری جناتی زبان تو میں جانتا ہوں۔ یہ اس زبان کا لفظ تو نہیں ہے۔ پھر اس کا کیا مطلب ہوا؟“..... القیس نے کہا۔

”براعظم ایشیا کی جنیاں زیادہ بچے پیدا کرتی ہیں اور وہاں جو سب سے زیادہ بچے پیدا کرے اس کی بے حد عزت کی جاتی ہے اس لئے وہ مغرب اور مشرق ہو جاتی ہیں اور براعظم ایشیا کی ایک زبان سُنکرت میں درپی مغرب اور مشرق کو کہتے ہیں اور یہ لفظ اس قدر مشہور ہو گیا کہ اب جناتی قبیلے میں ایسی جنی کو درپی کہا جاتا ہے اور ایسی جنی کی خاص نشانیاں ہوتی ہیں اس لئے پیدائش کے وقت ہی سب کو معلوم ہو جاتا ہے کہ پیدا ہونے والی جنی درپی ہے اور پھر اسکی علیحدہ اور خصوصی طور پر پروش کی جاتی ہے۔ اس لئے ہر قبیلے کے سردار کو درپیوں کے بارے میں علم ہوتا ہے۔ اگر تم ایک ہزار درپیوں کا سردار بخالہ کے قبیلے کے لئے اور ایک ہزار درپیوں کا قہر قبیلے کے لئے بندوبست کر سکتے ہو تو تمہارا کام ہو جائے گا“..... سردار قہر نے کہا۔
”کیا اتنی درپیاں قبیلوں میں ہوتی ہیں؟“..... القیس نے پوچھا۔

”قبیلے بہت بڑے اور وسیع ہوتے ہیں۔ وہاں ہزاروں کی تعداد میں درپیاں ہوتی ہیں“..... سردار قہر نے کہا۔

”کیا کنٹیلا قبیلے کی درپیاں تمہیں اور سردار بخالہ کو قبول ہوں گی؟“..... القیس نے کہا۔
”ہاں۔ ہم نے ان سے صرف بچے حاصل کرنے ہیں اور بس۔ اس لئے ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ان کا تعلق کس قبیلے سے ہے اور کس سے نہیں۔ تمہیں شاید معلوم نہیں ہے کہ جن قبیلوں میں اڑائیاں ہوتی ہیں ان درپیوں کی وجہ سے ہی ہوتی ہیں اور جب بھی کوئی جن قبیلہ کی دوسرے جن قبیلے کو ملکست دیتا ہے تو سب سے پہلے وہ اس قبیلے کی درپیوں پر قبضہ کرتا ہے“..... سردار قہر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں“..... القیس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ پڑھتا رہا۔ پھر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تیر گئی اور وہ آنکھیں بند کئے ساکت بیٹھا رہا جبکہ سردار قہر خاموش بیٹھا سے دیکھتا رہا۔ کافی دیر بعد القیس نے آنکھیں کھولیں۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

”میری کنٹیلا سے بات ہو گئی ہے۔ وہ دو ہزار درپیاں دینے کے لئے تیار ہے لیکن اس نے شرط لگائی ہے کہ وہ یہ درپیاں اپنے قبیلے سے نہیں دے گا بلکہ اپنی شیطانی طاقت کے زور سے کسی اور قبیلے سے لا کر دے گا“..... القیس نے کہا۔

”ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہمیں تو درپیاں چاہیں تاکہ ہمارے قبیلے وسیع اور طاقتور ہو جائیں“..... سردار قہر نے مرت بھرے لجھ میں کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ ایک ہزار درپیاں ملنا اس کے لئے بہت بڑی خوشخبری ہے۔

”جس قبیلے سے کنٹیلا درپیاں حاصل کر کے تمہیں دے گا۔ کیا وہ قبیلہ اپنی درپیوں کے لئے تم پر حملہ نہ کرے گا؟“..... القیس نے کہا۔

”نہیں۔ پوری دنیا کے جنات میں یہ قانون موجود ہے کہ درپی جس قبیلے کی سرحد میں داخل ہو جائے اس کی ہو جاتی اور درپی کو اس وقت تک کسی دوسرے قبیلے سے حاصل نہیں کیا جاسکتا جب تک وہ قبیلہ اپنی رضا مندی سے درپی نہ دے دے یا قبیلہ با قاعدہ جنگ کر کے اسے حاصل نہ کر لے اس لئے ایک درپی کے حصول کے لئے بعض اوقات قبیلے سینکڑوں سال تک لڑتے رہتے ہیں۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ سردار کنٹیلا درپیاں کسی خاص معاملے کے تحت ہی حاصل کرے گا“..... سردار قہر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جب سب سے زیادہ اہمیت درپی کی ہے تو پھر اس کے حصول کے لئے کیا معاہدہ ہو سکتا ہے۔۔۔ القیس نے حیرت بھرے لبجے میں کہا۔

”قبیلے کی حدود بھی اتنی ہی اہم ہوتی ہے جتنی درپیاں۔ اگر قبیلے کے پاس جگہ کم ہو تو وہ قبلہ کیسے طاقتور ہو سکتا ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ حدود میں وسعت کے معاہدے پر ہی درپیاں دی جائیں گی۔“ سردار قہقر نے کہا۔

”اوہ۔ ہا۔ اب بات سمجھ آگئی ہے۔ تھیک ہے۔ لیکن یہ کام اب کیسے ہو گا۔ تم سردار خجالہ سے بات تو کرو۔ وہ مانتا بھی ہے یا نہیں؟“۔۔۔

<http://kitaabghar.com>

<http://kitaabghar.com>

القیس نے کہا۔ ”میں ابھی کرتا ہوں۔“۔۔۔ سردار قہقر نے کہا اور اپنی جگہ سے غائب ہو گیا۔ القیس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ ویسے اسے یقین تھا کہ سردار قہقر نے کچھ سوچ کر ہی یہ شرط لگائی ہو گی۔ اس لئے وہ خود بھی سردار خجالہ کو رضا مند کر لے گا اور اسے یہ بھی یقین تھا کہ چند دل کی بتائی ہوئی اس ترکیب پر عمل کرنے سے واقعی یہ عمران ہلاک ہو سکتا ہے۔ اس لئے وہ ہر لحاظ سے مطمئن تھا کہ اس پاروہ کا میاب رہے گا۔

کتاب کفر کی پیشکش

☆☆☆

<http://kitaabghar.com>

<http://kitaabghar.com>

چارڑی جیٹ طیارہ اپنی پوری رفتار سے مصر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ طیارے میں عمران کے ساتھ ٹائیگر، جوزف اور جوانا موجود تھے۔ انہیں پاکیشیا سے فلائی کئے ہوئے ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی لیکن عمران طیارے کے ہوا میں بلند ہوتے ہی اپنے پسندیدہ شغل میں مصروف ہو گیا تھا اور وہ طیارے کی نشست سے سرٹکائے آنکھیں بند کئے سورہاتھا اور اس کے خرائی ایک خاص تسلسل سے جاری تھے۔ اس کے ساتھ والی سیٹ پر ٹائیگر بیٹھا ہوا ایک رسالہ پڑھنے میں مصروف تھا، ٹائیگر اور جوانا مسلسل انہی کے بارے میں ہی سوچ رہے تھے۔

”جوزف۔ کیا تم نے جنات دیکھے ہیں؟“۔۔۔ جوانا نے جوزف سے مقاطب ہو کر پوچھا۔

”نہیں۔“۔۔۔ جوزف نے بڑے سادہ سے لبجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو تمہیں اس بارے میں تجسس نہیں ہے میں تو مسلسل سوچ رہا ہوں کہ یہ مخلوق کیسی ہو گی۔ کس طرح رہتی ہو گی؟“۔۔۔ جوانا نے کہا۔

”جب وہ ہمیں نظر ہی نہیں آسکتے تو ہمیں کیا ضرورت ہے ان کے بارے میں سوچنے کی اور باس نے بتایا ہے کہ جب بھی وہ انسانوں کو نظر آئیں گے تو انسانوں کے روپ میں ہی نظر آئیں گے تو پھر ان کو دیکھنے کا تجسس کیما۔“۔۔۔ جوزف نے بڑے فلسفیاتہ لبجے میں کہا۔

”ماشر نے بتایا ہے کہ وہ ان کی بستی میں ہوا آئے ہیں اور ماشر نے جو تفصیل بتائی ہے وہ انتہائی حیرت انگیز ہے کہ جب ماشر وہاں گئے تو خالی میدان مکانات، گلیوں اور سڑکوں میں تبدیل ہو گیا اور جب ماشر واپس آئے تو وہ پھر خالی میدان بن گیا۔ پھر ماشر وہاں گھومتے رہے لیکن نہ کسی جن سے لکرائے اور نہ کوئی رکاوٹ ہوئی۔ یہ کسی قسم کی بستی ہو گی؟“۔۔۔ جوانا نے کہا۔

”ہو گئی کسی طرح کی۔ جن جانیں اور باس جائے۔“۔۔۔ جوزف نے عدم دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

”ویسے جوانا۔ باس کی یہ باتیں سن کر مجھے معلوم ہوا ہے کہ ہوائی قلعہ کے کہتے ہیں۔ اپسے ہی قلعے ہوتے ہوں گے کہ جیسے ہوا کے بنے ہوئے ہوں۔ جیسے یہ خلا کی آبادی ہوتی ہے۔“۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

”لیکن ماشر تو وہاں خود گیا تھا۔ وہاں کری پر بیٹھا۔ دروازہ بھی کھولا اور بند کیا گیا۔ ماشر نے ظاہر ہے ہاتھ بھی لگایا ہو گا اور مشروب بھی پیا۔ اگر یہ سب کچھ ہوائی قلعہ تو پھر یہ ٹھوس کیسے ہو گیا۔ ہوا ٹھوس کیسے ہو سکتی ہے؟“۔۔۔ جوانا نے کہا۔

”ہماری تمہاری زبان میں جنات اور بھوت پریت کو بھی ہوائی مخلوق کہا جاتا ہے اس لئے ان کی آبادی بھی ہوائی ہوتی ہو گی؟“۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

”ہم اس وقت جس چیز میں بیٹھے ہوئے ہیں یہ بھی ہوائی ہے۔ اب بتاؤ یہ ٹھوس ہے یا نہیں“..... عمران نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

”اسے تو ہوائی جہاز کہا جاتا ہے یعنی ہوا میں اڑنے والا جہاز۔“ نائیگر نے جواب دیا۔

”جہاز فارسی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا اصل مطلب بڑا اور وسیع ہوتا ہے۔ ویسے جہاز کا ایک مطلب سامان سفر بھی ہوتا ہے اس لئے بڑے اور وسیع سامان سفر کو جہاز کہا جائے گا۔ اونٹ بھی عام جانوروں سے بڑا ہوتا ہے اس لئے اسے بھی صحراء کا جہاز کہا جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہوائی قلعہ بھی دراصل بڑے جہاز کو ہی کہا جاتا ہو جس میں سفر محفوظ ہو جس طرح آدمی قلعے میں بیٹھ کر دشمن سے محفوظ ہو جاتا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”لیکن پھر جنات کو ہوائی مخلوق کیوں کہا جاتا ہے؟“..... نائیگر نے کہا۔

”اس لئے کہ ان کے لئے فاصلہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ وہ پک جھپکنے میں جہاں چاہیں پہنچ جاتے ہیں۔ اس لئے شاید انہیں ہوائی مخلوق کہا جاتا ہو گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انسانوں کے لئے ان جنات کا وجود ٹھوس نہ ہوتا ہو۔ ہوا کی طرح ہوتا ہو کہ جو ہر جگہ موجود ہوتی ہے لیکن نظر نہیں آتی۔ اس لئے انہیں بھی ہوائی مخلوق کہا جاتا ہے۔“..... عمران نے جواب دیا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”مجھے خود اس سلسلے میں بے حد تحسیس تھا اور میں نے جنات کے ایک عالی جن کا نام محمد بخش ہے سے دوبارہ مل کر یہی بات پوچھی تو انہوں نے بتایا ہے کہ جنات کی آبادی انسانی تصور میں نہیں آسکتی۔ یہ آبادی جس قدر وسیع و عریض نظر آتی ہے دراصل یہ کسی ایک چھوٹے سے سوراخ کے اندر آ جاتی ہے مثلاً کسی جہاڑی کی دو جزوں کے درمیان اتنی بڑی آبادی آسکتی ہے کہ جیسے ہمارا بہت بڑا شہر ہو۔ جب اس آبادی میں انسان داخل ہو جائے تو اسے یہ بہت بڑا شہر نظر آئے گا لیکن دراصل وہ ایک یادو انج چگہ میں ہو گا۔ جب میں نے اس بات پر یقین کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ سامنے طور پر اسکی توجیہہ نہ ہو سکتی تھی تو انہوں نے مجھے دیکھ اور چیوتیوں کی مثال دی کہ چیوتیوں اور دیکھ کی زیر میں معمولی ہی جگہ میں آبادیاں ہوتی ہیں لیکن چیوتی کے لئے وہ بہت بڑا شہر ہوتا ہے۔ اگر انسان چیوتی جتنا ہو کر اس آبادی میں جائے تو اسے وہ شہر ہی نظر آئے گا لیکن جب وہ انسان کے روپ میں واپس آئے گا تو پھر یہ شہر سٹ کر چند انچوں کا ہو جائے گا لیکن جب میں نے ان سے پوچھا کہ میں تو اس آبادی میں جا کر نہ سماٹا اور نہ چھوٹا ہوا تو پھر انہوں نے بتایا کہ یہ خدائی راز ہے جو انسانوں کی سمجھ میں نہیں آ سکتا ابتدہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ آبادی تمہارے لئے بڑی کردی گئی ہو اور جب تم اس آبادی سے باہر آئے تو وہ دوبارہ اپنی اصلی حالت میں آگئی کیونکہ جنات جب انسانی روپ میں ہوں تو پھر وہ ٹھوس ہوتے ہیں اور انہیں جگہ کی ضرورت ہوتی ہے لیکن جب وہ اپنی اصلی حالت میں ہوں تو پھر ان کے لئے جگہ کوئی مسئلہ نہیں ہوتی۔“..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ہا۔ یہ بات واقعی ذہن کو اپیل کرتی ہے۔“..... نائیگر نے جواب دیا لیکن پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ اچانک سائیڈ سیٹ پر ایک وجود نظر آنے لگا اور عمران سمیت سب نے چونک کرا سے دیکھا۔ دوسرے لمحے وہ مرد اور عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ یہ سردار اختاش تھا۔

”سردار اختاش تم“..... عمران نے کہا۔

”ہا۔ عمران صاحب۔ مجھے اس انداز میں یہاں آنا پڑا ہے کہ مجھے ابھی ابھی آپ کے بارے میں اٹک اہم اطلاع ملی ہے۔ جو میں آپ تک پہنچانا چاہتا ہوں،“..... سردار اختاش نے کہا۔ سردار اختاش کا نام سن کر نائیگر، جوزف اور جوانا تینوں انتہائی حیرت اور تحس بھرے انداز میں اسے دیکھ رہے تھے کیونکہ عمران انہیں پہلے ہی سردار اختاش سے اپنے ساتھیوں کا تعارف کرایا تو سردار اختاش نے ان سب کا اس مشن میں کام کرنے پر اپنے قبیلے کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔

”نائیگر۔ تم سائیڈ سیٹ پر بیٹھ جاؤ اور سردار اختاش کو یہاں بیٹھنے دو۔“..... عمران نے نائیگر تے کہا تو نائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور سائیڈ سیٹ پر جا کر بیٹھ گیا۔

”عمران صاحب۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ القیس نے آپ کی ہلاکت کے لئے ایک بہت گہر اور پیچیدہ منصوبہ بنایا ہے۔“.....سردار اختاش

نے کہا۔

”کیا منصوبہ؟“.....عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”القیس نے آپ سے مقابلے کے لئے ایک جن قبیلے خجالہ کے سردار خجالہ کو تیار کیا ہے۔ دراصل خجالہ قبیلے کے ایک قریب ایک جن قبیلہ کا روکوش رہتا ہے۔ یہ قبیلہ دیسے تو غیر مسلم ہے لیکن مسلمان جنوں کا دشمن نہیں ہے اس لئے ہمارے اس قبیلے سے دوستانہ تعلقات ہیں اور ہم ایک دوسرے کے پاس آتے جاتے رہتے ہیں۔ اس قبیلے کے سردار کا روکوش کو معلوم ہوا ہے کہ کشمیلا قبیلہ شیطان کا پیروکار ہے اور وہ اخنوخ اور خاص طور پر اختاش قبیلے کو فنا کرنا چاہتا ہے اس لئے جب اس سے یہ معلوم ہوا کہ کشمیلا فرضی طور پر تیار ہو رہا ہے تو وہ چونکہ پڑا۔ اس قبیلے کے خجالہ قبیلے سے اچھے تعلقات ہیں اس لئے وہ ایک دوسرے کے پاس آتے جاتے رہتے ہیں اور ایک دوسرے سے باخبر رہتے ہیں۔ سردار کا روکوش کو اطلاع ملی کہ خجالہ قبیلے کو اچانک ایک دونہیں بلکہ ایک ہزار در پیاں میں ہیں تو وہ حیران رہ گیا۔ درپی کے متعلق آپ کو بتا دوں کہ یہ ایسی جن عورت ہوتی ہے جن میں قدرتی طور پر لا تعداد جن بچے پیدا کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے اور چونکہ آبادی بڑھنے سے قبیلہ طاقتور ہو جاتا ہے اس لئے درپی کی بہت قدرو قیمت ہوتی ہے اور ایک درپی کو انتہائی نایاب اور قبیلے کے لئے انتہائی مفید سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے جب کارکوش کو اطلاع ملی کہ اس کے ہمسایہ قبیلے خجالہ کو اچانک ایک ہزار در پیاں تھنے میں ملی ہیں تو اس کا حیران ہونا لازمی بات تھی۔ اس نے کھونج لگایا تو اسے اس کشمیلا کے بارے میں معلوم ہوا جس پر وہ چونکا اور اس نے مجھے اطلاع دی اور میں یہاں آپ کے پاس آگیا ہوں“.....سردار اختاش نے کہا۔

”کیا ہوا ہے۔ تفصیل سے بتاؤ“.....عمران نے کہا۔

”القیس نے منصوبہ بنایا ہے کہ سردار خجالہ کو سردار کشمیلا کے روپ میں کسی معبد میں رکھا جائے گا اور جب آپ القیس کے پاس جائیں گے تو وہ آپ کو وہاں بھیج دے گا اور سردار خجالہ جو سردار کشمیلا کے روپ میں ہو گا اچانک آپ کو گردن سے پکڑ کر آپ کی گردن توڑ دے گا اور آپ کو ہلاک کر دیا جائے گا۔ یہ منصوبہ اس لئے بنایا گیا ہے کہ سردار کشمیلا تو چونکہ شیطان کا پیروکار ہے اس لئے وہ تو آپ پر براہ راست حملہ نہیں کر سکتا۔ لیکن خجالہ چونکہ نہ مسلم اور نہ اس کا کسی مذہب سے تعلق ہے اس لئے وہ آپ کو آسانی سے ہلاک کر دے گا اور آپ اس لئے مطمئن ہوں گے کہ سردار کشمیلا شیطان کا پیروکار ہونے کی وجہ سے آپ پر حملہ نہیں کر سکتا۔“.....سردار اختاش نے کہا۔

”اوہ۔ واقعی انتہائی ذہانت سے منصوبہ بندی کی گئی ہے۔“.....عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تواب آپ کیا کریں گے۔ کس طرح اس خجالہ کے حملہ سے بچیں گے؟“.....سردار اختاش نے انتہائی پریشان لمحے میں کہا۔

”موت زندگی تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے سردار اختاش۔ اس لئے میں موت سے کبھی نہیں گھبراتا۔ البتہ تم نے یہ اطلاع دے کر مجھے ہوشیار کر دیا ہے اس لئے اب میں اس خجالہ سے خود ہی نہ لوں گا لیکن تم مجھے یہ بتاؤ کہ اگر میں اس سردار خجالہ پر قابو پالوں تو اس سے کیا فائدہ اٹھا سکتا ہوں۔“.....عمران نے کہا۔

”کس قسم کا فائدہ؟“.....سردار اختاش نے چونک کر کہا۔

”کیا اس سردار خجالہ کے ذریعے اس کشمیلا کو فنا کیا جا سکتا ہے؟“.....عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”نہیں ایسا ممکن ہے۔ کیونکہ پہلی بات تو یہ ہے کہ خجالہ اس قدر طاقتور نہیں ہے کہ کشمیلا جیسے بڑے اور انتہائی طاقتور قبیلے کا مقابلہ کر سکے اس لئے سردار خجالہ کسی صورت بھی سردار کشمیلا کے مقابلے میں نہیں آئے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ کوئی بھی جن سردار کسی دوسرے جن سردار کو فنا نہیں کر سکتا۔ یہ جتنی قانون کی پابندی ہے جس کی پابندی پوری دنیا کے جنوں کو کرنا پڑتی ہے۔ اس لئے سردار خجالہ کے ذریعے آپ کسی صورت بھی سردار کشمیلا کو فنا نہیں کر سکتے۔“.....سردار اختاش نے کہا۔

”وَكَيْهُوسْدَارِ اخْتَاشَ۔ مِيرَاشَانَهُ اقْسِنْ نَبِيْسَ هَيْسَ هَيْسَ۔ مِيرَاشَانَهُ تُورَدَارِ كَنْشِيلَا هَيْسَ۔ اقْسِنْ کَے پَاس تو میں اس لئے جا رہا ہوں کہ اس نے سردار کنْشِيلَا کی حمایت میں ہمارے خلاف کام شروع کر دیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اس کا خاتمہ کر کے اس درمیانی رکاوٹ کو دور کر دوں لیکن اصل مقابلہ تو سردار کنْشِيلَا سے ہونا ہے جب تک سردار کنْشِيلَا ہلاک نبیں ہو گا تک ہمارا مشن مکمل نبیں ہو گا اور ہم پاکیشیا میں رہنے والے جناتی قبیلوں کو اس شیطان قبیلے کے شر سے تحفظ نہیں دے سکیں گے۔ میں تو انسان ہوں اور انسان بھی ایسا کہ جس کا واسطہ پہلی بار جناتی دنیا سے پڑ رہا ہے۔ جنات اور جناتی دنیا کے بارے میری معلومات بے حد محدود ہیں۔ جو کچھ معلومات ہیں وہ جنات کے عامل بابا محمد بنخش حکیم سے حاصل کی گئی ہیں جبکہ تم بہر حال ایک بڑے قبیلے کے سردار ہو پھر اخنوخ قبیلے کے کچھو کے سرپنج بھی ہو۔ ہم یہ جنگ اپنے لئے نہیں کر رہے ہیں بلکہ مسلم جنات کے تحفظ کی خاطر کر رہے ہیں۔ اس لئے اس کام میں ہماری مدد کرنا ترپ فرض ہے۔ تم مجھے تفصیل سے بتاؤ کہ کسی بھی سردار جن کو کس طرح فتا کیا جا سکتا ہے۔ اس کا کیا طریقہ ہوتا ہے تاکہ میں اس سردار کنْشِيلَا پر براہ راست ہاتھ ڈال سکوں؟..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”ہم آپ کے او را آپ کے ساتھیوں کے انتہائی مشکور ہیں عمران صاحب کہ آپ ہمارے لئے یہ سب کچھ کر رہے ہیں جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ میں آپ کو وہ راز بتاؤں جن سے جنات یا جنات کے سرداروں کو فنا کیا جا سکتا ہے تو ایسا ممکن نہیں ہے۔ یہ بات ہمارے جناتی قانون کے خلاف ہے اور اس کی انتہائی سخت سزا ہے اور جنات دوسرے جنات کے خلاف کسی غیر جناتی مخلوق کے یہ راز نہیں بتا سکتے البتہ جس طرح آپ کو بابا محمد بنخش حکیم نے معلومات بھی پہنچائی ہیں اسی طرح دوسرے جناتی عامل بھی آپ کو یہ معلومات مہیا کر سکتے ہیں۔ وہ چونکہ انسان ہیں اس لئے ان پر جناتی قانون لا گونہیں ہوتا“..... سردار اخناش نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ پھر آپ ایسا کوئی آدمی بتائیں جو اس سلسلے میں درست اور حقیقی معلومات مہیا کرے اور ہو بھی نیک آدمی“..... عمران نے کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”ہاں۔ مصر میں ایسے دوآدمی ہیں جو جنات کے معروف عامل ہیں۔ ان کے قبضے میں بھی بے شمار غیر مسلم جن ہیں لیکن وہ اپنی مرضی کے مالک ہیں۔ لیکن مجھے امید ہے کہ وہ آپ کو انکار نہیں کریں گے۔“ سردار اخناش نے کہا۔

”کیا نام ہیں ان کے“..... عمران نے پوچھا۔

”ان میں ایک آدمی تو غیر مسلم ہے۔ اس لئے وہ تو لامحالہ آپ کی مدد نہیں کرے گا جبکہ دوسرا مسلم جن ہیں لیکن وہ اپنی مرضی کے خاص مقام ہے۔ اس کا نام ابو عباس ہے۔ وہ مصر کے دار الحکومت قاہرہ کے قدیم اور گنجان آباد علاقے میں رہتا ہے اور مصر کی فوجی چھاؤنی میں مالی کا کام کرتا ہے۔ اس محلے کا نام افالیہ ہے۔ وہاں کسی سے بھی پوچھ لیں تو آپ کو ابو عباس کا مکان بتا دیا جائے گا۔ وہ دن کے وقت تو مالی کا کام کرتا ہے لیکن رات کو اپنے مکان میں اپنے قبضے میں موجود جنات کی مدد سے لوگوں کے مسائل حل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ انتہائی نیک اور ایماندار آدمی ہے۔“..... سردار اخناش نے کہا۔

”اس اطلاع کے لئے شکریہ۔ لیکن یہ بات بھی تو تم ہی بتا سکتے ہو کہ جنات کو یہ لوگ طرح اپنے قبضے میں کرتے ہیں اور ایسا کیوں ہوتا ہے؟“ عمران نے کہا تو سردار اخناش بے اختیار مسکرا دیئے۔

کتاب گھر کی پیشکش

”انسانوں کی طرح جنات کے بھی بے شمار قبیلے ہیں۔ ان کی سرشت بھی ایک دوسرے سے علیحدہ ہوتی ہے اور ان کے مذہب بھی علیحدہ۔ اسی طرح ان کے سوچنے کا انداز اور ہم سہیں بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ جس طرح بعض انسانوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ جنات پر قابو پا کر دوسرے انسانوں کی نسبت زیادہ اختیارات اور تصرفات کا مالک ہو جائے اسی طرح بعض جنات میں بھی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ انسانوں کو قبضہ میں کر کے ان سے ایسے کام لے جس سے جنات میں اس کا تشخیص بڑھ جائے اور چونکہ انسان کا ذہن جن کے ذہن سے زیادہ طاقتور ہوتا ہے اس لئے جنات ایسے انسانوں کے ذریعے اپنے خصوصی مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن انسان جن سے اشرف الخلق ہے اس لئے

جنات کی انسانوں پر قبضہ کرنے کی کوشش زیادہ تر ناکام ہوتی ہے اور انسان کی بعض اوقات جنات پر قبضہ کرنے کی کوشش کامیاب ہوتی ہے۔ جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے تو وہ مقدس کلام کے ذریعے جنات کو قابو میں کرتے ہیں لیکن اس کے لئے بھی خاص شرائط اور حدود ہوتی ہیں جن سے وہ انسان باہر جا سکتا ہے اور نہ وہ جن۔ جبکہ غیر مسلم بھی جنات پر قبضہ کرنے کے لئے خاص قسم کے علوم استعمال کرتے ہیں جبکہ جنات انسانوں پر قبضہ کرنے کے لئے انسانی کمزوریوں کو استعمال کرتے ہیں جنہیں آپ بشری کمزوری کہتے ہیں۔ خاص طور پر عورتیں ان کا زیادہ شکار ہوتی ہیں کیونکہ عورتوں میں وہ مخصوص کمزوریاں مردوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہیں لیکن جن عورتیں انسانوں کے قبضے میں نہیں آتیں۔ یہ خدائی راز ہے۔ ان پر کسی قسم کا کوئی اتر نہیں ہوتا۔ البتہ بعض اوقات کوئی جن عورت کسی انسان کو فطری طور پر پسند کرنے لگتی ہے تو وہ اس کی مدد کرتی ہے اور بس،..... سردار اختاش نے کہا۔

”تم نے تفصیل تو نہیں بتائی۔ گول مول سی بات کر دی ہے“۔ عمران نے کہا تو سردار اختاش بے اختیار ہنس پڑے۔

”ہم تو بغیر کسی علم کے آپ کے قبضے میں ہے اور اگر آپ چاہیں تو ہمارا پورا قبیلہ آپ کے قبضے میں آنے کے لئے تیار ہے لیکن پھر ان کی خوراک آپ کے ذمے ہو جائے گی“..... سردار اختاش نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”اوہ نہیں۔ میں اپنے نہیں کہہ رہا۔ میں تو پہلے ہی دو جنات کو بھگت رہا ہوں“..... عمران نے ہستے ہوئے کہا تو سردار اختاش بے اختیار چونک پڑا۔

”دو جنات کو کیا مطلب۔ کن کی بات کر رہے ہیں آپ“۔ سردار اختاش نے کہا۔

”یہ پیچھے بیٹھے ہوئے جوزف اور جوانا“..... عمران نے کہا تو سردار اختاش بے اختیار ہلکا کھلا کر ہنس پڑے۔

”اب مجھے اجازت دیں۔ خدا حافظ“..... سردار اختاش نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سیٹ پر بیٹھے بیٹھے غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی نائیگر اٹھ کر واپس عمران کے پاس آگیا۔

”عمران صاحب۔ اگر میں کسی کو یہ بتاؤں کہ کوئی جن سردار اڑتے ہوئے طیارے میں آ کر ہمارے ساتھ باتمیں کرتا رہا ہے تو مجھے یقین ہے کہ کوئی بھی میری بات پر یقین نہیں کرے گا حالانکہ یہ حقیقت ہے“..... نائیگر نے کہا۔

”بعض حقیقتیں ایسی ہوتی ہیں جن پر یقین نہیں آتا۔ اس کی وجہ ہے کہ کسی کے پاس اس حقیقت کو پر کھنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہوتا۔ اب جسے تم یہ بتاؤ گے اس کے پاس کیا ذریعہ اس بات کو پر کھنے کا ہے کہ تم سچ کہہ رہے ہو یا نہیں اور چونکہ عام حالات میں ایسا نہیں ہوتا اس لئے ظاہر ہے کہ کوئی یقین نہیں کرے گا“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور نائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”اب اقویں کے بارے میں آپ نے کیا سوچا ہے“..... نائیگر نے کہا۔

”سوچنا کیا ہے۔ سردار اختاش نے واقعی اہم اطلاع دی ہے ورنہ ہم غفلت میں مارے جاتے لیکن اب میں پہلے اس ابو عباس سے ملنا چاہتا ہوں اس کے بعد اس بارے میں کوئی منصوبہ بناؤں گا“..... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نشست سے سرٹکادیا اور آنکھیں بند کر لیں۔ پھر قاہرہ پہنچ کر وہ ایسپورٹ سے باہر آئے اور عمران نے ایک ٹیکسی ہارڈ کی اور ٹیکسی ڈرائیور کو فالیہ محلے میں لے جانے کا کہہ دیا۔ تھوڑی دری بعد ٹیکسی ایک قدیم اور گنجان آباد محلے میں پہنچ گئی تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت نیچے اترا۔ جوانا نے ٹیکسی ڈرائیور کو کراہیہ ادا کیا جبکہ عمران ایک طرف بھی ہوئی ایک دکان کی طرف بڑھ گیا۔ جس میں ایک اویزیر عمر مصري کا دفتر کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔

”یہاں ابو عباس رہتے ہیں جو فوجی چھاؤنی میں مالی ہیں“..... عمران نے کہا۔

”ابو عباس وہ جو جنات کے عامل ہیں“..... مصري نے چونک پر پوچھا۔

”بھی ہاں۔ وہی“..... عمران نے کہا۔

”آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں مصری تو نہیں ہیں“۔ بوڑھے نے کہا۔

”ہم پاکیشیا سے آئے ہیں ہمیں ابو عباس صاحب سے ایک ضروری کام ہے“..... عمران نے جواب دیا۔

”پاکیشیا۔ اتنی دور سے۔ تو کیا ابو عباس کی شہرت پاکیشیا تک پہنچ گئی ہے۔ حیرت ہے“..... بوڑھے مصری نے انتہائی حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”بھی نہیں۔ سوائے ہمارے وہاں انہیں کوئی نہیں جانتا“، عمران نے کہا۔

”یہاں سے سیدھے آگے چلے جائیں۔ داہیں ہاتھ تین گلیاں چھوڑ کر چوچی گلی میں مڑ جائیں۔ تقریباً درمیان میں ایک بڑے سے احاطے کا مکان ہے جس کے احاطے میں آپ کو بہت سے مرد اور عورتیں بیٹھی نظر آئیں گی۔ وہی ابو عباس کا مکان ہے“..... مصری نے جواب دیا اور عمران اس کا شکر پیدا کر کے آگے بڑھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ واقعی اس احاطے میں پہنچ گئے جہاں مصری مرد اور عورتیں موجود تھیں۔ وہ سب زمین پر پچھی ہوئی دری پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ایک کونے میں ایک ادھیز عمر آدمی جس کی چھوٹی چھوٹی واڑھی تھی اور جس نے لمبی سی عبا پہنی ہوئی تھی اس کے سر پر سرخ رنگ کی عجیب سی ساخت کی نوپی تھی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اپنے سامنے بیٹھی ہوئی ایک مصری عورت سے باتیں کر رہا تھا۔ جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھ احاطے میں داخل ہوئے وہاں موجود سب لوگ انہیں حیرت سے دیکھنے لگے اور وہ آدمی بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔

”میرا نام ابو عباس ہے جناب۔ آپ اجنبی لگتے ہیں“..... اس نے خود ہی آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

”السلام علیکم“..... عمران نے مصافیہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

”وعليکم السلام“..... ابو عباس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور انتہائی گرم جوشی سے مصافیہ کیا۔

”میرا نام علی عمران اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہم پاکیشیا سے آئے ہیں اور ہم نے آپ سے انتہائی ضروری باتیں کرنی ہیں۔ اگر آپ کچھ وقت علیحدگی میں ہمیں دے دیں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”پاکیشیا سے۔ اوہ۔ آپ تو واقعی بہت دور سے تشریف لائے ہیں۔ آئیے میرے ساتھ“..... ابو عباس نے کہا اور پھر وہ انہیں لے احاطے کی سایہ پر موجود ایک گلی میں سے گزر کر آگے بڑھتا ہوا انہیں ایک چھوٹے سے کمرے میں لے آیا۔ جہاں ایک میز، ایک چارپائی اور چند کریں ایں موجود تھیں۔

”تشریف رکھیں اور پہلے فرمائیں کہ آپ کھانے اور پینے میں کیا پسند کریں گے“..... ابو عباس نے کہا۔

”فی الحال نہیں۔ آپ کب تک فارغ ہو جائیں گے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں بیٹھا رہوں تو آدمی رات تک فارغ نہیں ہوتا“..... بہر حال جو عورتیں اور مرد ہیں۔ ان کا کام کر کے پھر حاضر ہوتا ہوں“..... ابو عباس نے کہا اور مڑک رواپس چلا گیا۔ وہ عام سا انسان تھا اور لباس اور رہن سکن سے غریب آدمی لگتا تھا۔ اسے دیکھ کر یہ اندازہ بھی نہ ہوتا تھا کہ اس کے قبضے میں جنات ہوں گے یا روحا نیت میں کوئی بڑا عہدہ رکھتا ہو گا لیکن عمران ان معاملات کو اب کسی حد تک سمجھنے لگا تھا۔ اس لئے اب اسے ایسی باتوں پر حیرت نہ ہوتی تھی۔ وہ سب کر سیوں پر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد ایک آدمی اندر داخل ہوا اور اس نے مشروبات کی بوتیں ان کے سامنے رکھ دیں۔

”یہ یکف کیوں کیا گیا ہے“..... عمران نے کہا۔

”ابو عباس صاحب کا حکم ہے کہ ان کے مہانوں کو مشروبات پیش کئے جائیں۔ یہ پاکیشیا کے ہی مشروب ہیں“..... آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ عمران نے غور دیکھا لیکن وہ عام سا انسان تھا۔

”آپ انسان ہیں یا جن ہیں“..... عمران نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”میں ابو عباس کا خدمت گار ہوں اور بس“..... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے مڑک رواپس چلا گیا۔

”کیا یہاں پا کیشیا کے مشروب بھی ملتے ہیں؟..... ناگیر نے انتہائی حیرت بھرے لبھے میں کہا۔

”نہیں۔ لیکن یہ خصوصی طور پر ہمارے لئے ابھی پا کیشیا سے منگوائے گئے ہیں۔ یہ آدمی جو اسے لایا ہے انسان نہیں جن تھا۔ تم نے اسکی بات نہیں سنی کہ ابو عباس کا حکم ہے کہ مہماںوں کی پا کیشیا می شربات سے تواضع کی جائے؟..... عمران نے جواب دیا تو ناگیر کے ساتھ ساتھ جوزف اور جواناب بھی اسے اختیار چونکہ پڑے۔

”یہ جن تھا لیکن آپ کو کیسے معلوم ہوا۔ یہ تو ہر لحاظ سے انسان لگتا تھا۔ اس کی آنکھیں سرخ نہیں تھیں“..... جوانا نے کہا۔

”سرخ آنکھیں صرف سردار جنوں کی نشانی ہوتی ہے۔ عام جنات کی نہیں۔ وہ کسی طور پر بھی انسانوں سے مختلف نہیں ہوتے۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں بتایا تھا کہ نجات کتنے جن انسانوں کے روپ میں ہمارے اندر موجود ہوتے ہیں؟..... عمران نے کہا تو سب نے حیرت بھرے انداز میں سرہلا دیئے۔ وہ مشروب سپ کرنے لگے پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ابو عباس اندر داخل ہوا۔

مجھے افسوس ہے کہ مجھے دیر ہو گئی۔ غریب لوگ ہوتے ہیں۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ ان کی پریشانیاں دور ہو جائیں“..... ابو عباس نے مغدرت بھرے لبھے میں کہا اور عمران کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

”آپ ان لوگوں کے کیا کام کرتے ہیں؟..... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”بس عام دنیا کی پریشانیاں اور مسائل۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ وہ دور ہو جائیں لیکن ہوتا ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے۔“..... ابو عباس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ابو عباس صاحب۔ آپ نے یقیناً معلوم کر لیا ہو گا کہ ہم کون ہیں اور کس لئے آئے ہیں؟..... عمران نے کہا۔

”مجی نہیں۔ میں علم غائب نہیں جانتا اور نہ جان سکتا ہوں البتہ اتنا معلوم ہوا ہے کہ آپ کا خاص طور پر روحانی طور پر ایک مقام ہے اور آپ اپنے کسی ذاتی مسئلے کے لئے نہیں آئے بلکہ کوئی اجتماعی خصوصی مسئلے ہے۔“..... ابو عباس نے جواب دیا۔

<http://kitaabghar.com> <http://kitaabghar.com>

جو چلے تو جاں سے گزار گئے

کتاب گھر کی پیشکش

ماہماںک کا یہ خوبصورت ناول ہمارے اپنے ہی معاشرے کی کہانی ہے۔ اسکے کردار ماورائی یا تصوراتی نہیں ہیں۔ یہ جیتے جا گتے کردار اسی معاشرے کا حصہ ہیں۔ زندگی کی راہوں میں ہم سے قدم قدم پر ٹکراتے ہیں۔ یہ کردار محبت کے قریبوں سے بھی واقف ہیں اور رقبات اور نفرت کے آداب نبھانا بھی جانتے ہیں۔ انہیں جیسے کاہنر بھی آتا ہے اور مر نے کاسیقہ بھی۔ خیر و شر، ہر آدمی کی فطرت کے بنیادی عناصر ہیں۔ ہر خص کا خیر انہی دو عناصر سے گندھا ہوا ہے۔ ان کی کلکش غالب ایسے شاعر سے کھلواتی ہے۔ آدمی کو بھی میر نہیں انساں ہوتا۔

کتاب گھر کی پیشکش

آدمی سے انسان ہونے کا سفر بڑا کٹھن اور صبر آزمہ ہوتا ہے۔ لیکن ”انسان“ درحقیقت وہی ہے جس کا ”ش“ اس کے ”خیز“ کو نکست نہیں دے پایا، جس کے اندر ”خیز“ کا الا اور وشن رہتا ہے۔ یہی احساس اس ناول کی اساس ہے۔ **جو چلے تو جاں سے گزار گئے** کتاب گھر پرستیاب۔ جسے **ناول** سیکشن میں دیکھا جاسکتا ہے۔

”پاکیشیا میں مسلمان جنات کا ایک قبیلہ رہتا ہے جس کا نام اختیاش ہے اور جو مسلمان جنوں کے بہت سے قبائل کے مجموعے اختیوخ کا ایک حصہ ہے سردار کنیلا بے حد شاطر، تیز اور مسلم دشمن ہے۔ یہ سردار کنیلا اور کنیلا قبیلہ شیطان کا پیروکار ہے اور ان کی کوشش ہے کہ کسی طرح پاکیشیا کے جنات یا تو مرتد ہو جائیں یا پھر فنا ہو جائیں۔ قبیلہ اپنی شیطانی حرکات کی وجہ سے تقریباً کامیابی کے قریب پہنچ چکا ہے اس پر سردار اختیاش کو تشویش ہوئی تو اس نے پاکیشیا میں رہنے والی ایک روحانی شخصیت سید چراغ شاہ صاحب سے رجوع کیا۔ شاہ صاحب نے پہلے بھی شیطان کی سفلی سطح کا ایک کام مجھ سے کرایا تھا۔ اس لئے انہوں نے سردار اختیاش کو میرے پاس بھجوادیا لیکن میں چونکہ جنات کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا اس لئے میں نے مغدرت کر لیکن ادھر سردار کنیلا کو اطلاع عمل گئی تو بڑے شیطان نے میری ہلاکت کے لئے کام شروع کر دیا اور یہاں اس نے ایک آدمی القیس کو اس کام پر مامور کیا۔ القیس نے مجرم گروپ کے ذریعے مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی لیکن وہ ناکام رہا۔ سید چراغ شاہ صاحب عمرے پر گئے ہوئے ہیں اس لئے ان سے ملاقات نہ ہو سکی۔ مجھے جنات کے بارے میں کچھ علم نہ تھا اس لئے پاکیشیا میں جنات کے ایک عامل ہیں جن کا نام بابا محمد بخش حکیم ہے۔ میں ان سے ملا۔ انہوں نے مجھے اس بارے میں چند معلومات مہیا کیں لیکن مجھے بنیادی معلومات نہ مل سکیں چنانچہ میں نے سوچا کہ جب تک سید چراغ شاہ صاحب عمرے سے واپس نہیں آتے۔ میں اس القیس کے خلاف کام کروں یا کیونکہ وہ بہر حال انسان ہے۔ چنانچہ اپنے ساتھیوں سمیت چار ٹڑہ طیارے میں سردار اختیاش آگئے۔ انہوں نے مجھے اطلاع دی کہ القیس نے میری ہلاکت کے لئے کسی خجالہ قبیلہ کے سردار خجالہ کو تیار کیا ہے۔ لیکن میرا مشن چونکہ سردار کنیلا کے خلاف ہے اس لئے میں نے سوچا کہ کیوں نہ کھل کر براہ راست کنیلا کے خلاف کام شروع کر دوں لیکن مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ کسی جن کو کس طرح فنا کیا جاتا ہے اور خاص طور پر سردار جن کو اور پھر اس کے قبیلے سے کیسے مجھے اور میرے ساتھیوں کو تحفظ ملے گا۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ مقدس کلام آیت الکری پڑھنے سے میں جنات کے شر سے محفوظ رہ سکتا ہوں لیکن میں اب ہر لمحے ہر وقت تو اسے نہیں پڑھ سکتا اور پھر مجھے جنوں اور انسانوں کے درمیان فرق بھی معلوم نہیں ہے۔ میں نے سردار اختیاش سے یہ معلومات حاصل کرنا چاہی تھیں۔ سردار اختیاش نے کہا کہ جنتی قانون کی وجہ سے وہ یہ راز کسی انسان کو نہیں بتا سکتے۔ چنانچہ میری درخواست پر انہوں نے آپ کا حوالہ دیا اور میں اپنے ساتھیوں سمیت آپ کے پاس آگیا ہوں۔“ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”بہت دلچسپ مشن ہے آپ کا۔ بے حد دلچسپ۔ لیکن انتہائی کٹھن اور تقریباً ناممکن ہے۔ کمزور قسم کے جنوں کو تو قابو میں کیا جا سکتا ہے اور انہیں فنا بھی کیا جا سکتا ہے لیکن کسی بڑے قبیلے کے سردار اور قبیلہ بھی شیطان کا پیروکار ہوا سے فنا کرنا بہت مشکل اور کٹھن ہے۔“..... ابو عباس نے جواب دیا۔

”آپ مجھے پہلے یہ بتا دیں کہ جنات اور انسان میں میں کیسے فرق کر سکتا ہوں۔ مطلب ہے جب انسان کے روپ میں سامنے آئیں تو میں انہیں کیسے پہچان سکتا ہوں کہ وہ جنات ہیں یا انسان۔ کیونکہ بظاہر تو مجھے ان میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب میں آپ کو کوئی ایسا کلیتی تو نہیں بتا سکتا کہ آپ دونج دوچار کر کے فوراً جن اور انسان کے فرق کو پہچان لیں البتہ آپ کو ایک ایسا تعویذ دیا جا سکتا ہے جس سے آپ کی وہ مخصوص حس کام کرے گی جو ان میں فرق کر سکے گی لیکن یہ کام آپ کے ساتھ کیا جا سکتا ہے آپ کے ساتھیوں کے ساتھ نہیں اور جہاں تک کسی سردار جن کو فنا کرنے کا تعلق ہے تو ایسا صرف دو صورتوں میں ہو سکتا ہے ایک تو یہ کہ چاندی کو مخصوص انداز میں استعمال کیا جائے جبکہ دوسری صورت یہ ہے کہ اس جن کو آگ میں جلا کر جائے۔“..... ابو عباس نے کہا۔

”چاندی کے سلسلے میں تو مجھے بابا محمد بخش عامل نے تفصیل سے بتا دیا ہے لیکن یہ کام ظاہر ہے خاص حالات میں ہی ہو سکتا ہے۔ ویسے تو نہیں ہو سکتا۔ میں ریو اور میں چاندی کی گولیاں ڈالوں اور خاموشی سے سردار کنیلا کے سر پہنچ کر اس پر فائر کر دوں اور اسے فنا کر دوں اور اس کا قبیلہ خاموشی سے یہ سب کچھ ہوتا دیکھتا ہے البتہ یہ آگ میں جلانے والی بات مجھے معلوم ہے اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ کوئی خاص روحانی طاقت کے

حامل لوگ خاص حالات میں جنات کو آگ میں ڈال کر فنا کر دیتے ہیں جنہیں یہ جنات فنا کی کہتے ہیں لیکن مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ بھی خاص حالات اور قیود میں ہوتا ہے۔ عام طور پر نہیں ہوتا بلکہ یہ بات مجھے معلوم ہے کہ جب کوئی جن انسانی روپ میں ہوا اور بے ہوش ہو تو اسے باندھ کر آگ میں ڈالا جاسکتا ہے اس طرح وہ جل کر راکھ ہو جائے گا۔ میں نے خود بھی ایک بار جن گمراہ کو اسی طرح آگ میں ڈال کر جلا یا تھا لیکن کیا ہر بار ایسا ہو سکتا ہے؟..... عمران نے کہا۔

”آپ کو درست بتایا گیا ہے لیکن ایک خاص طریقہ بھی ہے اور وہ یہ کہ کسی بھی جن کو چاہے وہ عام جن ہو یا سردار جن۔ اسے انسانی بالوں سے بندی ہوئی رہی کی ایک مخصوص مقدس گانٹھ میں قید کرو یا جائے اور پھر اس رہی اور گانٹھ کو آگ میں ڈالا جائے تو پھر وہ جن فنا ہو جائے گا۔ اس کا طریقہ میں آپ کو بتا سکتا ہوں“..... ابو عباس نے کہا۔

”گانٹھ کا طریقہ کا تو مجھے آتا ہے لیکن میرا تو خیال تھا کہ اس گانٹھ سے شیطانی ذریات کو ختم کیا جاسکتا ہے کیا جنات کو بھی اسی طریقے سے ختم کیا جاسکتا ہے؟..... عمران نے کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”وہ گانٹھ اور ہوتی ہے۔ جنات کو قابو کرنے والی گانٹھ اور ہوتی ہے“..... ابو عباس نے جواب دیا۔

”اوہ۔ پھر تو آپ مجھے ضرور سکھائیں۔ لیکن کسی جن کو اس گانٹھ میں قابو کیسے کیا جاسکتا ہے۔ یہ بات بھی بتائیں“..... عمران نے کہا۔

یہی کام سب کٹھن ہے ہم عامل لوگ تو اس کے لئے جو طریقہ اختیار کرتے ہیں وہ آپ نہیں کر سکتے۔ لیکن آپ کے لئے صرف ایک طریقہ میں بتا سکتا ہوں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ آپ نے جس جن کو اس گانٹھ میں ڈال کر قابو کرنا ہو۔ اس جن کا نام اس گانٹھ پر سوبارے کر پھونک مار دیں تو وہ جن دنیا میں جہاں بھی موجود ہو گا آپ کے سامنے ظاہر ہونے پر مجبور ہو گا۔ وہ چونکہ انسان کے سامنے انسانی روپ میں ہی آتے ہیں اس لئے جب وہ انسانی روپ میں آجائے تو آپ نے اس کے سر کا چاہے ایک بال ہی کیوں نہ ہو اسے اکھاڑ کر اس گانٹھ میں جکڑ دیں اور پھر اسے آگ میں ڈال دیں تو یہ جن فنا ہو جائے گا۔ لیکن یہ بھی بتا دو کہ جن کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اسے کیوں بلا یا جارہا ہے۔ اس لئے وہ حتیٰ الوعظ کوشش کرتا ہے کہ اس انسان کو ہلاک کر دے۔ اس کے لئے وہ ہر ممکن حرہ باستعمال کر سکتا ہے اور اسے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بال اس کے لئے خطرناک ہو سکتے ہیں۔ اس لئے وہ اپنے بالوں کی خصوصی حفاظت کرتے ہیں جو ٹھنڈ جن ہوتے ہیں وہ اپنے سر گنجے کر لیتے ہیں۔ اگر ایسا ہو تو پھر ان کے جسم کا کوئی بھی بال اکھاڑ کر ڈالا جاسکتا ہے لیکن میں نے بال اکھاڑنے کی بات کی ہے کائنے کی نہیں اور یہ سب کچھ کرنے کا بھی ایک ایک وقت ہوتا ہے اور وہ صرف انسانی وقت کے مطابق صرف دس منٹ کا وقت ہوتا ہے۔ اگر دس منٹ کے اندر انسان کام مکمل کر لے تو ٹھیک ورنہ یہ حرہ یہ بھیش کے لئے ناکام ہو جاتا ہے اور پھر وہ آدمی اس حرہ سے اس جن کو فنا نہیں کر سکتا اور یہ بھی بتا دوں کہ جن جب اس کا پر آتا ہے تو اپنے ساتھ اپنے حمایتی بھی لے آتا ہے تاکہ اس انسان کا خاتمه آسانی سے کیا جاسکے۔ ان سے بھی انسان کو پچھا ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ یہ وقفہ انتہائی خوفناک جنگ کی صورت میں گزرتا ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ اس جنگ میں زیادہ جنات کو ہی کامیابی ہوتی ہے اور وہ انسان کی گردان توڑ دیتے ہیں اس لئے شاذ و نادر ہی کوئی اس خطرناک کام میں ہاتھ ڈالتا ہے اور پھر کشمیلا تو سردار ہے اس کی حمایت میں تو اس کا پورا قبیلہ بھی آپ کے خلاف ہو سکتا ہے“..... ابو عباس نے کہا۔

”آپ کا کام ہے کہ میں اس کام میں پیچھے ہٹ جاؤ اور پاکیشیا کے جنات کو ان کے حال پر چھوڑ دوں“..... عمران نے قدرے ناگوارے لمحہ میں کہا۔

”میں نے یہ بات تو نہیں کی جناب۔ میں نے تو صرف آپ کو خطرات سے آگاہ کیا ہے“..... ابو عباس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ نے جو کچھ بتایا ہے اس طرح یہ مشن مکمل نہیں ہو سکتا۔ ہمیں کوئی اور طریقہ بھی بتائیں میں مشن مکمل کرنے کا“..... عمران نے کہا۔

”آپ نے اب تک مجھ سے جو پوچھا میں نے اس کا جواب دیا ہے۔ اب آپ نے دوسرا طریقہ پوچھا ہے تو وہ بھی میں بتا دیتا ہوں لیکن صرف مشورہ دے سکتا ہوں۔ اس پر عمل کرنا یا نہ کرنا آپ کا اپنا کام ہو گا“..... ابو عباس نے کہا۔

”کیا طریقہ ہے“..... عمران نے کہا۔

”ایک منٹ۔ میں بھی آتا ہوں“..... ابو عباس نے کہا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو وہی آدمی اس کے ساتھ تھا جو ان کے لئے مشروب لایا تھا۔

”اس کا نام ظلام ہے اور اس کا تعلق مصر میں رہنے والے ایک جن قبیلے کو بھی اچھی طرح جانتا ہے۔ اس نے میرا خیال ہے کہ میں پہلے اس سے آپ کے سامنے بات کروں پھر آگے بات ہو گی“..... ابو عباس نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر ظلام کو ایک طرف رکھی ہوتی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ ظلام خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی غور سے اسے دیکھ رہے تھے۔

”سردار کنیلہ کو جانتے ہو ظلام“..... ابو عباس نے کہا۔

”ہا۔ سردار کنیلہ بے حد طاقتور جن سردار ہے اور اس کا قبیلہ بھی۔ وہ انتہائی ظالم اور سفاک جن ہیں۔ انسانوں سے تو خاص طور پر نفرت کرتے ہیں۔ اگر کوئی انسان بھولے بھکٹے بھی ان کی حدود میں داخل ہو جائے تو وہ فوراً اس کی گردان توڑ دیتے ہیں“..... ظلام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”سردار کنیلہ نے پاکیشیا میں رہنے والے مسلمان جنات کو فنا کرنے یا غیر مسلم بنانے کی کوششیں شروع کی ہیں۔ اس نے ایک روحاںی شخصیت نے عمران صاحب کی ڈیوٹی لگا ہے کہ اس سردار کنیلہ کو فنا کر دیا جائے۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ عمران صاحب ایسا کس طرح کر سکتے ہیں؟“..... ابو عباس نے کہا۔

”ایسا کرنا کسی بھی انسان کے لئے ناممکن ہے۔ سردار کنیلہ تو کیا کنیلہ قبیلے کا عام جن بھی کسی انسان کے ہاتھوں فنا نہیں ہو سکتا۔ اس قبیلے کو دیے بھی شیطان کی مدد حاصل ہے۔ یہ تو عام جنات سے بھی زیادہ طاقتور ہیں اور سردار کنیلہ شیطان کا خاص چیلہ سمجھا جاتا ہے“..... ظلام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میرے ذہن میں ایک طریقہ آیا ہے۔ وہ سن لو اور پھر بتاؤ کہ کیا ایسا عمل کر کے عمران صاحب اپنا کام کر سکتے ہیں یا نہیں؟“..... ابو عباس نے کہا۔

”کونا طریقہ“..... ظلام نے چونکہ کرجیت بھرے لمحے میں کہا۔

”اگر سردار کو کنیلہ کی سلیمانی دعوت مبارزت دی جائے تو پھر سردار کنیلہ کی حمایت دنیا کا کوئی اور جن نہ کر سکے گا اور پھر عمران صاحب اسکیلے اس کا مقابلہ کر سکیں گے“..... ابو عباس نے کہا۔

”لیکن یہ صاحب آخر کس طرح اس کا مقابلہ کریں گے کیونکہ سلیمانی دعوت مبارزات کے بعد یہ کوئی روحاںی عمل نہیں کر سکیں گے اور نہ کسی مقدس کلام کا سہارا لے سکیں گے۔ انہیں صرف اپنی جسمانی اور ذہنی طاقت سے کام لینا پڑے گا اور سردار کنیلہ ایک لمحے میں ان پر قابو پالے گا“..... ظلام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو“..... ابو عباس نے چندے لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو ظلام یکخت کرسی سے غائب ہو گیا۔ ”یہ سلیمانی دعوت مبارزات کا کیا مطلب ہوا۔ دعوت مبارزت کی حد تک تو میں جانتا ہوں کہ مبارزت عربی زبان کا لفظ ہے۔ قدیم زمانے میں جب فوجوں کی لڑائی ہوتی تھی تو ایک فریق اپنے حریف یا مقابل کو انفرادی لڑائی کے لئے طلب کرتا تھا جسے دعوت مبارزت دنیا کہا جاتا تھا۔ پھر دونوں فوجوں کے سامنے ان دونوں کی لڑائی ہوتی تھی۔ اس نے دعوت مبارزت سے تو یہی بات سمجھی میں آئی ہے کہ میں سردار کنیلہ کو انفرادی لڑائی کی دعوت دوں اور پھر اس سے انفرادی لڑائی لڑوں۔ میری بھی کوئی حمایت نہ کر سکے اور اس کی بھی کوئی حمایت نہ کر سکے۔ لیکن سلیمانی دعوت مبارزت کا کیا مطلب ہوا۔ عمران نے خود ہی دعوت مبارزت کے سلسلے میں تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”آپ نے درست کیا ہے۔ دعوت مبازرت کا بھی مطلب ہے کہ پھر اس کا قبیلہ تو کیا پوری دنیا کا کوئی بھی جن اس کا ساتھ نہ دے گا۔ اس طرح آپ کی حمایت بھی کوئی نہ کر سکے گا اور سلیمانی کا مطلب ہے کہ وہ اس دعوت مبازرت سے بھاگ نہ سکے گا۔ اگر بھاگے گا تو خود بخود فنا ہو جائے گا۔ حضرت سلیمان بن نبی میر کو اللہ تعالیٰ نے جنوں پر بھی حکومت دی تھی اس لئے ان کے نام کے بعد یہ جن کسی صورت بھی فرانجیں ہو سکتے۔ میں دراصل یہ چاہتا تھا کہ وہ اکیلا آپ کے مقابل آئے لیکن غلام کی بات بھی درست ہے کہ آپ اس سے کس طرح لڑیں گے۔ کیسے اسے فاکریں گے صرف وہی طریقہ ہے گا نہ والیکن اس میں بھی وقفہ کم ہے۔“..... ابو عباس نے کہا۔

”کیا شیطان بھی اسکی مدد نہ کر سکے گا؟“..... عمران نے سُکراتے ہوئے کہا۔ <http://kitaabghar.com>

”نہیں۔ حضرت سلیمان کا نام آنے کے بعد شیطان کی جرأت ہی نہیں ہے وہ اس کی مدد نہ کر سکے اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر آپ اسے فنا کر دیں گے تو پھر اس کا قبیلہ بھی آپ کے خلاف کچھ نہ کر سکے گا۔ ورنہ تو اس کے حمایتی آپ کے خلاف حرکت میں آجائیں گے اور آپ کب تک ان سے اپنا تحفظ کرتے رہیں گے؟“..... ابو عباس نے کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”اس سلیمانی دعوت مبازرت کا کیا طریقہ ہے؟“..... عمران نے پوچھا۔

”حضرت سلیمان کا نام لے کر آپ ایک سیاہ دھاگے کو ہاتھ میں پکڑ کر آپ سردار کنٹیلا کو دعوت مبازرت دیں گے۔ اگر سردار کنٹیلا نے اس دعوت کو قبول کر لیا تو پھر اس کا نہادنہ آکر اس کی شرط بتائے گا۔ اگر آپ نے وہ شرائط قبول کر لیں تو پھر مقابلے طے ہو جائے گا۔ ورنہ آپ اپنی شرائط بتائیں گے پھر اس کا جواب سردار کنٹیلا دے گا اور اگر اس نے بھی آپ کی شرائط قبول نہ کریں تو معاملہ کسی تیرے کے پاس پہنچ جائے گا۔ پھر جو شرائط وہ طے کرے گا وہ آپ کو اور سردار کنٹیلا دونوں کو قبول کرنا پڑیں گی۔“..... ابو عباس نے کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”جگہ اور وقت کا تعین۔ بس بیہی دو شرائط ہوتی ہیں،“..... ابو عباس نے کہا۔

اوہ اگر اس نے سلیمانی دعوت مبازرت قبول کرنے سے انکار کر دیا پھر۔“..... عمران نے پوچھا۔

”پھر وہ سردار نہ رہ سکے گا اور اسے انسانی وقت کے مطابق ایک سو سالوں تک اپنے قبیلے سے علیحدہ رہنا پڑے گا کیونکہ دعوت مبازرت قبول نہ کرنا انتہائی شدید بزدی اور کمزوری بھی جاتی ہے۔“..... ابو عباس نے کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”اس لڑائی میں کتنا وقت صرف ہوتا ہے؟“..... عمران نے پوچھا۔

”آنماز کا تعین ہوتا ہے۔ انجام کا تعین نہیں ہے۔ جب تک دونوں میں سے ایک کا خاتمہ نہیں ہوتا یہ سلسلہ مسلسل چلتا رہتا ہے۔“..... ابو عباس نے کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”وہ مجھ سے کس طرح لڑے گا۔ کس طرح مجھے بلاک کرے گا؟“..... عمران نے سُکراتے ہوئے پوچھا۔

”جنات کا پسندیدہ ترین کام انسانوں کی گرد نیں تو ڈن ہوتا ہے۔ وہ جسمانی طور پر آپ پر حملہ کر کے آپ کی گردن تو ڈن کی کوشش کرے گا۔ اسے پوری آزادی ہو گی اور چونکہ دعوت مبازرت آپ نے دی ہو گی اس لئے آپ کا ساتھ نہ کوئی روحانی شخصیت دے سکے گی نہ کوئی مقدس کلام اور نہ کوئی انسان اور نہ کوئی جن۔ یہ لڑائی آپ کو تھا اپنی جسمانی اور روحانی طاقت سے لڑنا پڑے گی۔“..... ابو عباس نے کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”کیا اس میں اسلحہ استعمال ہو سکے گا؟“..... عمران نے پوچھا۔

بھی نہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ سوچ رہے ہیں کہ چاندی کی گولیاں بناؤ کر اس پر فائر کیا جائے لیکن انفرادی دعوت مبازرت میں صرف جسمانی لڑائی ہوتی ہے اور بس۔“..... ابو عباس نے جواب دیا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”کیا دو اسلحہ استعمال ہو سکیں گے؟“..... عمران نے پوچھا۔

”ہاں کیوں نہیں۔ لیکن آپ کے پاس تو سردار کنٹلیا کی طاقت کا عشرہ عشیر بھی نہیں ہوگا۔ پھر آپ داؤ بیچ کیا استعمال کریں گے۔ آپ کا خیال ہے کہ آپ اس پر مارشل آرمز مائیں گے لیکن اس پر ان کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔“..... ابو عباس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اگر میں اسے بے ہوش کر دوں اور پھر اسکا بال اکھاڑ کر گانٹھ میں ڈال کر اسے جلا دوں تو پھر۔“..... عمران نے کہا تو ابو عباس بے اختیار اچھل پڑے۔

کتاب گھر کی پیشکش

”بے ہوش۔ وہ کیسے۔“..... ابو عباس نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”بابا محمد بخش نے مجھے بتایا ہے کہ اگر خس کا عطر سمجھایا جائے تو جن بے ہوش ہو جائے گا اور جب تک اسے اگر کا عطر نہ سمجھایا جائے تو وہ ہوش میں نہیں آ سکتا۔“..... عمران نے کہا تو ابو عباس بے اختیار اچھل پڑے۔

”بابا محمد بخش نے جو کچھ آپ کو بتایا ہے وہ عام جنوں کے بارے میں بتایا ہے۔ سردار جن عام جنوں سے آپ کے تصور سے بھی زیادہ طاقتور ہوتے ہیں۔ وہ ایسی کسی چیز سے بے ہوش ہو سکتے۔“..... ابو عباس نے کہا۔

”انہیں بے ہوش کرنے کا کیا طریقہ ہو سکتا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”جب تک وہ کسی قبیلے کا سردار ہے۔ وہ بے ہوش ہو ہی نہیں سکتا۔ البتہ اسے نیند ضرور آتی ہے۔ لیکن یہ نیند بھی جبرا نہیں لائی جا سکتی۔“..... ابو عباس نے کہا۔

”کیا کوئی سردار جن ایسا کر سکتا ہے۔“..... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”کیا۔“..... ابو عباس نے چونک کر پوچھا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”کوئی سردار جن اس سردار کنٹلیا کو بے ہو کر سکتا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ وہ کر سکتا ہے لیکن کوئی بھی سردار جن ایسا نہیں کرے گا کیونکہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ کوئی سردار جن کسی سردار جن کے مقابل نہیں آ سکتا۔“..... ابو عباس نے کہا۔

”وہ کس طرح کر سکتا ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”جس طرح ایک انسان دوسرے انسان کو بے ہوش کرتا ہے۔ میرا مطلب ہے سائنس طور پر نہیں ویسے چوٹ وغیرہ لگا کر۔“..... ابو عباس نے کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”اگر کوئی سردار جن مقابلہ کرنے پر تسلی جائے تو پھر کیا ہوتا ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”اے جنات کا سب سے بڑا جگہ سزاد ہتا ہے۔ یہ زرا کچھ بھی ہو سکتی ہے۔ سرداری سے ہٹانے کے ساتھ ساتھ وہ فنا بھی ہو سکتا ہے۔“..... ابو عباس نے کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش

خوفناک عمارت

اردو جasoئی ادب کے ہانی، ابن صفی کی عمران سیرین سلسلے کا پہلا ناول۔ ایک پراسرار اور خوفناک عمارت پر تمنی کہانی، جہاں راتوں کو قبر کھول کر مردے پاہر آتے اور خوف و ہراس پھیلاتے۔ ابن صفی کے جادوئی قلم کا کرشمہ۔ طنز و مزاح، حیرت اور تجسس سے بھر پوری ناول کتاب گھر پر دستیاب۔ جسے **ناول** سیشن میں دیکھا جا سکتا ہے۔

”یہ جو گہ کہاں ہوتا ہے اور کون کون شامل ہوتے ہیں اس میں“..... عمران نے کہا۔

”بڑے بڑے جنات قبیلوں کے سردار ہوتے ہیں۔ ویسے ہر علاقے کا اپنا علیحدہ جو گہ ہوتا ہے۔ اسے علاقے کے جن سردار بھی اس میں شامل ہوتے ہیں“..... ابو عباس نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں اب ساری بات سمجھ گیا ہوں۔ اب آپ مجھے وہ گانٹھ کا طریقہ بتا دیں پھر ہمیں اجازت دیں“..... عمران نے کہا تو ابو عباس سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک رسی تھی۔ اس نے مخصوص انداز میں گانٹھ لگا کر عمران کو دکھائی۔ پھر عمران نے اس سے رسی لے کر خود اسی طرح گانٹھ لگائی۔

”ٹھیک ہے۔ آپ کی ذہانت واقعی قابلِ داد ہے کہ ایک ہی بار میں آپ سمجھ گئے ہیں۔ ورنہ میرے استاد نے جب اسے مجھے سمجھایا تھا تو مجھے چار ماہ لگے تھے“..... ابو عباس نے تحسین آمیز لمحے میں کہا۔

”آپ کے استاد۔ کیا وہ حیات ہیں“..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

”جی نہیں۔ وہ وفات پاچکے ہیں۔ ویسے عمران صاحب۔ میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ آپ سردار کنیلہ سے مقابلے کے لئے یا اسے فنا کرنے کے لئے کسی بہت بڑی روحانی شخصیت کی امداد حاصل کریں ورنہ آپ کے ہلاک ہونے کا خطرہ بہت زیادہ ہے اور آپ کو معلوم ہی نہیں ہے کہ یہ جن اور خاص طور پر سردار جن کس طرح طاقتور ہوتے ہیں“..... ابو عباس نے کہا۔

”آپ ایسی کسی شخصیت کے بارے میں رہنمائی کرو دیں۔“ عمران نے کہا۔

”جی نہیں۔ مجھے تو معلوم نہیں۔ میں تو بہت معمولی سا آدمی ہوں۔ آپ سید چراغ شاہ صاحب کی بات کر رہے تھے۔ وہ عمرے پر گئے ہیں تو آپ ان کی واپسی کا انتظار بھی کر سکتے ہیں“..... ابو عباس نے کہا۔

”نہیں۔ اب تو میں اس کام پر نکل پڑا ہوں۔ اب تو میں اسے تکمیل تک پہنچا کر ہی واپس جاؤں گا۔ اچھا آپ کی بے حد محترمانی۔ آپ نے بہت قیمتی وقت دیا اور انہائی مفید معلومات بھی۔ اب آپ مجھے یہ بتائیں کہ لقیس کے بارے میں جانتے ہیں“..... عمران نے کہا۔

”صرف نام سننا ہوا ہے اور یہ بھی سننا ہوا ہے کہ وہ لاکھوں سالوں سے زندہ ہے۔ ویسے تو وہ ایک شہر اسٹا میں رہتا ہے لیکن آج کل وہ قاہرہ میں آیا ہوا ہے۔ باقی مجھے اس کے بارے میں تفصیل کا علم نہیں ہے کیونکہ میرا کبھی اس سے واسطہ نہیں پڑا۔“..... ابو عباس نے کہا۔

”یہاں اس کی رہائش گاہ کا پتہ“..... عمران نے کہا تو ابو عباس نے پتہ بتا دیا۔

”ٹھیک ہے۔ اب ہمیں اجازت“..... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ ابو عباس نے کھانا کھانے پر اصرار کیا لیکن عمران نے معدرت کر لی اور پھر وہ اس کے نکل کر اس احاطے میں آگئے اور پھر وہاں سے باہر گلی میں آگئے۔

”عجیب حیرت انگیز واقعات سامنے آرہے ہیں“..... نائیگر نے کہا۔

”مجھے تو لگ رہا ہے کہ جیسے میں اپنی دنیا نکل کر کسی اور سیارے میں پہنچ گیا ہوں“..... جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”جوزف۔ تم نے ساری پاتیں سن لی ہیں۔ کیا تمہارے ذہن میں اس سردار جن سے مقابلے کی کوئی صورت ہے؟“..... عمران نے کہا۔

”باس۔ آپ اپنے غلام کو حکم دیں پھر دیکھیں کہ میں اس شیطان کا کیا حشر کرتا ہوں“..... جوزف نے بڑے باعتماد لمحے میں کہا۔

”تم کیا کرو گے؟“..... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ وہ گلی میں چلتے ہوئے بیرونی سڑک کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

”باس۔ ان جنوں کا بڑا سردار تو خود شیطان ہے۔ اس بڑے شیطان کا ایک خاص مندر شمالی افریقہ کے علاقے کنوبیں ہے۔ اس کے بڑے پچاری کا نام تاتا ہے۔ یہ بڑا پچاری تاتا پوری دنیا کے شیطان جنوں کا حاکم ہے۔ اس کا حکم شیطانی جنوں میں فوری مانا جاتا ہے اور وہ جب چاہے کسی بھی شیطان جن کا خاتمہ کر سکتا ہے وہ سردار جن ہو یا عام جن“..... جوزف نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا تو عمران اس کے بات سن کر

حیران رہ گیا۔

”لیکن تم نے آج سے پہلے تو یہ بھی یہ بات نہیں کی“..... عمران نے حیرت بھرے لبھے میں کہا۔

”آپ نے باس پہلے پوچھا بھی تو نہیں ہے۔ باس کو کچھ پوچھئے بغیر بتانا بھی تو غلام کا کام نہیں ہوتا“..... جوزف نے مخصوص سے لبھے میں جواب دیا تو عمران، ٹائیگر اور جوانا تینوں اس کے اس مخصوص جواب پر بے اختیار ہنس پڑے۔

”یہ باتیں تمہیں کس نے بتائی ہیں“..... عمران نے پوچھا۔ وہ اب گلیوں سے نکل کر سڑک پر پہنچ چکے ہیں۔

”وچ ڈاکٹر شومالی کے بڑے شاگرد وچ ڈاکٹر ڈوے کا تعلق قوم جنات سے تھا۔ جس طرح گمراہ اشیطان کا چوچھا سینگ تھا اسی طرح وچ ڈاکٹر ڈوے شیطان کا ساتھی تھا اور شیطان نے اسے بڑے پچاری تاتا کا خصوصی نائب مقرر کیا ہوا تھا لیکن وچ ڈاکٹر ڈوے کو افریقہ کے ساحر انہ علوم سیکھنے کا شوق تھا۔ اس لئے وہ بڑے پچاری تاتا کو چھوڑ کر وچ ڈاکٹر شومالی کا شاگرد بن گیا تھا اور باس۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ وچ ڈاکٹر شومالی میرے سر پر ہاتھ رکھا کرتا تھا۔ اس لئے وچ ڈاکٹر ڈوے بھی میرے سامنے سر جھکاتا تھا۔ یہ باتیں جو میں نے آپ کو بتائی ہیں یہ باتیں وچ ڈاکٹر ڈوے نے بتائی تھیں“..... جوزف نے جواب دیا۔

”کیا یہ وچ ڈاکٹر ڈوے میں زندہ ہے“..... عمران نے پوچھا۔

”ہاں باس۔ وہ زندہ ہے۔ جنات کی عمر میں انسانوں کی نسبت بہت طویل ہوتی ہیں“..... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا وچ ڈاکٹر ڈوے سے ملاقات ہو سکتی ہے“..... عمران نے کہا۔

”ہو تو سکتی ہے۔ لیکن وہ بڑے پچاری تاتا اور شیطان کے خلاف کام نہیں کرے گا لیکن میں اسے اس بات پر مجبور کر سکتا ہوں کہ وہ آپ کو اس بارے میں معلومات مہیا کروے“..... جوزف نے کہا۔

”کیسے اس سے ملاقات ہوگی“..... عمران نے اشتیاق آمیز لبھے میں پوچھا۔

”باس۔ اس کے لئے مجھے ایک خاص عمل کرنا ہوگا۔ آپ کسی ایسی جگہ چلیں جہاں اور کوئی میرے عمل میں مداخلت نہ کر سکے۔“ جوزف نے کہا۔

”کیا کسی جنگل میں جانا ہو گایا کسی صحرائیں“..... عمران نے پوچھا۔

”کسی ایکی جگہ پر باس“..... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے نیکی لی اور اسے قاہرہ کے نواحی میں ایک علاقے سو سے چلنے کا کہہ دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے طویل سفر کے بعد نیکی نے انہیں ایک گاؤں کے علاقے میں پہنچا دیا۔ عمران نے نیکی ڈرائیور کو کراچی ادا کیا اور پھر اس گاؤں کے قریب سے درخت تھے اور زمین پر ہر طرف گھنٹی جھاڑیاں پھیلی ہوتی تھیں۔ اگر یہ درخت طے کرنے کے بعد وہ ایک ایسے علاقے میں پہنچ گئے جہاں کثرت سے درخت تھے اور زمین پر ہر طرف گھنٹی جھاڑیاں پھیلی ہوتی تھیں۔ ایک لخاظ سے یہ ایک محدود رقبے پر واقع خود رو جنگل تھا۔

”یہ نیکی جگہ ہے“..... عمران نے کہا۔

”بالکل نیکی ہے باس“..... جوزف نے جواب دیا۔

”کیا عمل کرو گے پہلے مجھے بتاؤ۔ میں نہیں چاہتا کہ تم کوئی خوفناک قسم کا عمل کرو جس سے تمہیں تکلیف ہو“..... عمران نے کہا تو جوزف بے اختیار ہنس پڑا۔

”باس۔ آپ واقعی عظیم آقا ہیں لیکن اس میں مجھے کوئی تکلیف نہ ہوگی اور اگر ہوگی بھی سہی تو آقا کے لئے اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

مجھے کوئی ایسا درخت، ایسی کھوہ یا ایسی کوئی غارتلاش کرنا ہوگی جس کا منہ بند ہو۔..... جوزف نے کہا اور پھر اس نے تیزی سے ادھرا دھر گھومنا شروع کر دیا۔ عمران اور اس کے دوسرے ساتھی خاموش کھڑے تھے۔ تھوڑی دیر بعد جوزف نے ایک ایسا درخت تلاش کر لیا جس کا تنہ کھوکھلا اور تنے کے درمیان ایک چھوٹا سا سوراخ بھی تھا۔

”باس۔ میں وچ ڈاکٹر ڈومے کو بلوتا ہوں“..... جوزف نے عمران سے کہا اور اس کے ساتھوہ زمین پر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنا منہ درخت کے تنے میں موجود اس سوراخ سے لگایا اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم نے یک لخت ترہ نامٹنا شروع کر دیا۔ عمران اور اس ساتھیوں کی طرف چونکہ اسکی پشت تھی اس لئے وہ یہ نہ کیجئے پا رہے تھے کہ جوزف کے جوزف کیا کر رہا ہے۔ وہ صرف اس کے جسم کو ترہ نامٹا دیکھ رہے تھے۔ چند لمحوں بعد جوزف یک لخت پیچھے ہٹا اور پھر ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔

”بہر آؤ۔ ڈو مے باہر آؤ۔ تم وچ ڈاکٹر شومالی کے شاگرد ہو اور وچ ڈاکٹر شومالی نے کئی بار میرے سر پر ہاتھ رکھا تھا اور تمہیں معلوم ہے کہ وچ ڈاکٹر شومالی مجھے افریقہ کا بینا کہتا تھا۔ باہر آؤ۔ ڈو مے باہر آؤ۔ تم تو میرے سامنے خود سر جھکاتے تھے۔ اب میں تمہیں بلا رہا ہوں“۔ جوزف نے قدیم افریقی زبان میں چیختے ہوئے اور تحکمانہ لجھے میں بولنا شروع کر دیا۔ اس کی زبان صرف عمران ہی سمجھ رہا تھا جبکہ جوانا اور نائگر دونوں چونکہ یہ زبان نہ سمجھتے تھے اس لئے ان کے چہروں پر ایسے تاثرات تھے جیسے ان کے خیال کے مطابق جوزف کوئی پراسرار افریقی منتپڑھ رہا ہو۔

”میرے ساتھ میرا آقا ہے اور آقا کے ساتھی ہیں۔ باہر آؤ۔ میں تمہیں کہہ رہا ہوں باہر آؤ“..... جوزف نے پہلے سے زیادہ تحکمانہ لجھے میں کہا اور پھر عمران نے دیکھا کہ اس کے سامنے درخت کے تنے کے اس چھوٹے سے سوراخ سے سرخ رنگ کا گاڑھا سادھوں نکلنے لگا۔ اس کے ساتھ ہی عجیب ناموسی بوہر طرف پھیلتی چلی گئی۔ دھوں باہر آکر پہلے تو وہاں اسی طرح لہر اتار رہا جیسے تیز ہوا چلنے کی وجہ سے دھوں لہر اتا ہے لیکن پھر آہستہ آہستہ وہ جسم ہوتا چلا گیا اور ایک چھوٹے قدر لیکن بے حد پھیلے ہوئے جسم کا ایک آدمی ظاہر ہوا جس کا پورا جسم تیز سرخ رنگ کا تھا۔ اس جسم پر تیز رنگ کا عجیب سالب اس تھا۔ اس کا چہرہ لمبورٹا اور باہر کو نکلا ہوا تھا۔ آنکھیں چھوٹی تھیں۔ ان میں بے حد تیز چمک تھی۔ پیشانی تقریباً یہ ہونے کے برابر تھی۔ اس نے یک لخت جوزف کے سامنے سر جھکا دیا۔

کتاب گھر اردو ادب کے مشہور افسانے ۲۵ پیشکش

اردو ادب کے مشہور افسانے (جلد دوم) بھی کتاب گھر پر دستیاب ہے جس میں شامل افسانے ہیں:

(کالی بلا شوکت صدیقی)؛ (قیدی، ابراہیم جلیس)؛ (اخروٹ جھا چوہا بھیس، متاز مفتی)؛ (سیب کا درخت، بوتل کا جن اے حمید)؛ (فاسدہ، واجدہ تبسم)؛ (ادھا، گلزار)؛ (مجید کا ماضی، پوجا پھٹدے باز، سعادت حسن منشو)؛ (ماورزاد، خواجه احمد عباس) (بدام رنگی، بلونٹ سنگھ)؛ (بیہودہ خاوند، کنہیا الال کپور)؛ (عجیب قتل، شیم جیل)؛ (اوپر گوری کا مکان، آغا بابر)؛ (الآخری، مشی پریم چند)؛ (صاحب اس مرزا، علی حیدر ملک)؛ (دل ہی تو ہے، بھنور، گوندی، غلام عباس)؛ (مولوی مہرباں علی، ابن انشاء) (یمن جوس، چڑیں)؛ (غیر قانونی مشورہ، لوح مزار، موباسان)؛ (سوتی سالگرہ، اشfaq احمد)؛ (ایک تھی فاختہ، محمد منشاء یاد)۔

یہ کتاب افسانے سیکشن میں پڑھی جا سکتی ہے۔

”عظیم و حذف ڈاکٹر شومالی کے نام پر میں آگیا ہوں جو زف“..... آنے والے کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس کے لمحے میں بے پناہ کرنے تھے۔

”میرے آقا کو تم سے کام ہے ڈوے۔ اس لئے میں نے تمہیں بلا یا ہے۔ تم میرے آقا کا کام کرو گے۔ یہ میرا حکم ہے۔“ حذف ڈاکٹر شومالی کے بیٹے کا حکم“..... جو زف نے اور زیادہ تکمیلہ لمحے میں کہا۔

”تمہارا آقا ان دونوں جناتی دنیا کے خلاف کام کر رہا ہے جو زف اور پورے جنات اور ان کے آقا تمہارے آقا کو ہلاک کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور تمہیں تو معلوم ہے کہ میں شیطان کے خلاف کوئی کام نہیں کر سکتا اور نہ بڑا پچاری تاتا مجھے فنا کر دے گا“..... ڈوے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم کام نہ کرو۔ میں تمہیں مجبور نہیں کروں گا لیکن تم میرے آقا کو معلومات تو مہیا کر سکتے ہو“..... جو زف نے کہا۔

”میں معلومات مہیا کر بھی دوں تو تمہارا آقا ان معلومات سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے گا“..... ڈوے نے جواب دیا۔ عمران ان دونوں کے درمیان ہونے والی بات چیت سن بھی رہا تھا اور سمجھ بھی رہا تھا۔

”ڈوے۔ تم مجھے صرف اتنا بتا دو کہ کسی سردار جن کو فنا کیسے کیا جاتا ہے۔ اس کا کیا طریقہ ہے“..... عمران نے اچانک قدیم افریقی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”سردار جن کو فنا کیا جاسکتا ہے۔ جو زف کے آقا“..... ڈوے نے اس بار عمران کو براہ راست جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن ابھی تم نے خود جو زف کو بتایا ہے کہ اگر تم نے شیطان یا اس جنات ذریات کے خلاف کام کیا تو بڑا پچاری تاتا ری تمہیں فنا کر دے گا اور تم تو سردار جنوں سے بھی زیادہ بڑے شیطان کے نائب ہو۔ اگر تم فنا ہو سکتے ہو تو پھر سردار جن کیوں فنا نہیں ہو سکتا“..... عمران نے منہ بنتے ہوئے کہا۔

”بڑے پچاری تاتا میں یہ طاقت ہے جو زف کے آقا کو کہ کسی بھی سردار جن کو ہلاک کر سکتا ہے مگر انسانوں میں یہ طاقت نہیں ہے“..... ڈوے نے جواب دیا۔

”اس کے پاس کون سی طاقت ہے“..... عمران نے کہا۔

”اس کے پاس سبana کی طاقت ہے جو زف کے آقا۔ لیکن یہ سبana کی طاقت کیا ہے۔ میں یہ بات نہیں بتا سکتا“..... ڈوے نے جواب دیا۔

”سبana کی طاقت سے وہ کس طرح سردار جن کو ہلاک کرتا ہے“..... عمران نے پوچھا۔

”کیا تم جانتے ہو جو زف کے آقا کہ سبana کی طاقت کیا ہے“..... ڈوے نے انتہائی حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”میں نے صرف یہ نام سنا ہوا ہے“..... عمران نے جواب دیا۔

”یہ انتہائی پراسرار طاقت ہے جو صرف بڑے شیطان کے پاس ہے اور وہ جسے چاہے اسے بخش دیتا ہے۔ اس طاقت کی مدد سے بڑا پچاری تاتا جس جن کو فنا کرنا چاہتا ہوا سے بے بس کر دیتا ہے اور پھر اسے آگ میں ڈال کر فنا کر دیتا ہے“..... ڈوے نے جواب دیا۔

”یہی تو پوچھ رہا ہوں کہ وہ کیسے سردار جن کو بے بس کرتا ہے۔ کیا اس کو بے ہوش کر دیتا ہے یا اس کے جسم میں موجود گرمی کو ختم کر دیتا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”وہ سبana کی طاقت کی مدد سے اس پر کبونا کا عمل کرتا ہے جو زف کے آقا اور جب کبونا کا عمل کامل ہوتا ہے تو جن بے بس ہو جاتا ہے“..... ڈوے نے جواب دیا۔

”کبونا کے عمل کے لئے تو ضروری ہے کہ مقابل کو کچھ نظر نہ آئے۔ اس کے لئے وہ کیا کرتا ہے“..... عمران نے جواب دیا تو ڈوے کا جسم

یکخت لہرانے لگا۔

”تو تو کیا تم کوونا کے عمل کے بارے میں جانتے ہو جوزف کے آقا“..... ڈو مانے حیرت کی شدت سے سیٹی بجانے کے سے لبھے میں کہا۔

”میں نے ایک قدیم کتاب میں اس بارے میں پڑھا تھا کہ کوونا کا عمل طاق تو رجاؤروں کو بے بس کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے لیکن یہ عمل بھی اس وقت مکمل ہوتا ہے جب مقابل کو نظر آنا بند ہو جائے۔ اس کے لئے تو طاق تو رجاؤروں کو اندھا کر دیا جاتا ہو گا لیکن جن کے ساتھ کیا جا سکتا ہے“..... عمران نے جواب دیا۔

”تم بہت کچھ جانتے ہو جوزف کے آقا۔ بہت کچھ جانتے ہو۔ تم واقعی بہت خطرناک انسان ہو۔ اس لئے تو شیطان اور اس کے حواری تم سے خوفزدہ رہتے ہیں لیکن چونکہ تم جوزف کے آقا ہو اور جوزف وچ ڈاکٹر شومالی کا بیٹا ہے اور میں نے اسکے سامنے سر جھکا دیا ہے۔ اس لئے میں بتا دیتا ہوں تمہیں کہ جن کوونا کا عمل مکمل کرنے کے لئے اس کے سر کے درمیان میں ایک خاص انداز میں چوٹ لگائی جاتی ہے جس سے وقی طور پر یہ جن اندھا ہو جاتا ہے اور پھر اس پر کوونا کا عمل مکمل کر دیا جاتا ہے اور وہ بے بس ہو جاتا ہے لیکن اس کی تفصیل میں نہیں بتا سکتا“..... ڈو مے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ بتاؤ کہ بڑا پچاری تاتا سبانا اور کوونا کا استعمال جب کسی سردار جن پر کرتا ہے تو کیا اس وقت وہ جن اپنی اصل ساخت میں ہوتا ہے یا انسانی ساخت میں“..... عمران نے پوچھا۔

”جنتی ساخت میں۔ کیونکہ یہ طاقت بڑے پچاری تاتا اور مجھے میں ہے کہ ہم جنات کو ان کی اصل ساخت میں دیکھ سکتے ہیں لیکن اس بارے میں ہم کسی کو کچھ نہیں بتا سکتے اور اگر بتا بھی دیں تو انسانوں کو بہر حال اس کی سمجھ نہیں آ سکے گی“..... ڈو مے نے جواب دیا تو عمران سکرا دیا۔

”مجھے جنتی ساخت اور اس کی ماہیت پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اس کا مطلب ہوا کہ کم از کم کوئی انسان سبانا اور کوونا کو استعمال نہیں کر سکتا“..... عمران نے کہا۔

”ہاں“..... ڈو مے نے جواب دیا۔

”کیا کوئی جن ایسا کر سکتا ہے“..... عمران نے پوچھا۔

”ہاں۔ جن تو کر سکتا ہے لیکن اگر جن کے پاس سبانا اور کوونا کی طاقتیں ہوں گی مگر جن کے پاس ایسی طاقتیں نہیں ہیں“..... ڈو مے نے جواب دیا۔

”کیا اس جن کی مدد سے کسی دوسرے جن کو کوونا کی حالت میں تولایا جا سکتا ہے“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن کسی جن کو بھی یہ طاقت حاصل نہیں ہے“..... ڈو مے نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تمہارا شکریہ۔ اب تم جا سکتے ہو“..... عمران نے کہا۔

”تم جوزف کے آقا ہو اور میں نے جوزف کے سامنے سر جھکایا ہے۔ اس لئے میں تمہیں بتا دوں کہ تم جنات کے خلاف کام مت کرو وورنہ اس بار تم یقین طور پر ہلاک کر دیئے جاؤ گے“..... ڈو مے نے کہا۔

”تمہاری اس ہمدردی کا شکریہ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ موت زندگی اختیار جنات کے پاس نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے پاس ہوتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ جنات تو انسان سے بھی زیادہ کمزور مخلوق ہے اور پھر شیطان کے بیروکار جنات میں تو یہ طاقت بھی نہیں ہو سکتی کہ وہ اس طرح کسی کی موت کا فیصلہ کر سکے“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں نے جو کچھ بتانا تھا بتا دیا۔ اب میں جارہا ہوں“..... ڈو مے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم دوبارہ دھوئیں میں تبدیل ہوا اور

پھر یہ دھواں اس درخت کے تنے کے سوراخ میں گستاخلا گیا اور چند لمحوں بعد غائب ہو گیا۔

”بے حد شکر یہ جوزف۔ تمہاری وجہ سے بڑی اہم معلومات مل گئی ہیں“..... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

”لیکن باس۔ میں نے جو کچھ سنائے ہے اس کے مطابق تو ڈوٹے نے کچھ نہیں بتایا“..... جوزف نے مذہر بھرے لجھے میں کہا۔

”تمہارے اس ڈوٹے کا خیال ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا۔ حالانکہ میرا خیال ہے کہ سبانتا کے متعلق تو تم بھی جانتے ہو گے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش <http://kitaabghar.com>

”نہیں باس۔ میں تو سبانتا کے بارے میں کچھ نہیں جانتا“..... جوزف نے چونک کر کہا۔

”سبانتا کو افریقی ساحر کا کوش بھی کہتے ہیں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کا کوش۔ اوہ ہاں۔ اس کے متعلق تو مجھے معلوم ہے۔ میرے سامنے وچ ڈاکٹر ہاماں نے کوئی پارکا کا کوش کا عمل کیا تھا“..... جوزف نے چونک کر کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش <http://kitaabghar.com>

”اس کا کوش کے عمل کو ڈوٹے سبانتا کہہ رہا تھا“..... عمران نے کہا۔

”اوہ باس۔ پھر تو واقعی تم جانتے ہو گے کیونکہ تم عظیم ڈاکٹر وچ ہاماں سے بھی زیادہ جانتے ہو“..... جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار نہ پڑا۔

”ماستر۔ یہ تم کس زبان میں بتیں کر رہے ہے تھے۔ میں تو سمجھا تھا کہ کوئی پراسرار منتر پڑھے جا رہے ہیں“..... جوانا نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”یہ قدیم افریقی زبان ہے جواب خال علاقوں میں بولی جاتی ہے اور بھی جاتی ہے ورنہ عام طور پر یہ متزوك زبان ہے اور میں نے اسے خاص طور پر پڑھا اور سیکھا ہے“..... عمران نے جواب دیا۔

کتاب گھر کی پیشکش <http://kitaabghar.com>

”باس۔ کوئی خاص بات معلوم ہوئی ہے“..... نائیگر نے پوچھا۔

”بظاہر تو خاص بات معلوم نہیں ہوئی لیکن بہر حال ایک خاص راستہ میرے سامنے آگیا ہے اور میں اسی راستے کی تلاش میں تھا۔ بہر حال آؤ۔ اب اس اقسیس سے مل لیں۔ اس کے بعد کوئی لائچہ عمل تیار کروں گا“..... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

کتاب گھر کی پیشکش ☆☆☆ <http://kitaabghar.com>

اقسیس اپنے خاص کمرے میں بیٹھا ہوا شراب پینے میں مصروف تھا کہ دروازہ کھلا اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اقسیس اسے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔

”تم۔ تم کون ہو اور یہاں تک کیسے پہنچ گئے“..... اقسیس نے انتہائی حیرت بھرے لجھے میں کہا

”میرا نام سردار خساک ہے اور میں خساک قبیلے کا سردار ہوں۔ عظیم اقسیس۔ اور مجھے بڑے شیطان نے خاص طور پر اس بات کی ہدایت کی تھی کہ میں اس انسان عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کروں۔ وہ جو کچھ بھی کریں جو با تین کریں۔ جن سے ملیں۔ اگر کوئی اسی بات ہو جو آپ کو پہنچانی ضروری ہو تو میں یہ بتاؤں آپ کو بتاؤں۔ میں اس لئے حاضر ہوا ہوں“..... آئنے والے نے کہا۔

”اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے۔ بیٹھو“..... اقسیس نے کہا اور خساک کری پیٹھ گیا۔

”ہاں۔ اب بتاؤ۔ کیا خاص بات ہوئی ہے کہ تمہیں مجھ سے اس انداز میں رابطہ کرنا پڑا ہے“..... اقسیس نے کہا۔

”عظیم اقسیس۔ وہ انسان جس کا نام عمران ہے اپنے تین ساتھیوں سمیت جن میں ایک افریقی جبشی ہے۔ ایک ایک بھی جبشی ہے اور ایک

پاکیشیائی ہے۔ ایک طیارے کے ذریعے قاہرہ پہنچا ہے۔ سردار خاک نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے۔ تم خاص بات بتاؤ“..... القیس نے بدستور منہ بناتے ہوئے کہا۔

”راتے میں اخنوخ کے گھوکا سرخ سردار اختیاش اس عمران سے ملا تھا لیکن چونکہ وہ مسلمان ہے اس لئے میں یا میرے قبیلے کا کوئی جن قریب نہ جا سکتا تھا۔ اس لئے مجھے معلوم نہیں ہے کہ وہ کیوں ملا تھا اور اس نے کیا باقیں کی ہیں“..... سردار خاک نے کہا۔

”جو بھی باقیں کریں۔ اس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیا تم نے یہی بتانا تھا“..... القیس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”عظیم القیس۔ جو اصل اور خاص بات میں بتانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ عمران اور اس کے ساتھی قاہرہ کے ایک سنان علاقے میں گئے اور عمران کے ساتھی جس کا نام جوزف ہے، نے وہاں بڑے پیچاری تاتا کے نائب سردار ڈوے کو طلب کیا اور پھر سردار ڈوے اور اس عمران کے درمیان باقیں ہوئیں“..... سردار خاک نے کہا تو القیس بے اختیار اچھل پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ واقعی خاص بات ہے۔ کیا باقیں ہوئیں ان کے درمیان“..... القیس نے بے چین ہو کر پوچھا تو سردار خاک نے وہ تمام باقیں جو عمران اور ڈوے کے درمیان ہوئی تھیں لفظ بالفظ دوہرا دیں۔

”اوہ۔ پھر تو اسے اس کے مطلب کی کوئی بات معلوم نہیں ہو سکی“..... القیس نے اطمینان بھرے لبجھ میں کہا۔

”اگر معلوم ہو بھی جاتیں عظیم القیس۔ تو کوئی انسان ان باتوں پر عمل نہیں کر سکتا“..... سردار خاک نے کہا۔

”تم درست کہہ رہے ہو۔ بہر حال یہ بات طے ہے کہ اس عمران کے خلاف میں نے جو جال بنایا ہے وہ اس جال میں پھنس کر ضرور ہلاک ہو گا“..... القیس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وہ اپنے ساتھیوں سمیت سرمیں سے ملنے آ رہا ہے عظیم القیس“..... سردار خاک نے کہا۔

”میں بھی اس کی آمد کا ہی انتظار کر رہا ہوں۔ میں نے کیناس سے کہہ دیا ہے کہ وہ جیسے ہی آئیں۔ انہیں میرے پاس پہنچا دے“..... القیس نے کہا۔

”وہ پہنچنے والے ہیں اس لئے میں جا رہا ہوں۔ آپ مجھے بتائیں کہ میں اب بھی ان کی نگرانی کروں یا واپس چلا جاؤں“..... سردار خاک نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”نگرانی کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر چیز میرے علم میں ہے“..... القیس نے فاخراں لبجھ میں کہا تو سردار خاک نے سرہلا یا اور مژکر کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ ھلا اور القیس کا خادم ڈرائیور کیناس اندر داخل ہوا۔

<http://kitaabghar.com> <http://kitaabghar.com>

پر اسرار خزانہ

پر اسرار خزانہ..... کہانی ہے ایک حریت و اسرار میں ڈوبی ہوئی رومانوی داستان کی، جس کا آغاز ہزاروں سال قبل ٹیکسلا (پاکستان) کے محلات (آج کے ہندورات) میں ہوا اور اختتام تبت کے پر اسرار جنگلوں اور پہاڑوں میں۔ یہ کہانی گھومتی ہے انسانی محبت اخلاص اور ہمدردی کے جذبات کے گرو، اور اسے سُگنیں بناتی ہے انسان کی لائق، طمع اور خود غرضی کے جذبے۔ ایک بے قرار، بھلکتی رزوں کو سکون اور چین دینے کے لیے کئے گئے دشوار گزار سفر کی داستان، جس میں کچھ لوگوں کے پیش نظر ایک بیش بہا خزانہ بھی تھا۔

پر اسرار خزانہ کو ناول سیکشن میں دیکھا جاسکتا ہے۔

”آقا۔ عمران اور اس کے تین ساتھی آئے ہیں۔ میں نے آپ کے حکم کے مطابق انہیں بڑے کمرے میں بخادیا ہے۔“..... کیناس نے انتہائی مودبانہ لمحے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں آرہا ہوں“..... القیس نے جام میں موجود شراب کا آخری گھونٹ اپنے حلق میں انڈیلا اور پھر جام کو میز پر رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی آنکھوں میں خاصی چمک تھی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بڑے کمرے میں داخل ہوا جسے ڈرائیکٹ روم کے انداز میں سجا یا گیا تھا۔ چار آدمیوں کر سیوں پر بیٹھے ہوئے تھے جن میں دو قوی ہیکل جبشی تھے۔

<http://kitaabghar.com>

<http://kitaabghar.com>

”میرا نام القیس ہے۔“..... القیس نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسکے ساتھ ہی وہ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

نہ ہی اس کے آنے پر کمرے میں بیٹھے ہوئے چاروں اٹھے اور نہ القیس نے ان سے مصافحہ کرنے کی کوشش کی۔

”میرا نام علی عمران اور یہ میرے ساتھی ہیں ٹائیگر، جوزف اور جوانا اور تم میرے بارے میں اچھی طرح جانتے ہو کیونکہ تم نے مجھے ہلاک کرانے کی کوششیں کی ہیں۔ میں اس لئے تمہارے پاس آیا ہوں کہ تم سے کھل کر بات کر لی جائے۔“..... سامنے بیٹھے ہوئے نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

<http://kitaabghar.com>

<http://kitaabghar.com>

”ہاں۔ مجھے اعتراف ہے کہ میں نے یہ کوششیں کی تھیں اور مجھے یہ بھی اعتراف ہے کہ میری ہر کوشش ناکام ہوئی ہے لیکن یہ کام مجھے جناتی دائرے کے بڑے شیطان نے دیا تھا لیکن میری ناکامی کے بعد اس بڑے شیطان نے یہ کام مجھے سے لے لیا۔ اس لئے اب میں تمہارا دشمن نہیں ہوں بلکہ اس بڑے شیطان نے میری توہین کی ہے۔ اس لئے اب میں اسکے حق میں کوئی کام نہیں کروں گا بلکہ اگر تم چاہو تو میں تمہارا ساتھ دینے کے لئے تیار ہوں،“..... القیس نے کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش

کتاب گھر کی پیشکش

”اچھا۔ پھر تو یہ ہمارے لئے خوبخبری ہے۔ تم ہماری کس طرح مدد کر سکتے ہو۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم سردار کنٹیلا کنٹیلا کوفا کرنا چاہتے ہو۔ میں اس کام میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں لیکن خود برہا راست یہ کام نہیں کر سکتا۔“..... القیس نے کہا۔

”کس طرح؟“..... عمران نے پوچھا۔

”میں نے سردار کنٹیلا کو بظاہر حفاظت کے لئے ایک معبد میں بند کیا ہوا ہے۔ اسے ختوں معدہ کہتے ہیں۔ میں تمہیں وہاں پہنچا سکتا ہوں۔ اگر تم اسے فا کر سکتے ہو تو جا کر کرلو۔“..... القیس نے کہا۔

<http://kitaabghar.com>

<http://kitaabghar.com>

”اگر وہ ناراض ہو بھی جائے تو مجھے کیا پرواہ ہو سکتی ہے کیونکہ میرا جناتی دائرے سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ پھر میں خود بھی ایک طاقتور شخص ہوں اور میری یہ طاقت اس کی مر ہوں منت نہیں ہے۔“..... القیس نے کہا۔

”میں نے شاہے کہ تم خود قدیم زمانے کی روح ہو۔ کیا واقعی ایسا ہی ہے؟“..... عمران نے کہا۔

”میں روح نہیں ہوں۔ انسان ہوں۔ البتہ میں طویل عرصے سے زندہ ہوں لیکن کس طرح زندہ ہوں یہ بات تمہاری سمجھ میں نہیں آسکتی۔“..... القیس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

<http://kitaabghar.com>

<http://kitaabghar.com>

”یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کوئی انسان تو صدیوں تک زندہ نہیں رہ سکتا۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”میں نے کہا ہے کہ یہ بات تمہاری سمجھ میں نہیں آسکتی۔ اس لئے تم اس بات کو بنے دو۔“..... القیس نے کہا۔

”کیا تمہارا ملازم جس نے ہمیں یہاں تک پہنچایا ہے وہ بھی تمہارے ساتھ طویل عرصے سے زندہ ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”تم کیناس کی بات کر رہے ہو۔ نہیں۔ وہ ایسی طاقت نہیں رکھتا۔ البتہ ویسے وہ ایسی طاقتیں رکھتا ہے جو عام انسان نہیں رکھتا۔ اس لئے میں نے اسے اپناملازم بنایا ہوا ہے اور یہ اس کے لئے بہت بڑا اعزاز ہے“..... القیس نے فاخرانہ لبجے میں کہا۔

”کیا یہ کیناس بھی شیطان کا پیروکار ہے؟“..... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ لیکن تم کیناس میں اتنی دلچسپی کیوں لے رہے ہو؟“..... القیس نے کہا۔

”وکھوالقیس۔ تم شاید یہ سمجھ رہے ہو کہ تم مجھے بھی دوسروں کی طرح احمق ہالوگے حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ تم اصل القیس نہیں ہو۔ تم القیس کی بدر وح ضرور ہو۔ البتہ تم ایک قدیم مصری علم جانتے ہو جس کی مدد سے تم مردہ ہونے والے انسان کے جسم میں داخل ہو جاتے ہو اور اس طرح تم انسانی جسم حاصل کر لیتے ہو۔ تم انسان کے روپ میں زندہ شیطان ہو اور کوئی شیطان اپنے خلاف کسی کی مدد نہیں کر سکتا۔ اس لئے تم کھل کربات کرو۔ تم کیا چاہتے ہو؟“..... عمران نے اس پار انہائی سنجیدہ لبجے میں کہا۔

”میں نہیں بلکہ تم احمق ہو۔ جو ایسی باتیں کر رہے ہو۔ میں تو تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں۔ تم اٹا میرے خلاف ہی باتیں کر رہے ہو۔ ورنہ اگر میں چاہوں تو تم میرے مکان سے کسی صورت بھی زندہ نہیں جا سکتے۔ میں تو صرف جنتی والزے کے بڑے شیطان کو سبق دینا چاہتا ہوں۔ اس لئے میں تمہاری مدد کرنے کا سوچ رہا تھا“..... القیس نے غصیلے لبجے میں کہا۔ اسے واقعی عمران کی باتوں پر غصہ آ گیا تھا۔

”ٹھیک ہے۔ تمہارے بارے بعد میں باتیں ہوں گی۔ تم بتاؤ کہ سردار کنیلا کو تم کیسے معبد میں بند کر سکتے ہو۔ جبکہ وہ شیطان کے پیروکار قبیلے کا سردار جن ہے؟“..... عمران نے کہا۔

”تم اس بات کو چھوڑو۔ میں نے بتایا ہے کہ میں از خود طاقتوں ہوں۔ میں جو چاہوں کر سکتا ہوں،“..... القیس نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم مجھے وہاں پہنچا دو۔ میں خودہ اس سے نہ لوں گا“..... عمران نے کہا۔

”یہ سوچ لو کہ سردار کنیلا انہائی طاقتوں بھی اور سردار بھی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تم خود اس کے ہاتھوں مارے جاؤ“..... القیس نے فخریہ لبجے میں کہا۔

”میں نے سردار کنیلا کو فنا نہیں کرنا اور نہ میں ایسا کر سکتا ہوں۔ یہ کام اللہ تعالیٰ کا ہے وہ کسی کو فنا کرے یا باتی رکھے۔ میں تو سردار کنیلا کو صرف یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ وہ شیطان کی پیروی میں اتنا آگے نہ بڑھ جائے کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب اس پر نازل ہو جائے“..... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میرا کام صرف تمہیں بتانا تھا لیکن اگر سردار کنیلا نے تمہیں ہلاک کر دیا تو میں ذمہ دار نہیں ہوں گا“..... القیس نے اپنے مخصوص قوانین کی بناء پر بات کھولتے ہوئے کہا۔

”سردار کنیلا شیطان کا پیروکار ہے اس لئے وہ کسی مسلمان پر حاوی نہیں ہو سکتا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ معبد قاہرہ کے شمال مشرق میں موجود صحرائیں ہے۔ میرا ملازم کیناس تمہیں وہاں پہنچا سکتا ہے۔ جب تم اس معبد میں داخل ہو گے تو سردار کنیلا وہاں موجود ہو گا۔ اس کے بعد تم جانو اور سردار کنیلا جانے۔ میرا خادم تمہیں وہاں پہنچا کرو اپس آجائے گا“..... القیس نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ہم سردار کنیلا سے ملاقات کے لئے تیار ہیں“..... عمران نے کہا تو القیس اٹھ کھڑا ہوا۔

”آؤ میرے ساتھ“..... القیس نے کہا اور اٹھ کر پیروی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے بھی اٹھتے ہوئے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ بھی عمران کے پیچھے چلتے ہوئے پیروی دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔

☆☆☆

عمران کا رکی فرنٹ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ نائیگر، جوزف اور جوانا عقبی سیٹ پر موجود تھے۔ ڈرائیورگ سیٹ پر القیس کا خادم کیناس موجود تھا اور کار القیس کی حوصلی سے نکل کر قاہرہ کے شمال مشرق کی طرف جانے والی سڑک پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

”اس معبد میں ہم کتنی دیر تک پہنچ جائیں گے“..... عمران نے کیناس سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کم از کم چار گھنٹے لگ جائیں گے“..... کیناس نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم کتنے عرصے سے القیس کے ساتھ ہو“..... عمران نے پوچھا۔

”گزشتہ پچیس سالوں سے“..... کیناس نے جواب دیا۔

”اس سے پہلے کیا کرتے تھے“..... عمران نے پوچھا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”میں ایک قدم معبد کا رکھوا لاتھا۔ اس معبد کے بڑے پیاری کا خادم خاص۔ پھر عظیم القیس نے اس بڑے پیاری کو ہلاک کر کے معبد پر قبضہ کر لیا اور مجھے خادم خاص بنالیا“..... کیناس نے جواب دیا۔

”کیا تم القیس کی خدمت گزاری میں خوش ہو“..... عمران نے کہا تو کیناس نے چونکہ عمران کی طرف دیکھا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

کتاب گھر کی پیشکش

”تم یہ بات کیوں پوچھ رہے ہو“..... کیناس نے کہا۔

”اس لئے کہ میں نے محسوس کیا ہے کہ تم خود انتہائی طاقتور شخصیت ہو اور القیس کے ساتھ مجبور آرہ رہے ہو“..... عمران نے جواب دیا۔

”تمہیں کیسے اس بات کا احساس ہوا ہے۔ تمہاری میری کوئی تفصیلی ملاقات تو نہیں ہوئی اور نہ تم میرے بارے میں کچھ جانتے ہو اور نہ میں نے تمہیں پہلے کبھی دیکھا ہے“..... کیناس نے کہا۔

”میں نے تمہیں دیکھ کر یہ اندازہ لگایا ہے کہ تمہاری طاقت کے پیچھے شیطان کا ہاتھ نہیں ہے بلکہ تم ساحرانہ طاقتیں رکھتے ہو جن کا قدیم مصر میں عام روایت تھا“..... عمران نے کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”تم یہ بات درست ہے۔ میں شیطان کا پیروکار نہیں ہوں بلکہ میری طاقتیں جس قدیم مصری علم سے حاصل کردہ ہیں اس علم کا کوئی تعلق شیطان سے نہیں ہے۔ یہ طاقتیں اور یہ قدیم مصری علم انسان کو شیطان سے بچانے کے لئے استعمال ہوتا تھا لیکن اب زمانہ بدل چکا ہے۔ اب ہر طرف شیطان کی طاقت چھاگئی ہے“..... کیناس نے جواب دیا

”تم شاید قدیم مصرف علم فارو کی طاقتیں رکھتے ہو جو سورج دیوتا کے پیاریوں کا خاص علم تھا“..... عمران نے کہا تو کیناس بے اختیار اچھل پڑا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”تم کیا ہو۔ تم یہ سب کچھ کیسے جانتے ہو“..... کیناس نے انتہائی حیرت بھرے لجھ میں کہا۔

”مجھے تو فارو کے بارے میں شاید تم سے زیادہ علم ہے۔ فرا قدیم مصری زبان میں سورج دیوتا کو کہا جاتا تھا جسے عبرانی زبان میں فارو بنا دیا گیا اور پھر اس لفظ سے فرعون بنا اور مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ مصر کے پہلے فرعون کا نام سن فیر و تھا۔ اس دور میں پورے مصر میں سورج کو دیوتا مانے والوں کی حکومت تھی“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”تم تو بہت بڑے عالم ہو۔ مجھے حیرت ہے۔ لیکن تم نے کیسے یہ بات معلوم کر لی کہ میرے پاس فارو کی طاقتیں ہیں“..... فارو نے کہا۔

”تمہارا پیشانی کے درمیان میں سورج کا نشان کھدا ہوا موجود ہے اور یہ نشان صرف ان لوگوں کی پیشانی پر بنایا جاتا ہے جو فارو کی طاقتیں کے مالک ہوتے ہیں“..... عمران نے کہا تو کیناس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ بنس پڑا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”واقعی یہ تو سیدھی سادھی بات تھی۔ مجھے نجانے اس کا خیال کیوں نہ آیا تھا۔ تمہاری بات درست ہے۔ میں واقعی فارو کی طاقتیں رکھتا ہوں“..... کیناس نے جواب دیا۔

اور تمہارا آقا القیس مصر کے ایک اور قدیم علم فوفو کی طاقتیں رکھتا ہے جو شیطانی روحوں کا خاص علم تھا۔ لیکن یہ بات مجھے بھی معلوم ہے اور

یقیناً تمہیں بھی معلوم ہو گی کہ فاروق طاقتیں رکھنے والا فور وح کا خاتمہ آسانی سے کر سکتا ہے۔ پھر تم اس کے خادم کیوں بننے ہوئے۔..... عمران نے کہا۔

”مجبوری ہے۔ کیونکہ جب فاروق کا آخری بڑا پیجاری آقا القیس کی سازش کا شکار ہو کر ہلاک ہو گیا تو مجھے اپنی جان بچانے کے لئے حلف لیتا پڑا کہ میں اس کے خلاف اپنی طاقتیں کبھی استعمال نہیں کروں گا۔ اس حلف کے بعد میں اس کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا۔“..... کیناس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”تم نے سورج دیوتا کا حلف لیا ہو گا۔“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ اور یہ ہمارے لئے سب سے بڑا حلف ہوتا ہے۔“..... کیناس نے جواب دیا۔

”مجھے معلوم ہے لیکن یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ سورج دیوتا کا حلف شیطان کے خلاف توڑا جا سکتا ہے کیونکہ شیطان اندر ہیرے کی پیداوار ہے اور سورج اندر ہیرے کا سب بڑے دشمن ہے۔“..... عمران نے کہا تو کیناس چونک پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تم تھیک کہہ رہے ہو۔ اوہ۔ واقعی تم تھیک کہہ رہے ہو۔ مجھے یاد آگیا۔ مجھے بڑے پیجاری نے ایک بار یہ بات بتائی تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ میں القیس کے خلاف کام کر سکتا ہوں۔ میری طاقتیں کام دیں گی۔“..... کیناس نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”نہ صرف کام دی گی بلکہ اور بڑھ جائیں گی جبکہ تم اس شیطان روں کی خدمت کر کے خود ہی اپنی طاقتیں کم کر رہے ہو۔“..... عمران نے کہا۔

”لیکن تم خود اس القیس کی سازش کا شکار ہونے جا رہے ہو۔“..... کیناس نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ القیس نے کیا سازش کی ہے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ جس معدہ میں تم ہمیں پہنچانے جا رہے ہو وہاں سردار کنٹیلا کے روپ میں خجال موجود ہے جسے ایک ہزار در پیاں دے کر اس کام کے لئے آمادہ کیا گیا ہے کہ وہ میری گروں توڑے لیکن نہ ہی تمہارے القیس کو یہ علم ہے اور نہ اس سردار خجال کو کہ کوئی جن چاہے وہ جتنا ہی طاقتوں کیوں نہ ہو، انسان پر اس وقت تک قابو نہیں پا سکتا جب تک کہ انسان اپنی انسانیت کی سطح سے خود ہی نیچے نہ گر جائے اور شیطان کا پیروکار نہ ہو جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا نائب اور تمام خلوقات پر اشرف بنایا ہے اور الحمد للہ میں انسان ہونے کے ساتھ ساتھ مسلمان بھی ہوں۔ اس لئے سردار خجال میرا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔“..... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”پھر تم وہاں کیوں جا رہے ہو۔“..... کیناس نے کہا۔

”میں اس سردار خجال کو سردار کنٹیلا کے خلاف استعمال کرنا چاہتا ہوں اور میں نے اب تک یہ ساری باتیں اس لئے کی ہیں کہ تم اگر چاہو تو اس کام میں میری مدد کر سکتے ہو۔“..... عمران نے کہا۔

”میں کیسے تمہاری مدد کر سکتا ہوں۔“..... کیناس نے چونک کر پوچھا۔

”فارو اپنے قدیم دور میں قوم سبا کا علم تھا جس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی اطاعت اختیار کر لی تھی اور چونکہ جنات پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت تھی اس لئے فارو عالموں کو جنات کے خلاف کام کرنے سے روک دیا گیا تھا لیکن ایسے جنات جو شیطان کے پیروکار تھے ان کے خلاف فارو عالم کام کر سکتے تھے۔ اس طرح فارو علم میں ایسے راز بہر حال موجود ہیں جن سے جنوں کو فنا کیا جا سکتا ہے اور تم فارو کے عالم ہو۔ اس لئے یقیناً تمہیں بھی ان رازوں کا علم ہو گا۔“..... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”تمہاری بات درست ہے لیکن چونکہ میں القیس کا خادم ہوں اور میں صرف تمہاری باتوں پر اپنا خلاف نہیں توڑ سکتا۔ اس لئے جب تک میں القیس کا خادم ہوں جنات کے خلاف اور خاص طور پر شیطان کے خلاف کوئی کام نہیں کر سکتا۔“..... کیناس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اگر میں تمہارے اس القیس کا خاتمہ کر دوں تو کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ سردار کنیلہ کے خلاف میری مدد کرو گے؟“..... عمران نے کہا۔

”میرے وعدے کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ تم القیس کے خلاف کچھ نہیں کر سکتے۔ تمہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ وہ کس قدر طاقتور ہے۔“..... کیناس نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ پر کار موڑ اور واپس چلو،“..... عمران نے کہا۔

”ایسا ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ آقا القیس نے مجھے تمہیں اس معبد تک چھوڑنے کا حکم دیا ہے اور میں آقا کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا،“..... کیناس نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ایسے ہی سہی،“..... عمران نے کہا تو کیناس نے اس کی طرف دیکھا اور پھر سامنے دیکھنے لگا۔ اب کار ایک صراحتی ہوئی سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ پھر واقعی چار گھنٹوں کے طویل سفر کے بعد وہ ایک بہت بڑے ٹیلے کے پاس جا کر رک گئی۔

”اس ٹیلے کی جڑ میں اس معبد کا دروازہ ہے۔ جب تم دروازہ کھول کر اندر جاؤ گے تو وہاں سردار کنیلہ موجود ہو گا،“..... کیناس نے کار روکتے ہوئے کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”تم واپس جاؤ گے،“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ مجھے سمجھی حکم ہے،“..... کیناس نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ لیکن اگر تم چاہو تو اپنے آقا کا یہاں تماشہ دیکھ کر واپس جاسکتے ہو،“..... عمران نے کار سے اترتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ آقا کا یہاں کیا تماشہ ہو گا کیا وہ یہاں آئے گا؟“..... کیناس نے حیرت بھرے لبھے میں کہا۔

”ہاں۔ ابھی وہ یہاں آئے گا،“..... عمران نے کہا اور کار سے نیچے اترتے ہی عمران کے ساتھی بھی کار سے نیچے آگئے۔ اس کے ساتھی ہی کیناس بھی نیچے آگیا۔

”میری بات سنو۔ میں تمہیں اب بھی یہی کہتا ہوں کہ تم میرے آقا کے خلاف کام نہ کرو۔ ورنہ مجھے بطور خام تمہارے خلاف کام کرنا ہو گا،“..... کیناس نے کہا۔

”تم واپس جاؤ۔ لیکن یہ بات میں تمہیں بتا دوں کہ تمہارے واپس پہنچنے سے پہلے تمہارے آقا کا خاتمہ ہو چکا ہو گا،“..... عمران نے کہا۔

”تم اسے کیسے یہاں بلاو گے،“..... عمران نے کہا۔

”اس نے سردار خجالہ کو حلف دیا ہوا ہے کہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ اس لئے جب سردار خجالہ کو نقصان پہنچے گا تو وہ اسے بچانے کے لئے یہاں لازماً آئے گا،“..... عمران نے کہا۔

”تو کیا تم سردار خجالہ یا سردار کنیلہ کو نقصان پہنچا سکتے ہو؟“..... کیناس نے حیرت بھرے لبھے میں کہا۔

”ہاں۔ اگر تم چاہو تو یہ کام تمہارے سامنے بھی ہو سکتا ہے اور یہ بتا دوں کہ تم چاہو تو تم بھی میرے خلاف کام کر سکتے ہو۔ میں نے تمہیں بتایا ہے کہ میں الحمد للہ مسلمان ہوں۔ اس لئے تمہارا یہ سورج دیوتا والا علم بھی میرا کچھ نہیں بلکہ اسکتا۔ سورج بھی اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا ہے،“..... عمران نے منه بناتے ہوئے کہا۔

”تم واقعی کوئی پراسرار شخصیت ہو۔ ٹھیک ہے میں دیکھوں گا کہ تم کیا کرتے ہو،“..... کیناس نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سرہلا دیا۔

”آؤ میرے ساتھ،“..... عمران نے کہا اور ٹیلے کی طرف بڑھ گیا جس کی بنیاد میں ایک قدیم دور کا دروازہ نظر آ رہا تھا۔ یہ دروازہ پتھر کا بنا ہوا تھا جس پر انتہائی عجیب و غریب نقش اور تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ عمران کے ساتھ اس کے ساتھی بھی تھے۔

جوانا۔ اس دروازے کو دھکیل کر کھلو،..... عمران نے کہا تو جوانا نے آگے بڑھ کر دروازے کو دھکیلا تو دروازہ انتہائی ٹھوس اور بھاری پتھر کا ہونے کے باوجود انتہائی آسانی سے اور بے آواز کھلتا چلا گیا۔ دروازہ کھلتے ہی اندر یکخت تیز روشنی سی ہو گئی۔ عمران اندر داخل ہوا تو اس کے پیچے اس کے ساتھی اور سب سے آخر میں کیناس اندر داخل ہوا۔ یہ ایک قدیم معبد تھا۔ اس کی دیواروں پر بھی ویسے ہی نقش اور تصویریں بنی ہوئی تھیں جیسی دروازے پر بنی ہوئی تھیں۔ معبد کے درمیان میں پتھر کا ایک تخت تھا جس پر ایک سمجھی شیخ آدمی بیٹھا ہوا تھا جس نے سیاہ رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کے سر پر سیاہ رنگ کی پٹی بندھی ہوئی تھی جس کے درمیان میں سرخ رنگ کا دائرہ ہنا ہوا تھا۔ اس آدمی کا چہرہ آگ کے شعلے کی طرح سرخ تھا۔ اس کی آنکھوں میں انتہائی تیز سرخی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس کی آنکھوں میں سرخ رنگ کے ہزاروں دلشی کے بلب جل رہے ہوں۔

”تو تم یہاں پہنچ گئے حالانکہ میں تم سے چھپ کر یہاں موجود ہوں“..... اس آدمی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا ہجہ بے حد کرخت تھا۔

”تم کون ہو“..... عمران نے سُکراتے ہوئے کہا۔

”میں سردار کشمیلا ہوں۔ جنوں کے قبیلے کا سردار۔ جس کے خلاف تم سردار اختاش کے کنبے پر کام کر رہے ہو میکن اب تمہاری موت تمہیں یہاں لے آئی ہے“..... اب آدمی نے جواب دیا۔

”کیا تم واقعی سردار کشمیلا ہو“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ میں سردار کشمیلا ہوں“..... اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تم سردار کشمیلا ہو تو تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے کیونکہ سردار کشمیلا شیطان کا پیر و کار ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم سردار کشمیلا نہیں ہو بلکہ سردار خجالہ ہو اور سردار کشمیلا بننے ہوئے ہو“..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ میں سردار کشمیلا ہوں اور دیکھو میں تمہیں کس طرح ہلاک کرتا ہوں“..... اس آدمی نے انتہائی غصیلے لبجھ میں کہا۔

”جوزف اور جوانا۔ اس سردار خجالہ کے بازو پکڑلو۔ اس معبد میں یہ غائب نہیں ہو سکتا“..... عمران نے کہا تو جوزف اور جوانا بھل کی سی تیزی سے آگے بڑھے اور پھر اس سے پہلے کہ سردار خجالہ سنجھتا جوزف اور جوانا نے اس کے دونوں بازو پکڑ لئے۔ لیکن دوسرے لمحے وہ دونوں باوجود حیم شیخ ہونے کے کھلونوں کی طرح اڑتے ہوئے دائیں بائیں معبد کی دیواروں سے جاگرائے۔ سردار خجالہ نے اپنے بازووں کو صرف جھٹکا تھا لیکن اسی لمحے عمران سردار خجالہ پر چھپت پڑا۔ وہ اس کے گلے سے چھپ گیا تھا۔ سردار خجالہ نے تیزی سے اسے پکڑنے کی کوشش کی لیکن عمران کا ایک ہاتھ اسکی ناک سے چھٹ گیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ سردار خجالہ کے دونوں ہاتھ عمران کو پکڑتے اس کے دونوں ہاتھوں ہاتھ ڈھیلے ہوتے چلے گئے اور اس کے ساتھ ہی سردار خجالہ کی تیز سرخ آنکھیں بند ہونے لگیں اور پھر وہ اس طرح نیچے گرنے لگا جیسے خالی ہوتا ہوا ریت کا بول اگرتا ہے لیکن عمران بدستور اس کے گلے سے چھٹا ہوا تھا۔ سردار خجالہ نیچے گر پڑا لیکن عمران نے اس کے نام پر رکھا ہوا ہاتھ نہ اٹھایا۔ چند لمحوں بعد سردار خجالہ کا جسم مکمل طور پر ڈھیلا ہو چکا تھا تو عمران ایک جھٹکے سے اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا۔ جوزف اور جوانا بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ اسی لمحے معبد کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور اقیس اندر داخل ہوا۔ اقیس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑا ہوا تھا۔

”یہ تم نے کیا کیا ہے۔ یہ تم نے سردار کشمیلا کے ساتھ کیا کیا ہے“..... اقیس نے انتہائی حرمت بھرے لبجھ میں کہا۔

”وہی جو میں نے کرنا تھا اور تم بھی اب جاؤ شیطانی بدروج“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھوٹی سی شیشی کو اقیس کی طرف جھٹک دیا۔ دوسرے لمحے معبد تیز خوبسو سے مہک اٹھا۔ شیشی میں سے نکلنے والا مخلوق جیسے ہی اقیس کے جسم پر پڑا اقیس بے اختیار چیننے لگا۔ اس نے تیزی سے کچھ پڑھنا چاہا لیکن عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شیشی کو دوبارہ جھٹکا اور اس بار اقیس چینتا ہوا نیچے گرا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم تیزی سے گلنے سڑنے لگ گیا اور اس کے ساتھ ہی معبد خوفناک چیزوں اور کراہوں سے گونج اٹھا لیکن پھر یہ چیزوں اور کراہیں آہستہ

آہستہ خاموشی میں تبدیل ہو گئیں۔ القیس کا جسم اب گل سڑ رہا تھا اور گاڑھے سیال میں تبدیل ہوتا جا رہا تھا جس سے تیز بد بونکل رہی تھی۔

”تم نے القیس کو اتنی سانی سے ہلاک کر دیا۔ کیا کیا ہے تم نے“..... کیناس نے انتہائی حیرت بھرے لبھے میں کہا۔

”تمہیں مبارک ہو کہ تم اس کی غلامی سے آزاد ہو گئے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ تم نے مجھے القیس کی غلامی سے آزاد کر دیا ہے لیکن اگر میں چاہتا تو تمہیں ہلاک کر سکتا تھا“..... کیناس نے کہا۔

”اس معبد میں تمہاری کوئی طاقت کام نہ دیتی کیناس۔ تمہیں شاید معلوم نہیں کہ یہ معبد خون باو شادہ کا معبد ہے اور خون بادشاہ شیطان کا پیرو کرنہ تھا بلکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ماننے والا تھا۔ اس لئے اس معبد میں شیطانی طاقت بھی کام نہیں کر سکتی اور فار و طاقت بھی استعمال نہیں ہو سکتی۔ اس القیس نے حمافت کی ہے کہ اس سردار خجالہ کو اس معبد میں پہنچا دیا اور پھر مجھے یہاں بیٹھ گیا۔ جب میں نے سردار خجالہ کو بے بس کر دیا تو وہ یہ سمجھا کہ میں سردار خجالہ کو فنا کرنے والا ہوں اس لئے وہ خود یہاں آیا اور یہاں داخل ہوتے ہی اس کی طاقتیں بھی ختم ہو گئیں اور وہ خود ہلاک ہو گیا اور تمہیں بھی میں اس لئے اندر لے آیا تھا کہ مجھے معلوم تھا کہ اگر تم باہر رہو گے تو تم اپنے حلف کی وجہ سے اپنی طاقتیں میرے خلاف استعمال کر سکو گے جبکہ یہاں اندر تمہاری طاقتیں بھی کام نہیں کر سکتیں“..... عمران نے کہا۔

”تم واقعی عجیب و غریب انسان ہو۔ بہر حال ٹھیک ہے۔ اب جبکہ القیس ختم ہو گیا ہے میں اپنے حلف سے آزاد ہو گیا ہوں اور میں نے چونکہ تم سے وعدہ کیا ہے اس لئے میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں لیکن کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ تم نے کس طرح سردار خجالہ جیسے انتہائی طاقتور جن کو اس طرح بے بس کر دیا ہے اور کس طرح القیس کو ختم کیا ہے“..... کیناس نے کہا۔

”یہ سردار خجالہ وقتی طور پر بے بس ہوا ہے۔ میں اسے فنا نہیں کر سکتا اور نہ ایسا چاہتا تھا البتہ القیس ایک بدرجہ تھی اور شیطان کی پیروکار تھی اور شیطان کے اس بڑے پیروکار کے لئے ایک خوفناک تھیار خوبصورتی ہے جس طرح انسان کو ریوال کی گولی ہلاک کر دیتی ہے اس طرح تیز خوبصورت شیطان کے پیروکار کو ختم کر دیتی ہے۔ بشرطیکہ وہ جن نہ ہو۔ میرے ہاتھ میں جوشیشی تھی اس میں انتہائی تیز خوبصورتی بھری ہوئی تھیا و تم نے دیکھا کہ خوبصورت وال امخلوں جب میں نے القیس پر پھینکا تو وہ بالکل اس طرح ختم ہو گیا جیسے کہ انسان کے جسم پر گولیوں کا برست مادیا جائے“..... عمران نے کہا۔

”برا عجیب تھیا راستعمال کیا ہے تم نے۔ میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ اس القیس کے پاس ہزاروں خوفناک حد تک باقوت طاقتیں تھیں۔ یہ اپنے اشارے سے پورے ملک کو تھہ و بالا کر سکتا تھا لیکن یہاں وہ اس طرح مار گیا جیسے وہ دنیا کا حقیر ترین انسان ہو۔ لیکن یہ سردار خجالہ کیوں بے بس ہو گیا ہے۔ کیا یہ بھی خوبصورکا اثر ہے“..... کیناس نے کہا۔

”ہاں۔ یہ مخصوص خوبصورت ہے جو جنات کے جسم میں موجود تیز گرمی کو سرد کر دیتی ہے اور وہ بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ میں نے اپنے ساتھیوں جوزف اور جوانا کو اس لئے اس کے ہاتھ پکڑنے کا کہا تھا کہ اس کا دھیان اور ہر ہو گا تو میں اس کی ناک سے شیشی لگادوں گا اور وہی ہوا۔ گو میرے ساتھیوں کو چوٹیں لگ گئیں لیکن مجھے بہر حال موقع مل گیا کہ میں شیشی اس کی ناک سے لگادوں اور پھر تم اس کا اثر دیکھا کہ یہ بے ہوش ہو گیا“..... عمران نے کہا اور کیناس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”اب مجھے بتاؤ کہ تم مجھے کیا چاہتے ہو“..... کیناس نے کہا۔

”میں سردار کنیلہ کو فنا کرنا چاہتا ہوں“..... عمران نے کہا۔

”لیکن یہ تو سردار کنیلہ نہیں ہے۔ یہ تو سردار خجالہ ہے۔ خجالہ قبلیے کا سردار“..... کیناس نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کے ذریعے میں سردار کنیلہ کو یہاں بلوا کر اسے فنا کر دوں۔ گو مجھے سردار جنوں کو فنا کر نے کا ایک طریقہ بتایا گیا ہے لیکن وہ بے حد پیچیدہ ہے جبکہ مجھے معلوم ہے کہ فار و علم میں ایسے طریقے موجود ہیں جن سے سردار جنوں کو انتہائی آسانی سے فنا کیا جا سکتا ہے“..... عمران نے کہا۔

”تمہارے پاس کون ساطریقہ ہے؟“.....کیناس نے پوچھا۔

”چاندی کی گولیاں مار کر میں انہیں فنا کر سکتا ہوں۔ بے بس کر کے بالوں کی گائٹھ میں انہیں بند کر کے فنا کر سکتا ہوں لیکن یہ سب طریقے آسان نہیں ہیں،“.....عمران نے کہا۔

”لیکن تم سردار کشیلا کو کیسے بلواؤ گے۔ وہ تو کسی صورت بھی نہیں آئے گا،“.....کیناس نے کہا۔

”یہ بات بعد میں سوچوں گا۔ پہلے مجھے اس کوفنا کرنے کا کوئی آسان طریقہ چاہئے،“.....عمران نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ میں تمہیں دو طریقے بتا دیتا ہوں لیکن یہ بتا دوں کہ میں سردار کشیلا کو بلانے کا پابند نہیں ہوں گا اور نہ مجھے کہو گے کیونکہ میں بہر حال شیطان کے خلاف کام نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ اس وقت شیطان کی طاقت ہر طرف چھائی ہوئی ہے میں نہیں چاہتا کہ شیطان میرے خلاف ہو جائے،“.....کیناس نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم مجھے طریقہ بتاؤ،“.....عمران نے کہا۔

”تو پھر سن لو۔ تمہاری بات واقعی درست ہے۔ سردار جنات کوفنا کرنے کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ تم تین چھپکلیوں کو مار کر انہیں سکھا کر ان کا سفوف بنالو۔ یہ سفوف تم جس سردار جن کے جسم پر پھینکلو گے وہ فنا ہو جائے گا،“.....کیناس نے کہا۔

”سفوف پھینکنے کے بعد کتنے وقت میں وہ فنا ہو گا؟“.....عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی شکنیں ابھر آئیں تھیں۔

زیادہ سے زیادہ دس منٹ کے اندر،“.....کیناس نے کہا۔

”کیا ان دس منٹوں میں وہ کوئی ایسا کام کر سکتا ہے کہ وہ فنا ہونے سے فجع جائے؟“.....عمران نے کہا۔

”وہ لاکھ کوشش کرے کسی صورت بھی نہیں فجع سکتا۔ کیونکہ یہ سفوف اسکے سانوں کے ساتھ اس کے جسم میں داخل ہو جائے گا اور اس سفوف میں ایسی ساحرانہ قوت ہوتی ہے کہ سردار جن فنا ہو جاتا ہے،“.....کیناس نے جواب دیا۔

”کیا اس سے عام جن بھی فنا ہو سکتا ہے؟“.....عمران نے کہا۔

”عام جن تو ایک چھپکلی کے سفوف سے بھی فنا ہو سکتا ہے۔ سردار جن کے لئے تین چھپکلیوں کا سفوف ضروری ہوتا ہے،“.....کیناس نے جواب دیا۔

”کیا یہ سفوف اس وقت بھی اس پر پھینکا جا سکتا ہے جب وہ انسانی روپ میں ہو اور اگر سفوف پڑتے ہی وہ اپنے اصل روپ میں چلا جائے پھر،“.....عمران نے کہا۔

”وہ اس سفوف کے سانس کے ساتھ اندر جانے کے بعد اپنے اصل روپ میں جاہی نہیں سکتا۔ یہی تو اس سفوف کی خاصیت ہے۔ ورنہ تو وہ فنا بھی نہیں ہو سکتا،“.....کیناس نے جواب دیا۔

”لیکن آج تک تو میں نے یہی نہیں کیا اور دیکھا ہے کہ جنات کو آگ کے الاویں ڈال کر فنا کیا جاتا ہے جبکہ یہاں تم کہہ رہے ہو کہ وہ سفوف جسم کے اندر جانے کے بعد خود بخود فنا ہو جائے گا،“.....عمران نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے تم کیا سوچ رہے ہو۔ آگ میں فنا ہونے میں راز یہ ہے کہ جنات کے جسم میں موجود گرمی اس گپک سے مل کر اس قدر تیز ہو جاتی ہے کہ وہ فنا ہو جاتے ہیں لیکن اس سفوف کے جسم میں جانے کے بعد اس کے جسم کی گرمی سرد ہونا شروع ہو جائے گی اور اس قدر سرد ہو جائے گی کہ وہ فنا ہو جائے گا۔ دوسرے لفظوں میں تم اسے جنوں کی سردموت بھی کہہ سکتے ہو،“.....کیناس نے جواب دیا۔

”کیا تم نے کبھی اس کا تجربہ کیا ہے؟“.....عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ میں نے کبھی تجربہ نہیں کیا البتہ بڑے پچاری نے مجھے یہ خاص طریقہ بتایا تھا جو میں نے تمہیں بتا دیا ہے۔“..... کیناس نے جواب دیا۔

”کیا یہ جن چھپکیوں سے ڈرتے ہیں؟“..... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ انہیں کیا معلوم کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ یہ طریقہ تو صرف فارو کے عالم جانتے ہیں۔ دنیا میں کوئی اور نہیں چانتا۔“..... کیناس نے کہا۔

کتاب کفر کی پیشکش

”کیا تم کوئی ایسا طریقہ بتا سکتے ہو کہ جس سے سردار کنٹلیا کو کسی اکیلی جگہ گھیرا جاسکے؟“..... عمران نے کہا۔

”سردار کنٹلیا اپنے قبیلے کی حدود سے باہر نہیں آئے گا کیونکہ اسے یہی حکم دیا گیا ہے۔“..... کیناس نے جواب دیا۔

”کیا ہم اس کے قبیلے کی حدود میں داخلہ دسکتے ہیں؟“..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ یہ اپنے قبیلے کا سردار ہے اور وہ اپنے قبیلے کا۔“..... کیناس نے جواب دیا۔

کتاب کفر کی پیشکش

”تو پھر اس طریقے کا مجھے کیا فائدہ ہوا۔ تھیک ہے تمہارا شکریہ۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تم نے مجھے آزادی ولائی ہے اس لئے میں اپنے طور پر تمہیں ایک اور بات بتا دوں۔ اگر تم سردار کنٹلیا کو اس کے قبیلے سے نکال کر کسی اکیلی جگہ ملنا چاہتے ہو تو اس کا ایک بڑا سادہ سا طریقہ ہے اور وہ ہے جنات کی حاضری کا۔ جب تم کسی خاص جن کو اپنے سامنے حاضر کرنا چاہو تو خون سے پیدا ہونے والے درخت کی جڑوں کی مٹی لے کر ایک پتلابناو۔ اس کا نام اس جن کے نام پر رکھ دو اور پھر اس پتلے کو آگ میں ڈال دو۔ وہ جن فوراً ہی حاضر ہو جائے گا اور جب تک یہ پتل آگ میں جلتا رہے گا وہ جن حاضر رہے گا جب آگ بجھ جائے گی تو وہ جن غائب ہو جائے گا لیکن یہ بتا دوں کہ جن انسانی روپ میں نظر تو آئے گا لیکن اس کی طاقتیں کم نہیں ہوں گی۔ اس لئے اگر وہ چاہے تو حاضر کرنے والے کو ہلاک بھی کر سکتا ہے۔“..... کیناس نے کہا۔

کتاب کفر کی پیشکش

”یہ عمل جہاں بھی کیا جائے گا وہ جن وہیں حاضر ہو جائے گا۔“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ جنات کے لئے فاصلے کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔“..... کیناس نے کہا۔

”یہ خون سے پیدا ہونے والا درخت کون سا ہوتا ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ مجھے تو بڑے پچاری نے بتایا تھا کہ اس کے پاس ایسی مٹی ہوتی تھی جس سے وہ جن کو حاضر کر کے اس سے اپنی مرضی کے کام لیتا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ یہ مٹی اس درخت کی جڑوں کی ہے جو خون سے پیدا ہوتا ہے۔“..... کیناس نے کہا۔

کتاب کفر کی پیشکش

”خون کس کا۔ جانوروں کا۔“..... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ انسانی خون سے پیدا ہونے والا درخت۔“..... کیناس نے کہا۔

”انگور کی بیل میں تو جانوروں کا خون بطور کھاد ڈالا جاتا ہے لیکن ایک تو انگور کا درخت نہیں ہوتا بلکہ بیل ہوتی ہے دوسرا وہ خون سے پیدا نہیں ہوتا۔ صرف کھاد کے طور پر خون ڈالا جاتا ہے اور وہ بھی جانوروں کا۔ انسانوں کا نہیں۔ پھر یہ انسانی خون سے درخت کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔“..... کیناس نے کہا۔

کتاب کفر کی پیشکش

”جو کچھوں میں جاناتا تھا وہ میں نے بتا دیا ہے۔ اب میں جا رہا ہوں۔“..... کیناس نے کہا۔

”تھیک ہے۔ ہم بھی واپس چلتے ہیں۔ اس سردار خجالہ کو خود ہی ہوش آجائے گا اور صپر یہ خود ہی چلا جائے گا۔ تم ہمیں قاہرہ چھوڑ دو۔ اب تم کہاں جاؤ گے۔“..... عمران نے معبد کے دروازے کی طرف مرتے ہوئے کہا۔

”میں اسنا جاؤں گا۔ میری رہائش گاہ وہاں کی ہے۔ اب قدیم حوالی پر میرا راج ہو گا۔“..... کیناس نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں

سر ہلا دیا اور پھر وہ معبد سے باہر آگئے۔ چند لمحوں بعد وہ کار میں بیٹھے واپس قاہرہ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ عمران کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں پھیلی ہوئی تھیں۔



کتاب گھر کی پیشکش

دور دور تک پھیلے ہوئے صحرائے درمیان ایک قدیم دور کا ٹوٹا پھونا معبد موجود تھا جس کے چاروں طرف ریت چڑھنی تھی اور بظاہر وہ ریت کا ایک شیلہ ہی نظر آتا تھا لیکن اس شیلے کے اندر معبد کی اصل عمارت موجود تھی اور ایک طرف سے اس کا باقاعدہ دروازہ بھی تھا۔ اس معبد کے اندر ایک بھاری جسم کا آدمی جس کے سر پر چھوٹے چھوٹے بال کا نتوں کی طرح سیدھے کھڑے ہوئے تھے اور جس کے جسم پر سیاہ رنگ کا لباس تھا۔ آلتی پانی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی نظریں سامنے دیوار پر جمی ہوئی تھیں جہاں ایک عجیب ساخت کی مکڑی کی تصویر بنی ہوئی تھی جس کی ایک ایک آنکھ بڑی سی تھی جس کا رنگ سرخ تھا۔ یہ آدمی سرخ آنکھ کو دیکھ رہا تھا اور اس آنکھ کی سرخی لمحہ بے لمحہ تیز ہوتی جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس سرخ آنکھ سے جیسے خون کا قطرہ سانکل کر معبد کے فرش پر گرا اور اس کے ساتھ ہی اس میں سے سرخ رنگ کا دھواں لکھا اور چندے لمحے لہرانے کے بعد وہ ایک عجیب ساخت کے انسان کی شکل میں مجسم ہو گیا۔ ایک ایسا انسان جس کا چہرہ اومڑی جیسا تھا۔ وہ دیکھنے میں انتہائی مکروہ نظر آتا تھا۔

”تراؤٹی حاضر ہے آقا“..... اس اومڑی کے چہرے والے عجیب ساخت کے انسان کے منہ سے باریک سی آواز نکلی۔

”تراؤٹی۔ القیس کیسے ہلاک ہوا ہے“..... اس آدمی نے بھاری لیکن کرخت لبھے میں کہا۔

”آقا۔ القیس کو اس پاکیشائی عمران نے ہلاک کیا ہے اس نے تیز خوبصورتے اسے ہلاک کر دیا ہے“..... تراؤٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”القیس تو انتہائی طاقتور آدمی تھا۔ کیا اس کی طاقتیں اسے بچانے سکتی تھیں“..... اس آدمی نے کہا۔

<http://kitaabghar.com> <http://kitaabghar.com>

”آقا۔ یہ کام ختوں معبد کے اندر ہوا ہے۔ وہاں اس کی طاقتیں داخل ہی نہ ہو سکتی تھیں“..... تراؤٹی نے جواب دیا۔

”وہ وہاں کیسے پہنچ گیا“..... اس آدمی نے پوچھا۔

”آقا۔ القیس نے اس عمران کو پہنانے اور ہلاک کرنے کے لئے جال تیار کیا تھا لیکن وہ خود اس جال میں پھنس کر ختم ہو گیا“..... تراؤٹی نے جواب دیا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”کیا جال تھا۔ تفصیل بتاؤ“..... اس آدمی نے کہا تو تراؤٹی نے چند ول کے القیس کو مشورہ دینے اور پھر سردار جمالہ کو سردار کنیلیا کے روپ میں ختوں کے معبد میں رکھنے سے لے کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی القیس سے ملاقات اور پھر عمران کا سردار جمالہ کو بے ہوش کرنے اور القیس کے وہاں پہنچے اور پھر ختم ہونے تک ساری تفصیل دہرا دی۔

”کیناس بھی تو وہاں موجود تھا وہ بھی تو اپنے آقا کو بچا سکتا تھا۔ اس آدمی نے کہا۔

”نہیں آقا۔ ختوں معبد میں کیناس کی طاقتیں بھی داخل نہ ہو سکتی تھیں“..... تراؤٹی نے جواب دیا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”تواب یہ عمران کہا ہے“..... اس آدمی نے پوچھا۔

<http://kitaabghar.com> <http://kitaabghar.com>

”وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اپنے ملک واپس پہنچ چکا ہے۔“ تراؤٹی نے جواب دیا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”اس نے سردار کنیلیا کے بارے میں کیا سوچا ہے“..... اس آدمی نے پوچھا۔

”وہ سردار کنیلیا کو فتا کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے لیکن اسے یہ معلوم نہیں ہو رہا ہے کہا سے کس طرح ہلاک کیا جائے۔ جیسے ہی اسے معلوم ہو گا وہ لازماً ایسا کرے گا۔ وہ ایسا آدمی ہے کہ جب فیصلہ کر لے تو اسے لازماً پورا کرتا ہے“..... تراؤٹی نے جواب دیا۔

”بڑے شیطان نے القیس کی موت کے بعد مجھے خصوصی طور پر حکم دیا ہے کہ میں اس عمران کو جس قدر ممکن ہو سکے ہلاک کر دوں۔ بڑے شیطان نے مجھے دھمکی دی ہے کہ اگر میں اس عمران کو ہلاک کرنے میں ناکام رہتا تو مجھے جلپانی کی سزا دی جائے گی اور تم جانتے ہو کہ جلپانی کی سزا کس قدر بھیاں کنک ہوتی ہے۔ اس لئے میں ہر قیمت پر اس عمران کو ہلاک کرنا چاہتا ہوں اور اسی لئے میں نے تم سے باری تفصیل معلوم کی ہے کیونکہ القیس بہر حال مجھے سے ہزار گناہ زیادہ طاقتور تھا۔ تم نے جو کچھ بتایا ہے اس سے میں یہی سمجھا ہوں کہ اس عمران کی پشت پر نہ صرف روشنی کی طاقتیں ہیں بلکہ یہ عمران بذات خود بھی بے حد ذہین ہے اور اسے ایسے ایسے رازوں کا بھی علم ہوتا ہے یادہ کہیں سے یہ علم حاصل کر لیتا ہے کہ القیس جیسا آدمی اپنے بچھائے ہوئے جال میں خود پھنس گیا۔ اس عمران نے جس طرح سردار خجالہ کو خوبصورتے ہے ہوش کر کے القیس کو خون معبد پہنچنے اور پھر اس کے خادم کیناس کو بھی معبد میں لے جا کر بہت ذہانت بھرا جال بچھایا تھا اور القیس جیسے خاتون معبد کے بارے میں سب کچھ معلوم تھا اس کے جال میں پھنس گیا۔ پھر اس عمران کو یہ بھی معلوم تھا کہ القیس کو تیز خوبصورتی مدد سے ختم کیا جا سکتا ہے اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ خون معبد میں نہ القیس کی کوئی طاقت اس کا ساتھ دے سکی گی اور نہ ہی کیناس اس کی کوئی مدد کر سکے گا۔ یہ ساری باتیں یہی ظاہر کرتی ہیں کہ عمران عام آدمی نہیں ہے اور اسے آسمانی سے ہلاک نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے تم مجھے مشورہ دو کہ مجھے اسکے خلاف کیا کرنا چاہئے؟..... اس آدمی نے کہا۔

”آقا کسیارا۔ آپ جیسے ذہین آقا تو ترا کوئی کیسے کوئی مشورہ دے سکتا ہے البتہ میں صرف اتنا کہوں گا کہ اس عمران کے پیچھے روشنی کی طاقتیں ہوں گی لیکن اس کے ساتھیوں کے پیچھے ایسا نہیں ہے البتہ اس کا ساتھی جوزف خود پر اسرار طاقتیں کا مالک ہے اور یہ طاقتیں قدیم افریقی ساحراتہ طاقتیں ہیں لیکن اسکا دوسرا ساتھی جوانا ایک بھی جبشی ہے وہ پیشہ و رقاتل بھی رہا ہے اور روشنی کی طاقتیں کسی پیشہ و رقاتل کے حق میں کام نہیں کر سکتیں۔ اسی طرح اس کے ساتھ آنے والا تیرا ساتھی جس کا نام ناٹیگر ہے وہ بھی پاکیشیا کا بدمعاش ہے اور برا آدمی ہے اس لئے روشنی کی طاقتیں اس کے حق میں بھی کام نہیں کریں گی“..... ترا کوئی نے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ اس عمران کی طاقت توڑنے کے لئے اس کے ساتھیوں کا پہلے خاتمہ کر دیا جائے؟..... کسیارا نے چونکہ کہا۔“
”نہیں آقا۔ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا بلکہ عمران سراپا انتقام بن جائے گا اور پھر ہو سکتا ہے کہ وہ نہ صرف سردار کنیلہ بلکہ اس کے پورے قبیلے کو فدا کر پرتل جائے۔ میرا مطلب تھا کہ ان دونوں جوانا اور ناٹیگر کو اغوا کر کے سردار کنیلہ کے قبیلے کی حدود میں قید کر دیا جائے تو پھر اس عمران سے سودے بازی ہو سکتی ہے کہ اگر وہ اپنے ساتھیوں کی زندگی چاہتا ہے تو وہ سردار کنیلہ کے خلاف کام نہ کرنے کا حلف دے اور اگر وہ نہ مانے تو پھر اس کے دوسرے ساتھیوں، عزیزوں، رشتہ داروں کو بھی اسی طرح اغوا کیا جا سکتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ عمران بہر حال حلف اٹھانے پر رضا مند ہو جائے گا اور اس طرح ہمیشہ کے لئے اس سے سردار کنیلہ کی جان چھوٹ جائے گی“..... ترا کوئی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا وہ اپنے ساتھیوں کے لئے اس حد تک چلا جائے گا؟..... کسیارا نے کہا۔“

”ہاں آقا۔ وہ اپنے ساتھیوں کو اپنے سے زیادہ عزیز رکھتا ہے“..... ترا کوئی نے جواب دیا۔

”تو پھر ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ اس کے ساتھیوں کو اغوا کر کے سردار کنیلہ کے علاقے میں واقع عیوق ستارے کے معبد میں بند کر دیا جائے۔ عمران لا محالہ نہیں چھڑانے کے لئے وہاں پہنچ گا اور وہ جیسے ہی عیوق معبد میں داخل ہو گا جسے گا کیونکہ وہاں روشنی کی کوئی طاقت داخل نہیں ہو سکتی اور نہ ہی وہاں کوئی مقدس کلام اپنا اثر دکھا سکتا ہے۔ وہاں صرف شیطان کے پیروکار ہی داخل ہو سکتے ہیں کیونکہ عیوق ستارے کو اندر ہیرے کا ستارہ کہا جاتا ہے۔ شیطان ستارہ۔ البتہ وہاں سردار کنیلہ اور اس کے جنات داخل ہو سکتے ہیں اور وہاں اس عمران سے وہ جی بھر کے انتقام لے سکتے ہیں۔ اس طرح یہ شخص چاہے کچھ کر لے نہ وہاں سے نکل سکے گا اور نہ زندہ فتح سکے گا“..... کسیارا نے کہا۔

”آپ نے انتہائی ذہانت بھرا منصوبہ بنایا ہے آقا۔ یہ قابل عمل بھی ہے اور انتہائی کامیاب بھی رہے گا“..... ترا کوئی نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ اب تم واپس جاسکتے ہو۔ اب میں جانوں اور یہ عمران اور اس کے ساتھی“..... کسیارا نے کہا تو ترا کوئی کا جسم دوبارہ سرخ

دھوئیں میں تبدیل ہوا اور اس کے ساتھ ہی یہ دھواں معبد کے فرش میں غائب ہو گیا۔ کسیارا نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھا اور پھر دروازے کی طرف پھونک ماری۔ چند لمحوں بعد دروازے میں سے ایک بحیم شیخم آدمی اندر داخل ہوا اس کے جسم پر سیاہ لباس تھا۔ ماتھے پر سیاہ پٹی بندھی ہوئی تھی جس کے درمیان میں سرخ رنگ کا دائرہ تھا۔ اس کا چہرہ شعلتے کی طرح سرخ تھا اور آنکھیں بھی اس طرح سرخ تھیں جیسے آنکھوں میں ہزار دو لیٹھ کے سرخ رنگ کے بلب جل رہے ہوں۔ یہ سردار کشیلا تھا۔

”مجھے کیوں بلا یا ہے کسیارا“..... سردار کشیلا نے کرخت لجھے میں کہا۔

”آؤ بیٹھو سردار کشیلا۔ بڑے شیطان نے القیس کی موت کے بعد مجھے تمہارے دشمن کو ہلاک کرنے کا حکم دیا ہے اور میں نے اسے ہلاک کرنے کا ایک ایسا منصوبہ بنایا ہے کہ اس عمران کی نہ صرف ہلاکت یقینی ہو جائے گی بلکہ اگر تم چاہو تو یہ کام تمہارے ہاتھوں بھی ہو سکتا ہے“..... کسیارا نے کہا۔

”اچھا۔ وہ کیسے“..... سردار کشیلا نے چونک کر پوچھا تو کسیارا نے اسے منصوبے کی تفصیلات بتا دیں۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ تو انتہائی کامیاب منصوبہ ہے۔ تم واقعی ذہین ہو کسیارا۔ بڑا شیطان تمہاری صلاحیتوں سے اس لئے واقف ہے۔ بہت خوب۔ ایک بار وہ عیوق معبد میں داخل ہو جائے پھر میں اس کا ایسا حشر کروں گا کہ صد یوں تک انسان جنوں کے نام سے ہی دہشت زدہ ہوتے رہیں گے“..... سردار کشیلا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”تو پھر انتقام لینے کی تیار کرو۔ میں اس منصوبے پر کام شروع کر دیتا ہوں“..... کسیارا نے کہا۔

”کب تک یہ کام ہو جائے گا“..... سردار کشیلا نے کہا۔

”تمہیں زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑے گا“..... کسیارا نے کہا تو سردار کشیلا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے سے باہر چلا گیا۔

عمران کو مصر سے واپس آئے ہوئے آج چوتھا روز تھا۔ اس نے اب فیصلہ کر لیا تھا کہ جب سید چراغ علی شاہ صاحب عمرے سے واپس آئیں گے پھر ان سے بات کر کے وہ سردار کشیلا والے مشن کو مکمل کرے گا کیونکہ القیس جواس کے خلاف کام کر رہا تھا وہ ہلاک ہو چکا تھا اور کیناس نے فارو کے علم کے تحت سے جنات کی حاضری اور پھر انہیں ہلاک کرنے کے بارے میں جو کچھ بتایا تھا وہ عمران کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ جنات کی سردموت کیسے ہو سکتی ہے اور پھر اصل مسئلہ سردار کشیلا کو علیحدگی میں بلوانا تھا اور اس کو بلوانے کے لئے انسانی خون سے پیدا ہونے والے درخت کی جزوں کی مٹی والا مسئلہ بھی اس کے لئے لا خیل تھا۔ اسے ایسے کسی درخت کے بارے میں علم نہ تھا کہ جو خون سے پیدا ہوتا ہو اور وہ بھی انسانی خون سے۔ اس نے اپنے طور پر یہاں آ کر بابا محمد بخش حکیم سے دوبارہ ملاقات کی تھی لیکن وہ بھی اس بارے میں کچھ نہ بتا سکے تھے۔ سردار اخたاش نے بھی خود آ کر اس سے ملاقات کی تھی اور اسے القیس جیسی شیطانی قوت کی ہلاکت پر مبارکبادوی تھی لیکن وہ بھی ان طریقوں پر کوئی روشنی نہ ڈال سکا تھا۔ عمران نے اپنے طور پر کتابوں سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اسے انسانی خون سے پیدا ہونے والے درخت کے بارے میں کوئی معلومات نہ مل سکی تھیں۔ اس لئے اس نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ سید چراغ شاہ صاحب سے ملاقات کے بعد وہ مشن کی تبحیل کا کوئی لائق عمل تیار کرے گا۔ سید چراغ شاہ صاحب کی واپسی میں ابھی کچھ روز رہتے تھے۔ اس لئے وہ اطمینان سے اپنے فلیٹ میں بیٹھا کرتا ہیں اور رسائل پڑھنے میں مصروف تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نجٹھی۔ سلیمان مار کیٹ گیا ہوا تھا۔ اس لئے عمران نے خود ہی ہاتھ پڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”علی عمران۔ ایم الیس سی۔ ڈی الیس سی (آکسن)“..... عمران نے اپنی عادت کے مطابق کہا لیکن اس کی نظریں کتاب پر جمی ہوئی

تھیں۔

”جوزف بول رہا ہوں باس“..... دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔ کیونکہ جوزف بغیر کسی خاص وجہ کے فون نہ کیا کرتا تھا۔

”کیا بات ہے“..... عمران نے کتاب سے نظریں ہٹاتے ہوئے قدرے تشویش بھرے لجھے میں کہا۔

”جوانا اور نائیگر کو انگو اکر لیا گیا ہے باس اور یہ کام شیطانی طاقتیں نے کیا ہے“..... دوسری طرف سے جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار

<http://kitaabghar.com>

<http://kitaabghar.com>

اچھل پڑا۔ ”کیا کہہ رہے ہو۔ کہیں دوبارہ تو شراب پینا نہیں شروع کر دی تم نے“..... عمران نے غصیلے لجھے میں کہا۔

”میں درست کہہ رہا ہوں باس۔ آپ یہاں آجائیں۔ میں آپ پر اپنی بات ثابت کروں گا“..... دوسری طرف سے جوزف نے کہا۔

”ہوا کیا ہے پہلے مجھے بتاؤ تو سہی“..... عمران نے تیز لجھے میں پوچھا۔

”جوانا نے اچانک فون کر کے نائیگر کو رانا ہاؤس بلوا یا۔ میرے پوچھنے پر اس نے کہا کہ وہ نائیگر سے چند باتیں کرنا چاہتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد نائیگر آگیا تو جوانا نائیگر کو لے کر پہنچ کرے میں چلا گیا۔ اس کا رو یہ خلاف معمول اور پراسرار ساتھا لیکن میں خاموش رہا۔ جب کافی دیر تک وہ کمرے سے باہر نہ آئے تو میں اس کے کمرے میں گیا۔ کمرے کا دروازہ اندر سے بند تھا میرے ہٹکھٹانے کے باوجود داروازہ نہ کھولا گیا تو میں پریشان ہو گیا۔ پھر میں نے ما سڑکی کی مدد سے دروازے کا لاک کھولا اور جب میں کمرے میں داخل ہوا تو کمرہ خالی تھا۔ جوانا اور نائیگر دونوں غائب تھے اور فرش پر سفید رنگ کے دلوں کا ایک دائرہ سا ہنا ہوا تھا جس کے درمیان میں ایک موم ہتی موجود تھی جو بھی ہوئی تھی اور مجھے اس کمرے میں داخل ہوتے ہی محسوس ہو گیا کہ یہاں کوئی شیطانی کھیل کھیلا گیا ہے۔ میں نے آپ کو فون کرے پہلے اپنے طور پر معلوم کرنے کی کوشش کی تو مجھے بتایا گیا کہ ایک شیطانی طاقت کی سیارا نے ان دونوں کو اپنی شیطانی طاقت کی مدد سے انگو اکر لیا ہے اور انہیں مصر کے صحرائیں واقع کسی شیطانی معبد میں قید کر دیا گیا ہے۔ یہ شیطانی معبد شیطانی ستارے کا معبد ہے۔ چنانچہ میں نے اب آپ کو فون کیا ہے“..... جوزف نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”کیا را۔ یہ کون ہے۔ کیا یہ بھی اقیس کی طرح کی کوئی شیطانی مخلوق ہے یا انسان ہے“..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ جوانا اور نائیگر کے اس طرح انگو نے اسے ذہنی طور پر خاصاً دھچکا پہنچایا تھا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ مجھے تو جو کچھ بتایا گیا ہے وہ میں نے آپ کو بتا دیا ہے“..... جوزف نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں آرہا ہوں۔ تم اپنا خیال رکھنا“..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور ڈرینگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ذہن میں بھونچاں سا آیا ہوا تھا۔ لباس تبدیل کر کے وہ جیسے ہی ڈرینگ روم سے باہر آیا سنگ روم میں موجود سردار اخشاں کو دیکھ کر چونک پڑا۔ سردار اخشاں عمران کو دیکھ کر اٹھ کر ٹھرا ہوا۔

”مجھے مجبوراً آنا پڑا ہے جناب۔ ورنہ میں آپ کو اس طرح بار بار سنگ نہ کرنا چاہتا تھا“..... سلام دعا کے بعد سردار اخشاں نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ آپ کی آمد سے میں علگ نہیں ہوتا۔ تشریف رکھیں“..... عمران نے کہا۔

”مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ کے دوسرا تھیوں کو سردار کنٹیلا نے انگو اکر لیا ہے“..... سردار اخشاں نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”ہا۔ مجھے ابھی اطلاع ملی ہے لیکن مجھے تو بتایا گیا ہے کہ یہ کام کسی شیطانی طاقت کی سیارا نے کیا ہے۔ آپ سردار کنٹیلا کی بات کر رہے ہیں“..... عمران نے کرسی پر بیٹھے ہوئے کہا۔

”کام تو واقعی بڑے شیطان کے خاص آدمی کیا را نے کیا ہے لیکن یہ کام سردار کنٹیلا کی وجہ سے ہوا ہے اور اس وقت آپ کے دونوں

ساتھی کنیلہ قبیلے کی حدود میں واقع شیطانی معبد میں ہی قید ہیں۔ سردار اخشاش نے کہا۔

”کیا آپ مجھے بتاسکتے ہیں کہ یہ کیا سازش ہے اور یہ کیا راکون ہے۔ اس کے بارے میں تفصیلات“..... عمران نے پوچھا۔

”میں نے صرف ان کا نام سننا ہوا ہے۔ شیطان کے جنتی دائرے میں ایسے انسان بھی ہیں جو جنات کے ساتھ رہتے ہیں اور جہاں جنات کی بجائے انسانوں کا کام ہوتا ہے وہاں یہ انسان ہی شیطان کا مقصد پورا کرتے ہیں۔ کیسا را بھی اس جنتی دائرے میں شیطان کا بڑا بیروکار ہے اور اس کے پاس بھی بے شمار شیطانی طاقتیں ہیں۔ اس کیسا راکے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کے پاس بے شمار انہائی طاقتور شیطانی طاقتیں ہیں اور یہ منصوبہ بندی کرنے کا ماہر بھجا جاتا ہے۔ جس معبد میں انہیں قید کیا گیا ہے اسے عیوق ستارے کا معبد کہا جاتا ہے۔ عیوق ستارے کو اندر ہیرے کا ستارہ اور شیطانی ستارہ کہا جاتا ہے۔ یہ معبد کنیلہ قبیلے کی حدود میں ہے اس کے بڑا بچاری کا نام بھی عیوق ہے اور وہ بھی شیطان کا خاص بیروکار ہے۔ اس معبد میں روشنی کی طاقتیں نہیں جاسکتیں اور وہاں مقدس کلام بھی اثر نہیں کرے گا اور یہ سارا کھیل اس لئے کھیلا گیا ہے تاکہ آپ اپنے ساتھیوں کو چھڑانے وہاں اس معبد میں بچنے جائیں اور پھر وہاں بے بس ہو جائیں اور سردار کنیلہ آپ کو ہلاک کر سکے“..... سردار اخشاش نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”تو پھر آپ کا مشورہ کیا ہے“..... عمران نے کہا۔

<http://kitaabghar.com>

”میرا مشورہ تو یہی ہے کہ آپ وہاں نہ جائیں۔ وہاں پہنچ کر آپ واقعی بے بس ہو جائیں گے۔ جہاں تک آپ کے ساتھیوں کا تعلق ہے لامحالہ وہ انہیں اس وقت تک کچھ نہیں کہیں گے جب تک آپ کا انتظار رہے گا۔ جب سید چراغ اشہ صاحب آجائیں تو پھر وہ جیسا کہیں ویسا کر لیں کیونکہ وہ بہت عظیم شخصیت اور صاحب تصرف آدمی ہیں۔ ان کے لئے یہ شیطانی طاقتیں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں“..... سردار اخشاش نے کہا۔

”نہیں۔ ان کی واپسی میں ابھی کافی دن باقی ہیں اور پھر وہ بزرگ ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ زیارات کی خاطر وہاں مزید تھہر جائیں اور تب تک میرے ساتھیوں کو کوئی نقصان پہنچ جائے۔ اس لئے مجھے فوری طور پر انہیں ان شیطانی طاقتیں سے آزاد کرنا ہے“..... عمران نے کہا۔

”اگر آپ حکم دیں تو میں سید چراغ شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر دے آؤں اور ان سے بات کر آؤں لیکن میں آپ کے حکم پر ہی جاؤں گا کیونکہ وہ بے حد جلالی بزرگ ہیں وہ اگر مجھ سے ناراض ہو گئے تو میں کہیں کانہ رہوں گا اور وہ اپنی عبادت کے دوران کسی قسم کی مداخلت پسند نہیں کرتے“..... سردار اخشاش نے کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”ٹھیک ہے“..... سردار اخشاش نے اٹھتے ہوئے کہا۔

<http://kitaabghar.com>

”آپ کی واپسی کب تک ہو گی“..... عمران نے کہا۔

”ان سے بات چیت میں جو دیر ہو گی وہ ہو گی۔ آنے جانے میں تو دیر نہیں ہو گی“..... سردار اخشاش نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں“..... عمران نے کہا تو سردار اخشاش نے سلام کیا اور کمرے کے دروازے سے باہر چلے گئے لیکن نہ دروازہ کھلنے کی اور نہ ہی دروازہ بندے ہونے کی آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ سردار اخشاش اصل روپ میں غائب ہو گئے ہوں گے۔ اس نے ایک طویل سانس لیا اور انہ کر کرے میں بے چینی سے ٹھیک کر لگا۔ وہ مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ جوانا اورٹائیگر کو کس طرح وہاں سے رہا کرایا جائے لیکن کوئی ترکیب اسے سمجھنے آرہی تھی۔ پھر اسے ٹھیک ہوئے ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ اچانک کر کرے میں سردار اخشاش کے سلام کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔ سردار اخشاش دروازے سے داخل ہوئے تھے۔

”آپ آگئے۔ کیا ہوا“..... عمران نے بے چینی سے لبھ میں پوچھا۔

”تشریف رکھیں۔ میں بتاتا ہوں۔ تفصیلی بات ہوئی ہے“..... سردار اخشاش نے کہا تو عمران کری پر بیٹھ گیا جبکہ سردار اخشاش بھی اس کے

سامنے کری پر بیٹھ گیا۔

”شاد صاحب کو تمام باتوں کا علم تھا۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ عمران نے جس ذہانت سے اقیس کی سازش کو اس پر اٹا ہے وہ قابل داد ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ اس لئے انہوں نے عمران کی یہ ڈیوٹی لگائی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے کہا ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں کو چھڑانے ضرور جائے۔ وہاں وہ واقعی پھنس جائے گا لیکن شاد صاحب کا کہنا ہے کہ انہیں یقین ہے کہ عمران اپنی ذہانت سے یہ کام کر لے گا۔ انہوں نے یہ پیغام بھی دیا ہے کہ سردار جن کو فنا کرنے کا جو طریقہ عمران کو کیناں نے بتایا ہے وہ غلط ہے البتہ انہوں نے کہا ہے کہ شیطان کے پیروکار کا سردار جن یا کوئی عام جن چب وہ انسانی شکل میں آئے گا تو پھر اس کے ساتھ انسانوں جیسا سلوک کیا جا سکتا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ جب کوئی جن انسانی شکل میں باندھ دیا جائے تو پھر وہ اپنی اصلی شکل میں اس وقت تک واپس نہیں جا سکتا جب تک اسے کھولانہ جائے یا وہ خود ہی اپنی طاقت سے بندش کو توڑنے لے۔ اس کے علاوہ انہوں نے کہا ہے کہ انسانی خون سے پیدا ہونے والخت کو پاکیشیا اور کافرستان میں ڈھاک کا درخت کہا جاتا ہے۔ یہ درخت پاکیشیا اور کافرستان میں ہر اس جگہ پر پیدا ہوتا ہے جہاں قدیم دور میں انسانوں کے درمیان خوفناک جنگیں ہوتی رہی ہیں۔ جس زمین میں انسانی خون جذب ہو گا وہاں یہ درخت خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عمران سے کہہ دینا کہ یہ وہی ڈھاک کا درخت ہے جس کے بارے میں محاورہ مشہور ہے ڈھاک کے تین پات“..... سردار اختاش نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو عمران حیرت بھرے انداز میں یہ سب سنتا رہا۔

”ڈھاک تو بڑا مشہور درخت ہے لیکن اس کی پر عجیب خصوصیت ہے اسی بارے سامنے آئی ہے۔ حیرت ہے کہ شاد صاحب اس بارے میں اتنا کچھ جانتے ہیں۔ البتہ شاد صاحب نے کہا ہے کہ انسانی روپ میں موجود جن کو انسانوں کی طرح ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ یہ واقعی عجیب بات ہے۔ کیا واقعی ایسا ہے۔ آپ بھی تو جن ہیں“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ شاد صاحب کی بات تحریک آخ رہوتی ہے۔ گو مجھے اس کا تجربہ نہیں ہوا اور نہ ہی کبھی ایسا واقعہ پیش آیا ہے لیکن مجھے مکمل یقین ہے کہ جیسا شاد صاحب نے فرمایا ہے ویسے ہی ہو گا۔“ سردار اختاش نے انتہائی اعتماد بھرے لبھے میں کہا۔
”اس کا تو ابھی تجربہ ہو سکتا ہے۔ میں آپ کو رسی سے باندھ دیتا ہوں۔ آپ خود ہی دیکھ لیں کہ کیا آپ اپنے اصل روپ میں جا سکتے ہیں یا نہیں؟“..... عمران نے کہا۔

”آپ تجربہ کرنا چاہیں تو کر لیں بہر حال مجھے یقین ہے کہ جیسے شاد صاحب نے فرمایا ہے ویسے ہی ہو گا۔“..... سردار اختاش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں ڈراوہی سا آدمی ہوں۔ اس لئے میں تجربہ کرنا چاہتا ہوں اور ہو سکتا ہے کہ وہاں اس تجربے پر میری زندگی کا انحصار ہو جائے۔ اس لئے آپ جو حقیقت ہو وہ بتا دیں،“..... عمران نے کہا۔
آکر اس نے رسی کی مدد سے سردار اختاش کو رسی کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دیا۔

”اب آپ اپنے اصل روپ میں جانے کی کوشش کریں۔“ عمران نے کہا۔
”آپ باہر چلے جائیں،“..... سردار اختاش نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

”آجائیں،“..... کافی دیر بعد سردار اختاش کی آواز نئی دی تو عمران واپس کمرے میں واصل ہوا۔ سردار اختاش ویسے ہی کرسی پر بندھا ہوا موجود تھا۔

”شاد صاحب کی بات درست ثابت ہوئی ہے۔ میں نے بے حد کوشش کی ہے کہ میں اسی حالت میں اصل روپ میں تبدیل ہو جاؤں لیکن میری کوشش کا میاں ب نہیں ہو سکی۔ البتہ یہ رسی مضبوط نہیں ہے۔ اسے میں اپنی طاقت سے توڑ سکتا ہوں،“..... سردار اختاش نے کہا۔

”عجیب اور انتہائی حیرت انگیز بات ہے۔ بہر حال تھیک ہے اب مجھے یقین آگیا ہے۔ اس صورت میں تو اگر شاہ صاحب سے پہلے ملاقات ہو جاتی تو میں بہت سی پریشانیوں سے نجات ملے گا۔“..... عمران نے رسی کی بندشیں کھولتے ہوئے کہا۔

”شاہ صاحب، بہت بڑے بزرگ ہیں۔ وہ جھوٹ نہیں بول سکتے“..... سردار اخشاش نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”اب مجھے اجازت ہے“..... سردار اخشاش نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ آپ کا شکریہ۔ آپ نے واقعی یہ اہم کام کیا ہے۔ اب انشاء اللہ میں اپنے ساتھیوں کو بھی چھڑواں گا اور اس سردار کنٹیلا کا بھی خاتمه کر کے ہی واپس آؤں گا۔“..... عمران نے اعتماد بھرے لمحہ میں کہا۔

”خدا آپ کو کامیاب کرے۔ خدا حافظ“..... سردار اخشاش نے کہا اور تیزی سے مڑکر کمرے سے باہر چلے گئے۔

☆☆☆

کیسا را کمرے کے درمیان فرش پر آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا، اس کی آنکھیں بند تھیں اور اس کا جسم کسی پنڈولم کی طرح جھول رہا تھا۔ وہ اس وقت عیوق معبد کے ایک کمرے میں موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے جسم نے جھوٹنا بند کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے چہرے پر سرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور سردار کنٹیلا اندر داخل ہوا۔

”عمران ایک ساتھی کے ساتھ آ رہا ہے کیا را“..... سردار کنٹیلا نے کہا۔

”ہاں۔ میں نے ابھی اسے دیکھا ہے اور سردار کنٹیلا۔ میں نے اور بھی بہت کچھ دیکھ لیا ہے“..... کیا رانے مسکراتے ہوئے کہا۔ سردار کنٹیلا اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”کیا دیکھا ہے تم نے“..... سردار کنٹیلا نے پوچھا۔

”میری طاقتون نے عمران کے ذہن کو پڑھ کر مجھے بتایا ہے کہ سردار کنٹیلا کو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ اس کے ساتھیوں کو میں نے اغوا کرایا ہے اور اس کے ساتھی اس وقت مصر کے صحرائیں واقع عیوق ستارے کے معبد میں قید ہیں اور یہ بھی اسے معلوم ہو گیا ہے کہ یہ معبد سردار کنٹیلا کے قبلے کی حدود میں ہے اور سے یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ عیوق ستارے کے معبد میں نہ ہی روشنی کی کوئی طاقت اس کی مدد کر سکے گی اور نہ ہی مقدس کلام اپنا اثر دکھان سکے گا لیکن اس کے باوجود وہ اپنے ساتھیوں کو چھڑوانے آ رہا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ وہ اپنی ذہانت سے نہ صرف اپنے ساتھیوں کو چھڑوا لے گا بلکہ اپنی حفاظت بھی کر سکے گا“..... کیا رانے کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”کیا وہ واقعی ایسا کر لے گا“..... سردار کنٹیلا نے کہا تو کیا رانے اختیار پنچ پردا۔

تم احمد تو نہیں ہو گئے۔ اس کی ذہانت میرے شیطانی حربوں اور تمہاری طاقت کا کیسے مقابلہ کر سکتی ہے۔ وہ یہاں ہلاک ہونے کے لئے آ رہا ہے۔ یقینی موت اسے یہاں پہنچ کر لارہی ہے“..... کیا رانے کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”وہ یہاں پہنچ گا کیسے۔ کیا اسے اس معبد کے محل و قوع کا علم ہے“..... سردار کنٹیلا نے کہا۔

”نہیں۔ اس بات کا اسے علم نہیں ہے۔ وہ قاہرہ پہنچ کر اس بارے معلومات حاصل کرے گا اور اس کا میں نے انتظام کر دیا ہے۔ بے فکر رہو۔ وہ اپنے ساتھی سمیت یہاں پہنچ جائے گا۔ اب تم بتاؤ کہ تم اس کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہتے ہو؟“..... کیا رانے بڑے باعتماد لمحہ میں کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”میں اسے عبرتاک موت مارنا چاہتا ہوں“..... سردار کنٹیلا نے کہا۔

”کیسے“..... کیا رانے کہا۔

”میں اس کے جسم کو شدید زخمی کر کے اسے پہلے اپنے قبلے میں پھراوں گا۔ میرے قبلے والے شیطان کے اس دشمن پر تھوکیں گے۔ پھر

میں اسے زندہ آگ میں جلاوں گا،..... سردار کشیلانے کہا۔

”میں سمجھ گیا۔ تم اپنے قبیلے والوں کو سمجھانا چاہتے ہو کہ تم کتنے طاقتور ہو۔ لیکن اس کا ایک طریقہ کارا اور بھی ہے کہ تم سارے قبیلے کو ایک جگہ اکٹھا کرو۔ پھر اس اور اس ساتھیوں کو باندھ کر وہاں لے جایا جائے اور اس کے بعد تمام قبیلے والے باری باری اس کے جسم پر زخم لگاتے رہیں۔ یہاں تک کہ وہ مر جائے اور پھر اس کی لاش کو جلا کر اکھ کر دیا جائے“..... کیا رانے کہا۔

”نہیں۔ میں اس کی چیخیں سننا چاہتا ہوں۔ میں اسے اپنے پیروں پر جھلتا دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ مجھ سے رحم کی بھیک مانگے اور پھر میں اسے سب کے سامنے عبرت ناک موت سے دوچار کروں“..... سردار کشیلانے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ جیسا تم چاہو گے ویسا ہی ہو گا۔ لیکن ایک بات بتاؤں۔ وہ جب تک اس معبد میں رہے گا، بے بس رہے گا لیکن جیسے ہی تم نے اسے اس معبد سے باہر نکالا تو روشنی کی طاقتیں اس کی مدد کو آجائیں گی اور اس کے ساتھ ہی مقدس کلام کی مدد بھی وہ حاصل کر لے گا“..... کیا رانے کہا تو سردار کشیلا بے اختیار اچھل پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ مجھے تو اس کا خیال ہی نہ رہا تھا۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ پھر تو اس کے ساتھ سب کچھ اسی معبد میں ہی کرنا ہو گا۔“ سردار کشیلانے کہا۔

”ہاں۔ لیکن ایک بات اور بتاؤں۔ تم اسے فوراً بلاک نہ کر سکو گے کیونکہ بڑے شیطان سے میری بات ہوئی ہے۔ اس نے حکم دیا ہے کہ پہلے کوشش کی جائے کہ اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو شیطان کا پیروکار بنا لیا جائے۔ اگر وہ انکار کریں تب ان سچے سلوک ہم چاہیں کر سکتے ہیں۔ اس لئے پہلے میں اس سے بات کروں گا۔ پھر جب میں تمہیں اشارہ کروں تب تم اسکے ساتھ جو سلوک چاہے کرنا“..... کیا رانے کہا۔

”ایسا نہ ہو کہ الٹا وہ نہیں کوئی نقصان پہنچا دے“..... سردار کشیلانے کہا۔

”ایسا ہی نہیں ہے کہ تم بے فکر ہو۔ وہ یہاں حقیر کیچوے سے بھی زیادہ بے بس ہو گا“..... کیا رانے کہا تو سردار کشیلا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

☆☆☆

لنق و دق صحرا میں ایک جیب خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جیپ کی ڈرائیورگ سیٹ پر ایک مقامی نوجوان بیٹھا ہوا تھا جبکہ سائیڈ پر عمران اور عقبی سیٹ پر جوزف موجود تھا۔ نوجوان کا نام آصف تھا۔ اس کا تعلق ایک سیاحتی کمپنی سے تھا۔ عمران جوزف کے ساتھ طیارے کے ذریعے قاہرہ پہنچا تھا اور پھر اس نے عیوق ستارے کے معبد کی تلاش کے لئے ایک سیاحتی کمپنی سے رابطہ کیا تھا اور پھر اس سیاحتی کمپنی نے اپنے ذرائع سے اس معبد کے بارے میں تفصیلات حاصل کی تھیں اور پھر اسکے بعد انہوں نے عمران کو آصف سے ملایا جو اس معبد کو کہی بارہ دیکھ چکا تھا۔

چنانچہ اب عمران آصف کے ساتھ اس معبد کی طرف بڑھا چلا رہا تھا۔

”یہ معبد کتنا بڑا ہے آصف“..... عمران نے آصف سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کافی بڑا اور قدیم معبد ہے جناب“..... آصف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم معبد کے اندر کبھی گئے ہو“..... عمران نے پوچھا۔

”بھی ہاں۔ میں کہی بار گیا ہوں۔ جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ مشہور ماہر آثار قدیمہ مس رہاب کے ساتھ میں وہاں گیا ہوں۔ انہوں نے اس معبد پر ریروچ کی تھی۔ اس لئے تو میں اس معبد کو جاتا ہوں ورنہ شاید نہ جان سکتا۔ کیونکہ یہ معبد صحراء کے تقریباً درمیان میں ہے اور وہاں تک پہنچنا ہی عام حالات میں ناممکن ہو جاتا ہے“..... آصف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہاں کوئی پچاری بھی ہوتا ہے یا معبد خالی ہوتا ہے“..... عمران نے پوچھا۔

”جتنی بارہم گئے ہیں وہ خالی ہی ملا تھا ویسے بھی وہاں کون رہ سکتا ہے نہ پانی نہ کھانا نہ راستہ نہ حفاظت نہ کوئی سامان“.....آصف نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا کیا۔ پھر تقریباً چار گھنٹوں کے مسلسل سفر کے بعد وہ ریت کے ٹیلوں کے درمیان بننے ہوئے ایک قدیم اور خاص سے بڑے معبد تک پہنچ گئے۔

”یہ ہے جناب عیوق ستارے کا معبد“.....آصف نے جپ روکتے ہوئے کہا۔ معبد کے اوپر باقاعدہ لکڑی سے ایک ستارہ بننا ہوا تھا۔

”ٹھیک ہے۔ اب تم واپس جاسکتے ہو۔ کیونکہ ہم نے کچھ دن یہاں رہنا ہے تاکہ اس پر کتاب لکھی جاسکے“.....عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیپ سے اتر گیا۔ جوزف بھی خاموشی سے نیچے اترنا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ میں سے سیاہ رنگ کا ایک تھیلا انھا کراپنی پشت پر لاولیا۔

”اگر آپ حکم دیں تو میں کچھ دنوں بعد آپ کو لینے والپس آ جاؤں۔“ آصف نے کہا۔

”نہیں۔ ہمارے پاس ٹرانسیور موجود ہے۔ ہم خود ہی تمہاری کمپنی کو اطلاع دے دیں گے۔ ہماری ان سے تفصیلی بات چیت ہو چکی ہے۔“.....عمران نے کہا تو آصف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جیپ موڑ کر وہ واپس چلا گیا۔

”آؤ جوزف“.....عمران نے کہا اور معبد کی طرف بڑھ گیا۔

”باس۔ یہ شیطانی معبد ہے۔“.....جوزف نے کہا۔

”ہاں۔ عیوق ستارے کو اندر ہیرے کا ستارہ اور شیطانی ستارہ بھی کہا جاتا ہے۔“.....عمران نے جواب دیا اور پھر وہ اس لکڑی کے دروازے سے سامنے پہنچ گئے۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ عمران اندر داخل ہوا۔ اسکے پیچھے جوزف بھی اندر داخل ہوا۔ یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا جس کی دیواروں پر ہر طرف ستاروں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں البتہ ایک دیوار پر سینگ دار شیطان کی تصویر بھی موجود تھی، لیکن کمرہ خالی تھا البتہ ایک دیوار میں ایک اور دروازہ بھی موجود تھا۔ عمران جب اس کمرے میں داخل ہوا تو وہ بے اختیار چوک پڑا کیونکہ کمرے کے درمیان جوانا اور نائگر فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

”یہ جوانا اور نائگر ہیں۔“.....جوزف نے عمران کے پیچھے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

”ہا۔ اب مجھے یقین آگیا ہے کہ ہم درست جگہ پہنچ گئے ہیں۔“.....عمران نے کہا اور پھر اس نے قدم آگے بڑھائے ہی تھے کہ اچانک کمرے میں ایک خوفناک جیخ کی آواز سنائی دی اور اسکے ساتھ ہی جیسے کوئی سیاہ پرمند پھر پھر اتا ہوا کمرے کی چھت سے اڑتا ہوا عمران اور جوزف پر جھپٹا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر اپنے آپ کو اس پرندے کے حملے سے بچانا چاہا لیکن جس طرح کیمرے کا شر بند ہوتا ہے اس طرح اچانک اس کا ذہن بند سا ہو گیا اور اس کے تمام احساسات یکخت ہی جیسے نبجد ہو کر رہ گئے۔ اسکے ذہن پر سیاہ پرده سا پھیلتا چلا گیا۔ پھر اس سیاہی میں آہستہ آہستہ روشنی نمودار ہونے لگ گئی تو عمران کی آنکھیں کھل گئیں۔ قدرے ہوش میں آتے ہی عمران کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کا منتظر گھوما اور اس نے لاشوری طور پر اپنے جسم کو اس سیاہ پرندے سے بچانے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم حرکت نہ کر سکا اوس کے ذہن نے جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اس کے دونوں ہاتھ اسکے سر کے اوپر دیوار میں نصب ایک کنڈے میں جکڑے ہوئے تھے۔ اس کنڈے سے ایک زنجیر نکل کر اسکے جسم کے گرد لپٹی ہوئی پیروں کے پاس دیوار میں نصب ایک اور کنڈے سے مسلک تھی۔ اس نے نظائر اور ادھر گھما سیں تو اسکے ساتھ ہی جوزف اور اسکے ساتھ جوانا اور نائگر بھی اسی طرح زنجیروں میں جکڑے ہوئے موجود تھے اور ان سب کی جسمانی کیفیت بتاری تھیں کہ وہ ہوش میں آ رہے ہیں۔ یہ وہ کمرہ نہ تھا جہاں عمران بے ہوش ہوا تھا بلکہ یہ اس سے بڑا کمرہ تھا اور اس کے درمیان میں ایک چبوترہ سا بینا ہوا تھا اور اس چبوترے کا ذیز اُس اس طرح تھا جیسے اسے قدیم دور میں قربان گاہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہو۔ چند لمحوں بعد جوزف کی آواز سنائی دی۔

”باس۔ باس۔ یہ کیا ہو گیا“..... جوزف کہہ رہا تھا۔

”ہمیں باندھ دیا گیا ہے اور کیا ہو گیا ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور۔ اس کی انگلیاں کندے پر ریگ کر رہی تھیں کیونکہ جس انداز میں اسکی کلائیاں اور زنجیریں کندے سے بندھی ہوئی تھیں اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ کندہ اسکی ٹک سے کھلتا اور بند ہوتا ہو گا۔

”ماستر۔ ماستر آپ۔ اوہ۔ یہ جگہ۔ یہ کون سی جگہ ہے۔ کیا مطلب“..... چند لمحوں بعد جوانا کی حیرت میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا، نائیگر نے بھی ہوش میں آتے ہی یہی بات کی۔

”جو ان تمہیں اور نائیگر کو شیطانی قوتوں نے پا کیشیا سے اغوا کیا اور یہاں مصر کے صحراء کے اس شیطانی معبد میں قید کرو یا، تم مسلسل بے ہوش رہے ہو۔ میں جوزف کے ساتھ تمہیں یہاں سے رہائی دلانے آیا تھا کہ مجھے اور جوزف کو بھی بے ہوش کر دیا گیا اور اب ہم سب کو اکٹھے ہی ہوش آ رہا ہے“..... عمران نے کہا۔ اسکے ساتھ ہی اس کی انگلیوں نے وہ ٹک تلاش کر لیا تو اس چہرے پر مزید اطمینان پھیل گیا۔

”اوہ۔ اوہ یہ سب کیسے ہو گیا اور کس نے کیا ہے“..... جوانا نے حیرت بھرے لبجے میں کہا لیکن اسی لمحے کرے کے ایک کونے میں موجود دروازہ کھلا اور اس میں سے دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک کے سر کے بال چھوٹے چھوٹے اور کافتوں کی طرح اور کوائٹے ہوئے تھے جبکہ دوسرا کو دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ یہ جن قبیلے کنیلہ کا سردار کنیلہ ہے کیونکہ وہ پہلے ختوں معبد میں سردار خجالہ کو اس روپ میں دیکھے چکا تھا۔

”تمہیں ہوش آ گیا عمران“..... اس چھوٹے اور کافٹے دار بالوں والے آدمی نے انتہائی مکروہ نہستی ہنتے ہوئے کہا۔

”میرا پورا نام لو“..... عمران نے ایک خیال کے تحت کہا۔

”نہیں۔ ہم تمہارا پورا نام نہیں لے سکتے ورنہ ہم جل کر راکھ ہو جائیں گے اس لئے صرف عمران ہی کہہ سکتے ہیں۔ میرا نام کیا راہے۔ تم نے انہیں کو ہلاک کر دیا تھا لیکن اب دیکھو کیا راہے تمہیں یہاں بلا کر کیسے بے بس کر دیا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم یہاں داخل ہونے سے پہلے مقدس کلام کو پڑھ کر اپنے جسم پر پھوٹنے رہے ہو۔ لیکن یہاں داخل ہونے کے بعد مقدس کلام تمہیں فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم اپنے ساتھ اسلحہ وغیرہ بھی لے آئے ہو۔ لیکن یہاں نہ تمہارا اسلحہ کام کر سکتا ہے اور نہ کوئی اور چیز۔ اب تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا جو حشر ہو گا اس سے دنیا عبرت حاصل کرے گی۔ یہ میرے ساتھ سردار کنیلہ ہے جس کے خلاف تم اخنوخ کے چھوسر پیچ سردار احتاش کے کہنے پر کام کر رہے تھے۔ تمہاری پشت پر روشنی کی طاقتیں تھیں اور تم خود بھی روشنی کے نمائندے تھے۔ اس لئے شیطان کا کوئی پیروکار تم پر ہاتھ ڈالتے ہوئے ڈرتا تھا لیکن تم دیکھ لوکہ کیا راہے تمہیں کیسے بے بس کر دیا ہے۔ اب تمہارے ذہن میں نہ ہی مقدس کلام آئے گا اور نہ تم اسے پڑھ سکو گے۔ اب تم اپنے عبرت کا انجام بات کرتے ہوئے کہا جبکہ سردار کنیلہ خاموش رہا تھا۔

”کیا تم انسان ہو یا جن“..... عمران نے کیا راہے پوچھا۔

”میں انسان ہوں البتہ سردار کنیلہ جن ہے اور یہ معبد جس میں تم موجود ہو۔ کنیلہ قبیلے کی حدود میں ہے“..... کیا راہے کہا۔

”لیکن مجھے تو یہاں آتے ہوئے راستے میں کوئی جن یا انسان دکھائی نہیں دیا“..... عمران نے کہا تو کیا راہے اختیار نہیں پڑا۔

کتاب کفر کی پیشکش داستانِ مجاہد

عظیم اسلامی ناول نگاریں جم جازی کا ایک ایمان افروز ناول۔ مجاہدوں کی زندگی کی ایک مختصری جھلک۔ نیم جازی کے اسلامی ناولوں کی پہلی کڑی۔ یہ ناول کتاب گھر پرستیاب۔ جسے ناول سیکشن میں دیکھا جا سکتا ہے۔

”جن اس وقت تک انسانوں کو نظر نہیں آسکتے جب تک وہ انسانی روپ نہ دھار لیں اور جنات اپنی مرضی سے انسانی روپ دھار سکتے ہیں۔ کوئی انہیں مجبور نہیں کر سکتا یا پھر سردار کے حکم پر ایسا کیا جا جاتا ہے۔“.....کسیارا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”چلو نظر نہ آئیں لیکن ہمار جیپ تو کسی نہ کسی سے نکل اسکتی تھی۔“.....عمران نے کہا۔

”نہیں۔ ایسا نہ ہو سکتا۔ یہ ہوائی مخلوق ہوتی ہے۔ اصل روپ میں ان کا وجود انسانوں کی طرح نہیں ہوتا لیکن تم یہ سب باقی کیوں کر رہے ہو۔“.....کسیارا نے پوچھا۔

”میں صرف اپنے مجس کی وجہ سے پورچھ رہا ہوں۔ تم یہ بتاؤ کہ اب تم کیا چاہتے ہو۔ ہم تو صرف اپنے ساتھیوں کی رہا کرنا نے آئے تھے ہمارا مقصد تم سے لڑنا نہیں تھا۔“.....عمران نے کہا۔

”یہی تو ہمارا منصوبہ تھا۔ ہم تمہیں یہاں اس معبد میں لے آنا چاہتے تھے تاکہ روشنی کی طاقتیں اور مقدس کلام تمہاری مدد نہ کر سکیں اور ہم تمہیں ہلاک کر دیں لیکن تمہیں ہلاک ہونے سے پہلے عبرت آک سزا سے گزرنا پڑے گا تاکہ دوسرے انسانوں کو سبق حاصل ہو سکے۔ البتہ اس بڑے شیطان کے حکم پر تمہیں بتا رہا ہوں کہ اگر تم چاہو تو اپنا ایمان اور روح شیطان کے حوالے کر دو۔ اس طرح نہ صرف تمہاری زندگی فتح جائے گی بلکہ تم جو مانگو گے تمہیں مل جائے گا۔“.....کسیارا نے کہا۔

”میں ایک ہزار بار تم پر اور تمہارے شیطان پر لعنت بھیجتا ہوں سمجھے۔ آئندہ یہ بات میرے سامنے نہ کرنا۔“.....عمران نے یک خفت انتہائی غصیلے لمحے میں کہا۔

”میں نے صرف حکم کی تعییل کرنی تھی وہ کر دی۔ ویسے مجھے پہلے ہی یقین تھا کہ تم انکار کر دو گے۔ اب بھجو تو۔“.....کسیارا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ پیچھے ہٹ گیا۔

”سردار کنٹیلا۔ تمہارا مجرم اب تمہارے حوالے ہے۔ جو چاہو اس کے ساتھ سلوک کرو۔“.....کسیارا نے سردار کنٹیلا سے کہا۔

”ایک منٹ۔ پہلے مجھے سردار کنٹیلا سے براہ راست بات کرنے دو۔“.....عمران نے کہا۔

”نہیں۔ میں تم سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔“.....سردار کنٹیلا نے کہا اور اسکے ساتھ ہی وہ تیزی سے مرکر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”یہاں کہا جا رہا ہے۔“.....عمران نے چونکہ کسیارا پوچھا۔

”تمہیں عبرت آک سزا دینے کا بندوبست کرنے۔“.....کسیارا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا بندوبست۔“.....عمران نے حیرت بھرے لمحے میں پوچھا۔

”ابھی معلوم ہو جائے گا۔“.....کسیارا نے کہا تو اسی لمحے سردار کنٹیلا واپس اندر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بہت لمبا ساخار دار کوڑا تھا۔

”میں پہلے تمہارے جسم کی بوٹیاں اڑاؤں گا۔ پھر تمہیں آگ میں زندہ جلاوں گا۔“.....سردار کنٹیلا نے کوڑے کو ہوایں چھاتے ہوئے کہا۔

”پہلے یہ بتا دوں کہ جب تم انسانی روپ میں ہوتے ہو تو تمہاری سوچ جنوں کی طرح ہوتی ہے یا انسانوں کی طرح۔“.....عمران نے کہا۔

”جب ہم انسانی روپ میں ہوتے ہیں تو ہماری سوچ بھی انسانوں جیسی ہو جاتی ہے۔“.....سردار کنٹیلا نے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا کوڑے والا ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ عمران نے کندے کا ٹکہ سکھنے لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے جسم کے گرد بندگی ہوئی زنجیر چھمن چھمن کرتی نیچے زمین پر گری اور اسکے دو نوں ہاتھ بھی آزاد ہو گئے۔ یہ اس قدر اچانک اور غیر متوقع طور پر ہوا تھا کہ سردار کنٹیلا کا ہاتھ ہوا میں ہی رکا رہا۔ اس کے چہرے پر حیرت تھی۔ کسیارا بھی حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ عمران نے بچلی کی سی تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ باہر آیا اور ایک کپسول فرش پر گر کر پھٹا۔ عمران نے سانس روک لیا تھا۔ دوسرے لمحے عمران کے چہرے پر گھرے اطمینان کے تاثرات پھیل گئے کیونکہ کپسول ٹوٹتے ہی کسیارا اور سردار کنٹیلا دونوں ہی لہر اکر نیچے گرے تھے اور ساکت ہو گئے تھے۔ عمران سانس روک کے کھڑا ہوا تھا۔ اس نے گردن گھما

کردیکھا تو اس کے ساتھیوں کی گرد نہیں بھی ڈھلک چکی تھیں۔ اس کا مطلب تھا کہ انہیں بھی بروقت اس ایکشن کا احساس نہیں ہو سکا اور فوری طور پر سانس نہ روک سکے تھے۔ ویسے عمران اپنے ساتھ جو گیس لے آیا تھا وہ انتہائی زود اثر تھی۔ اس کا خیال تھا کہ چونکہ جنات انسانوں کی نسبت جسمانی طور پر زیادہ طاقتور ہوتے ہیں اس نے شاید انہیں زیادہ طاقتور گیس کی ضرورت پڑے۔ اسکے ساتھ ساتھ اس کے ذہن میں یہ خدشہ بھی موجود تھا کہ شاید یہ جنات گیس سے بے ہوش نہ ہوتے ہوں۔ گورنر دار اخشاں نے سید چراغ شاہ صاحب کا پیغام دیا تھا کہ جنات انسانوں کے روپے میں انسان ہی ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ وہ سب کچھ ہوتا ہے یا ہو سکتا ہے جو انسانوں کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ اس نے اس نے انتہائی زود اثر دو ساتھی تھی۔ زنجیروں کی بندش سے وہ آزاد ہو چکا تھا۔ اس نے وہ تیزی سے آگے بڑھاتا کہ سردار کنٹیلا کو اٹھا کر زنجیروں میں جکڑے کہ اچانک معبد کی چھت سے ایک بار پھر پھر پھر اہٹ کی آواز سنائی دی اور دوسرا رئے لمحے سایہ عمران پر جھپٹا۔ لیکن اس بار عمران ہوشیار تھا۔ اس نے تیزی سے غوطہ مارا لیکن کوئی سیاہ چیز اس کے چہرے سے چھٹ گئی تھی۔ عمران نے لاشعوری طور پر سانس روک لیا تھا اور پھر اس نے اپنے ہاتھ سے چہرے پر موجود اس سائے کو پکڑنا چاہا۔ جیسے ہی اس کا ہاتھ چہرے کی طرف گیا ایک بار پھر پھر پھر اہٹ کی آواز سنائی دی اور عمران کا چہرہ صاف ہو گیا لیکن اس کے باوجود عمران کو محسوس ہو رہا تھا کہ اس کا ذہن چکر ارہا ہے۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن باوجود شدید جدوجہد کے وہ اپنے آپ کو جب سنبھال نہ سکا تو اس نے کوشش کر کے اپنے ذہن کو بلینک کرنا شروع کر دیا۔ اب وہ اپنے ذہن پر قابو پا چکا تھا لیکن جیسے ہی اس نے آنکھیں کھولیں تو وہ یہ دیکھ کر چوک پڑا کہ سردار کنٹیلا کا جسم ہوا میں اڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اس کے جسم کا انداز ایسا تھا جیسے اسے چار آدمی اٹھا کر لے جا رہے ہوں۔ عمران ابھی یہ دیکھ رہا تھا کہ سردار کنٹیلا کا جسم غائب ہو گیا۔ عمران یکخت چونکہ کراس کے پیچھے بھاگا لیکن اس کے جسم غائب ہو چکا تھا۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس نے ضروری اسلحہ اور بے ہوش کر دینے والی گیس اور ہوش میں لانے والی انٹی گیس کی شیشی سب کچھ پہلے ہی جیب میں رکھا ہوا تھا اور کسیارا اور سردار کنٹیلا دونوں نے اسے بے ہوش کرنے کے بعد باندھتے وقت یہ چیزیں چیک کرنے یا نکالنے کی ضرورت ہی محسوس نہ کی تھی۔ اس نے سارا سامان اس کی جیبوں میں ہی تھا۔ اس نے جیب سے انٹی گیس کی شیشی نکالی اور اس کا دہانہ سب سے پہلے جوانا کی ناک سے لگایا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور پھر اسے جوزف کی ناک سے لگادیا۔ پھر اس نے یہی کارروائی ٹائیگر کے ساتھ دو ہرائی اور پھر شیشی کو بند کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔ چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے جوانا، جوزف اور ٹائیگر تینوں ہوش میں آگئے تو عمران نے انہیں سارے واقعات بتانے کے ساتھ ساتھ ان کی بندشیں بھی کھولنا شروع کر دیں۔

”باس۔ تو کیا جن بھی اس گیس سے بے ہوش ہو جاتے ہیں؟“ ٹائیگر نے انتہائی حرمت بھرے لمحے میں کہا۔

”ہا۔ جب وہ انسان کے روپ میں ہوتے ہوں۔ یہاں کوئی ایسی طاقت ہے جو مجھے بے ہوش کر دیتی ہے لیکن اس بار اس کا داؤ پوری طرح نہیں چلا البتہ شاید سردار کنٹیلا کے جن آکر اسے اٹھا کر لے گئے ہیں۔ اس طرح سردار کنٹیلا ہاتھ سے نکل گیا۔ ورنہ میں اسے گولیوں سے اڑا کر مشن ابھی مکمل کر لیتا۔ بہر حال اب اس کسیارا کو اٹھا کر دیوار سے باندھ دو۔“..... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

”باس۔ یہ شیطان کا پیروکار ہے اور ہم شیطانی معبد میں ہیں اس لئے اسے جیسے ہی ہوش آیا۔ یہ شیطانی قوتوں کو بلا لے گا۔“..... جوزف نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”اوہ۔ واقعی اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہ رہا تھا۔ پھر کیا کیا جائے؟“..... عمران نے کہا۔

”ماستر۔ اسے گولی مار دو۔ یہ تو بہر حال انسان ہے۔ اس کا تو خاتمہ ہو جائے گا۔ پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔“..... جوانا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پٹل نکال لیا۔

”باس۔ اس کی مدد سے ہم سردار کنٹیلا کو دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں۔“..... اچانک ٹائیگر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”کیا مطلب۔ وہ کیسے؟“..... عمران نے کہا۔

”باس۔ میں نے جو سوچا ہے اسکے مطابق جب تک سردار کنٹلیا جن ہوش میں نہیں آئے گا۔ اس وقت تک وہ اپنے اصل روپ میں نہ آئے گا اور چونکہ اسے گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے اس لئے وہ اب خود ہوش میں نہ آئے گا۔ اس لئے لامحالہ کنٹلیا قبلیے کے دوسرے جن اپنے سردار کے لئے آپ کے پاس آئیں گے یا اس آدمی سے رابطہ کریں گے۔ ایسی صورت میں کوئی سودے بازی ہو سکتی ہے ورنہ یہ تخلوق یہاں نجانے ہمارے ساتھ کیا سلوک کرے۔ ہم شیطانی معبد میں ہیں“.....ٹائیگر نے کہا۔

”لیکن تم نے یہ اندازہ کیسے لگایا کہ جب تک سردار کنٹلیا ہوش میں نہ آئے گا وہ اپنے اصل روپ میں جا سکتا تو اسے لے جانے والے جن اسے انسانی روپ میں اٹھا کرنے لے جاتے“.....ٹائیگر نے کہا۔

”آپ نے خود ہی بتایا ہے کہ سردار کنٹلیا کے بے ہوش جسم کو نامعلوم جن اٹھا کر لے گئے ہیں۔ اگر وہ بے ہوش کے باوجود اپنے اصل روپ میں جا سکتا تو اسے لے جانے والے جن اسے انسانی روپ میں اٹھا کرنے لے جاتے“.....ٹائیگر نے کہا۔

”اوہ۔ ہاں۔ ویری گذ۔ میرے ذہن کو نجانے کیا ہو گیا ہے کہ مجھے کچھ سمجھنے نہیں آ رہا لیکن جوانا کی بات بھی حق ہے یہ شخص ہوش میں آتے ہی اپنی شیطانی طاقتون کو بلا لے گا۔ پھر کیا کیا جائے“.....عمران نے کہا۔

”باس۔ اس کا طریقہ میں بتاتا ہوں۔ آپ اس کے منہ پر سیاہ تسمہ باندھ دیں۔ پھر یہ شیطانی طاقتون کو نہ بلا سکے گا اور باتیں بھی کرتا رہے گا“.....جوزف نے کہا۔

”منہ پر سیاہ تسمہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ اس کے دونوں ہونٹوں کے درمیان“.....عمران نے کہا۔

”ہاں“.....جوزف نے کہا تو عمران کو بھی یاد آ گیا کہ ایک بار پہلے بھی بلیک پاور والے مشن میں جوزف نے اسی طرح ایک شیطانی طاقت کو بے بس کر دیا تھا۔

”ٹھیک ہے۔ چلو جلدی کرو“.....عمران نے کہا تو جوزف نے جھک کر اپنے فل بوٹ کا تسمہ کھولا اور پھر اس نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے کسیارا کے منہ پر تسمہ باندھ دیا۔

”اب اسے زنجیروں میں جکڑ دو“.....عمران نے کہا تو جوزف اور جوانا نے مل کر اسے زنجیروں میں اسی انداز سے جکڑ دیا جیسے وہ پہلے خود جکڑے ہوئے تھے۔

”اب اسے ہوش میں لے آؤ“.....عمران نے ہاتھ میں موجود انٹی گیس کی شیشی جوانا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو جوانا نے شیشی کا ڈھکن کھولا اور پھر اس کا دہانہ کسیارا کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے اسے عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے شیشی لے کر اپنی جیب میں ڈال لی۔ اسی لمحے کسیارا کو ہوش آنا شروع ہو گیا اور پھر اس نے عجیب سے انداز میں کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

”یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔“.....کسیارا کے منہ سے عجیب سے انداز میں الفاظ نکلے کیونکہ اس کے ہونٹوں کے درمیان سیاہ تسمہ بندھا ہوا تھا۔ اس لئے وہ پوری طرح بول نہ پا رہا تھا۔

”اب بتاؤ کسیارا۔ تمہیں کیا سزا دی جائے“.....عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا تو کسیارا کے بندھے ہوئے جسم کو جھکا سا لگا۔

”یہ۔ یہ کیا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ میں بندھا ہوا ہوں۔ مگر۔ مگر۔“.....کسیارا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خاموش ہو کر کچھ پڑھنا شروع کر دیا لیکن چند لمحوں بعد اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہوا ہے۔ یہ میری طاقتیں۔ یہ میں۔“.....کسیارا نے الجھے ہوئے لجھے میں کہا۔

”اب نہ تم کوئی منترو گیرہ پڑھ سکتے ہو اور نہ ہی اپنی کسی شیطانی طاقت کو بلا سکتے ہو کسیارا۔ میں نے تمہارے منہ پر سیاہ تسمہ باندھ دیا ہے۔

اب تم مکمل طور پور بے بس ہو چکے ہو۔..... عمران نے جواب دیا۔

”اوہ۔ اوہ مگر یہ سب کیسے ہو گیا۔ یہ مجھے کیا ہوا تھا۔ تم کیسے رہا ہو گئے۔ وہ سردار کنٹلیا اس کا کیا ہوا“..... کیا رانے بوکھلائے ہوئے لجھے میں کہا۔ اب اس کے الفاظ قدرے واضح طور پر سمجھ میں آنے لگ گئے تھے۔ کیونکہ تمہ کسی حد تک خود بخود ایڈ جست ہو گیا تھا اور عمران کو معلوم تھا کہ آہستہ آہستہ وہ مکمل طور پر ایڈ جست ہو جائے گا اور پھر وہ اسی طرح بول سکے گا جیسے بغیر تھے کے بتاتا ہے۔

”میں نے یہاں فوری طور پر بے ہوش کر دینے والی گیس پھیلا دی تھی جس کی وجہ سے تم بھی بے ہوش ہو گئے اور سردار کنٹلیا بھی۔ لیکن ہم نے سانس روک لئے تھے۔ اس لئے ہم بے ہوش نہ ہوئے۔ ذخیریں میں کھول چکا تھا اس لئے میں نے اپنے ساتھیوں کو بھی آزادی دلادی۔ اس دوران سردار کنٹلیا کے ساتھی جن یہاں آئے اور سردار کنٹلیا کو اسی بے ہوشی کے عالم میں اٹھا کر لے گئے“..... عمران نے جواب دیا۔

”انہوں نے تمہیں کچھ نہیں کہا“..... کیا رانے چونکہ کر حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”وہ مجھے کیا کہہ سکتے تھے۔ وہ تو یہاں اصل روپے میں آئے تھے۔ اس لئے مجھے صرف سردار کنٹلیا کا جسم نظر آ رہا تھا۔ وہ نظر نہیں آ رہے تھے۔ عمران نے جواب دیا۔

”تو تم اب کیا چاہتے ہو۔ بھر حال تمہاری موت تو آئے گی سہی۔ سردار کنٹلیا کا پورا قبیلہ یہاں موجود ہے۔ وہ جب چاہے تمہیں ہلاک کرادے گا“..... کیا رانے کہا۔

”تمہارا اپنے متعلق کیا خیال ہے“..... عمران نے سرد لجھے میں کہا۔

”کیا مطلب“..... کیا رانے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”تم تو انسان ہو اور میرے ہاتھ میں مشین پسل میں موجود ہے۔ میں صرف ٹرگیرد باؤں کا اور تم ہلاک ہو جاؤ گے“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسل اس کی طرف کر دیا۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ یہ لوہا یقیناً تمہارے ہاتھ میں ہو گا اس لئے کنٹلیا قبیلے کے جنوں نے تمہیں کچھ نہیں کہا ہو گا۔ کاش میں اسے پہلے ہی تمہاری جیب سے نکال لیتا“..... کیا رانے کہا تو عمران بے اختیار چونکہ پڑا۔

”لوہا تو اس وقت بھی میری جیب میں تھا جب سردار کنٹلیا مجھے کوڑے مارنے جا رہا تھا“..... عمران نے کہا۔

”اس وقت یہ تمہاری جیب میں تھا۔ ہاتھ میں نہیں تھا۔ کیا رانے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ یہ بات اس کے لئے واقعی نئی تھی کہ اگر آدمی کے ہاتھ میں لو ہے کی بنی ہوئی کوئی چیز ہو تو جنات اس کے قریب نہیں آ سکتے۔ یہ بات نہ ہی اسے سردار اخたاش نے بتائی تھی اور نہ ہی بابا محمد بخش حکیم نے۔ جبکہ عمران کے خیال کے مطابق یہ واقعی انتہائی فائدہ مند بات تھی لیکن اب سے اپنے بچپن کا واقعہ یاد آ رہا تھا جب وہ اپنی اماں بی کے ساتھ ان کے کسی ملازم کے کسی عزیز کی شادی میں ان کے گاؤں گئے تھے اور وہاں عمران نے دیکھا تھا کہ دو لہا کے ہاتھ میں لو ہے کی چھری کپڑی ہوئی تھی۔ عمران کا ذہن بچپن سے ہی پر تحسیس تھا۔ اس نے پوچھ لیا تو وہاں موجود ایک دیہاتی بزرگ نے اسے بتایا تھا کہ دو لہا کو جنات سے خطرہ ہوتا ہے اس لئے دو لہا ہاتھ میں چھری رکھتا ہے تاکہ جنات اس کے قریب نہ آ سکیں۔ یہ بات چونکہ اس وقت عمران کے پلے نہ پڑی تھی اس لئے وہ اسے بھول گیا تھا لیکن اب کیا رانی کی بات سن کر اسے یہ بات یاد آگئی تھی۔

”جوزف۔ تمہاری جیب میں بھی مشین پسل ہے۔ وہ جیب سے نکال کر ہاتھ میں لے لو اور یہاں کسی کمرے میں ہمارا تھیلا موجود ہو گا۔ وہ اٹھا لاؤ۔ اس میں دو مشین پسل بھی ہیں وہ نکال کر جوانا اور نائیگر کو دے دوتا کہ ہم سب جنات کی کارروائی سے بچ سکیں“..... عمران نے کہا تو جوزف نے جیب سے مشین پسل نکال کر ہاتھ میں پکڑا اور تیزی سے اس کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے دوسرے ہاتھ میں سیاہ رنگ کا تھیلا موجود تھا۔ اس نے تھیلے میں سے دو مشین پسل نکال کر ایک نائیگر کو اور دوسرا جوانا کے ہاتھ میں دے دیا۔

”انہیں جیب میں نہ ڈالنا۔ ہاتھ میں ہی پکڑے رہنا“..... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”اب جنات ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اس لئے اب ہم اطمینان سے یہاں سے واپس جاسکتے ہیں۔ اس لئے اب اس کیا راکوز نہ رکھنے کی ضرورت نہیں رہی۔ کیوں نہ اسے گولی مار دی جائے“..... عمران نے جان بوجھ کر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

”نہیں۔ مجھے مت مارو۔ میں مرننا نہیں چاہتا۔ تم جو چاہے کرو۔ مجھے مت مارو“..... کیا رانے چیختے ہوئے کہا اور پھر بات ختم کر کے اس کی نظریں یکخت عمران کی عقب کی طرف جمی گئیں۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی کو دیکھ رہا ہو۔ عمران نے تیزی سے مڑ کر دیکھا لیکن وہاں کوئی بھی نہ تھا۔

<http://kitaabghar.com>

<http://kitaabghar.com>

”سنو۔ سنو۔ سردار کشیلا کا نائب کا جو یہاں آیا ہے۔ وہ انسانی روپ میں نہیں ہے۔ اس لئے وہ نظر نہیں آ رہا۔ لیکن میری نگاہیں اس کا مخصوص حلقة دیکھ رہی ہیں۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ سردار کشیلا اپنے اصلی روپ میں نہیں آ رہا اور نہ ہی ہوش میں آ رہا ہے۔ حالانکہ جنات حکیموں نے اسے ہوش میں لانے کی بے حد کوششیں کی ہیں۔ وہ یہاں اس لئے آیا ہے تاکہ میں تم سے اسے ہوش میں لے آنے کی بات کروں۔ سنو۔ میں سردار کشیلا کی طرف سے حلقہ دیتا ہوں کرو۔ اخنوخ قبلیے کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرے گا“..... کیا رانے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”جب تک ہم نہ چاہیں وہ ہوش میں آئی نہیں سکتا۔ وہ اب قیامت تک اسی طرح بے ہوش رہے گا اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ جب تک وہ ہوش میں نہیں آئے گا وہ اپنے اصل روپ میں بھی نہیں آ سکتا۔ لیکن اگر ہم چاہیں تو اسے چند لمحوں میں ہوش میں لاسکتے ہیں لیکن ہم ایسا نہیں کریں گے کیونکہ وہ ہوش میں آ کر دوبارہ اپنے اصل روپ میں چلا جائے گا اور وہ شیطان کا پیر و کار ہے اس لئے مجھے تمہارے یا اس کے کسی حلقہ پر اعتماد نہیں ہے اور یہ بات بھی مجھے معلوم ہے کہ جب تک سردار کشیلا فنا نہیں ہو جاتا وہی اس قبلیے کا سردار رہے گا اور جب تک سردار کشیلا زندہ ہے تک تک قبلیے کا کوئی اور جن اس کے اختیارات استعمال نہیں کر سکتا۔ اس لئے یہ بات ہمارے فائدے میں ہے“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ شیطان جب چاہے اسے ہوش میں لائے بغیر اصل روپ میں لاسکتا ہے۔ سنو۔ میں تمہیں ہر قسم کا حلقہ دلا سکتا ہوں۔ تم اسے ہوش میں لے آؤ“..... کیا رانے کہا۔

”ایک صورت میں یہ سودا ہو سکتا ہے کہ ہم سردار کشیلا کو اسی حالت میں ساتھ لے جائیں۔ جب ہم کشیلا قبلیے کی حدود سے باہر نکل جائیں گے تو پھر ہم اسے ہوش میں لے آئیں گے“..... عمران نے کہا۔

”نائب کا جو کہہ رہا ہے کہ انہیں یہ شرط منظور ہے“..... کیا رانے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اسے یہاں منگوا دا اور ہمارے ساتھ ساتھ اسے اٹھا کر لے چلو“..... عمران نے کہا۔

”باس۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ وہ تو“..... تائیگر نے مدخلت کرتے ہوئے کہا۔

سلطان اور خان

کتاب گھر کی پیشکش

سلطان اور خان اسلام کی بالادستی قائم کرنے والے حکمران سلطان اور خان کی باطل کے خلاف جنگ کی تاریخی داستان ہے۔ سلطان اور خان عثمانی ترکوں کے پہلے سلطان عثمان کا بیٹا تھا۔ عثمان بستر مرگ پر تھا اور اسکی خواہش تھی کہ وہ یونانیوں کے شہر بروصہ کو فتح کرے اور مرنے کے بعد اسکو بروصہ شہر میں دفن کیا جائے۔ سلطان اور خان نے یونانیوں کو عبرت ناک نگست دے کر اپنے باپ کی آخری خواہش کو پورا کیا۔ یہ ناول کتاب گھر پرستیاب۔ جسے ناول سیشن میں دیکھا جا سکتا ہے۔

”تم خاموش رہو“..... عمران نے اسے جھپڑ کتے ہوئے کہا تو نائیگر فقرہ مکمل کئے بغیر ہی خاموش ہو گیا۔

”نائب کا چوکہ رہا ہے کہ وہ سردار کنٹیلا کو قبیلے کی حدود دوالے ستون کے باہر پہنچا دیتے ہیں۔ تم وہاں پہنچ جاؤ“..... کیا رانے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ایسے ہی سکی۔ لیکن کیا راتم ہمارے ساتھ جاؤ گے اور یہ سن لو کہ اگر کنٹیلا قبیلے کے کسی جن نے ہمارے خلاف کسی بھی قسم کی کار رائی کی تو پھر نہ تم زندہ رہو گے اور نہ ہی کبھی سردار کنٹیلا ہوش میں آ سکے گا“..... عمران نے کہا۔

کتاب گھر کی پیشکش

”جوزف۔ تھیلے میں سے کلپ ہٹھکڑی نکال کر کیا را کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے باندھ دو۔ پھر اسے کھول دینا اور نائیگر تم تھیلے میں سے واڑیں چار جرم نکال کر جاتے وقت اس کرے کے کونے میں رکھ دینا اور اسے آن کرو دینا“..... عمران نے پاکیشیائی زبان میں کہا۔

”لیں بآس“..... نائیگر نے کہا جبکہ جوزف عمران کے حکم کی تعییل میں مصروف ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران، کیا را اور اپنے ساتھیوں سمیت اس معبد سے باہر آ گیا جبکہ نائیگر تھیلے سمیت پیچھے تھا اور پھر جھوں بعد وہ بھی باہر آ گیا۔

”اب تم ہماری راہنمائی کرو گئے“..... عمران نے کیا را سے کہا تو کیا رانے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ کیا را کی راہنمائی میں چلتے ہوئے آگے بڑھنے لگے البتہ مشین پٹل سب نے بدستور ہاتھوں میں پکڑے ہوئے تھے۔

”کہاں تک کنٹیلا قبیلے کی حدود ہے“..... عمران نے کیا را سے پوچھا۔

”یہاں سے قریب ہی ہے۔ وہاں ایک ستون موجود ہے“..... کیا رانے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

☆☆☆

کتاب گھر کی پیشکش

السلام علیکم..... سردار اختاش نے جوانسانی روپ میں تھا بابا محمد بخش کی دکان میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

”علیکم السلام“..... بابا محمد بخش نے سراخھاتے ہوئے سردار اختاش کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی وہ چونک پڑا۔

”اوہ۔ تم اور یہاں“..... بابا محمد بخش نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”میں نے آپ سے ایک انتہائی ضروری بات کرنی ہے بابا جی۔ آپ مجھے فوری وقت دیں تو آپ کی مہربانی ہو گی“..... سردار اختاش نے کہا تو بابا محمد بخش اٹھ کھڑے ہوئے انہوں نے وہاں موجود لوگوں سے معدرت کی اور پھر وہ سردار اختاش کو لے کر علیحدہ کرے میں آگئے۔

”کیا ہوا ہے کہ تمہیں خود س روپ میں یہاں آنا پڑا ہے“..... بابا محمد بخش نے کری پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”سید چراغ شاہ صاحب عربے پر گئے ہوئے ہیں۔ میں ایک بار عمران صاحب کے کہنے پر ان کے پاس گیا تھا۔ انہوں نے بات چیت کی تھی لیکن ساتھ ہی انہوں نے مجھے منع کر دیا تھا کہ اب میں وہاں نہ آؤ۔ اس لئے اب میں نہ وہاں جا سکتا ہوں اور نہ ان سے رابطہ کر سکتا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ مجھے معلوم ہے کہ جنات کے معاملات سے آپ بہر حال واقف ہیں اور عمران صاحب نے بھی آپ کا کئی بار ذکر کیا تھا۔ وہ آپ سے مل بھی چکے ہیں۔ اس لئے میں یہاں آپ کے پاس آیا ہوں“..... سردار اختاش نے کہا۔

”ہاں۔ وہ نوجوان میرے پاس آیا تھا لیکن کیا ہوا ہے“..... بابا محمد بخش نے کہا۔

”شیطان کے پیروکار قبیلے کنٹیلا کے سردار جن کنٹیلا کو فنا کرنے کا کام سید چراغ شاہ صاحب نے عمران کے ذمے لگایا ہوا ہے۔ لیکن عمران صاحب اس کام میں کامیاب نہیں ہو پا رہے۔ انہوں نے ایک بہت بڑی شیطانی قوت کے حامل شخص کو لقیس کو بلاک کر دیا ہے لیکن سردار کنٹیلا کا کچھ نہیں گزرا۔ شیطان نے لقیس کے بعد یہ کام ایک اور شیطانی طاقت کیا را کے ذمہ لگا دیا۔ کیا رانے عمران کے دوسرا تھیوں کو اغوا کر کے کنٹیلا کی حدود میں واقع شیطانی معبد میں قید کر دیا۔ عمران صاحب اپنے ایک ساتھ کے ساتھ وہاں گئے لیکن ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ عمران صاحب

وہاں بے بس ہو گئے ہیں اور اب سردار کنٹلیا انہیں عبر تاک موت مارنے کی کوشش کر رہا ہے۔ سردار اختاش نے کہا۔

”اوہ۔ یہ تو واقعی بری خبر ہے لیکن اس سلسلے میں تم میرے پاس کیوں آئے ہو۔ میں کیا کر سکتا ہوں؟“..... بابا محمد بخش نے کہا۔

”کیا آپ کوئی مدد نہیں کر سکتے؟“..... سردار اختاش نے کہا۔

”کیسی مدد اور کس طرح؟“..... بابا محمد بخش نے چونک کر پوچھا۔

”جس قسم کی بھی آپ کر سکیں۔ میرا مقصد ہے کہ عمران صاحب کو اس معبد اور سردار کنٹلیا کے قبیلے کی حدود سے کسی طرح باہر نکال لیا جائے۔“..... سردار اختاش نے کہا۔

<http://kitaabghar.com> <http://kitaabghar.com>

”تم اختاش قبیلے سردار ہوا اور پھر اخنوخ قبیلے کے سرپیچ بھی۔ اگر تم اسے کی مدد نہیں کر سکتے تو میں کیا کر سکتا ہوں؟“..... بابا محمد بخش نے کہا۔

”ہم شیطان قبیلے کی حدود میں داخل نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ہم مسلمان ہیں لیکن آپ کے پاس روحانی طاقتیں ہیں۔ آپ روحانی طاقتیوں کی مدد سے کچھ کریں؟“..... سردار اختاش نے کہا۔

”نہیں۔ میرے پاس ایسی طاقتیں نہیں ہیں البتہ میں روحانی طور پر سید چراغ شاہ صاحب سے رابطہ کر سکتا ہوں۔ وہ میری مرشد بھی ہیں۔“..... بابا محمد بخش نے کہا۔

<http://kitaabghar.com> <http://kitaabghar.com>

”اوہ۔ اگر ایسا ہے تو ضرور رابطہ کریں اور ان کی خدمت میں یہ حالات عرض کر دیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اسے بچالیں گے۔“..... سردار اختاش نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم بیٹھو۔ میں ابھی اپنے خاص کمرے میں جا کر مرشد سے روحانی رابطہ کر کے واپس آتا ہوں۔“..... بابا محمد بخش نے کہا اور انھوں کے ایک اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ سردار اختاش کری پر خاموش بیٹھا رہا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد بابا محمد بخش واپس آئے تو سردار اختاش نے چونک کران کی طرف دیکھا۔

<http://kitaabghar.com> <http://kitaabghar.com>

”کیا ہوا؟“..... سردار اختاش نے بڑے بے چین سے لبجے میں کہا۔

”تم اس کے لئے بہت پریشان ہو۔ حالانکہ جنات انسانوں کے بارے میں کبھی اس قدر پریشان نہیں ہوتے۔“..... بابا محمد بخش نے کری پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”ایک تو وہ ہمارے قبیلے کے لئے کام کر رہے ہیں۔ دوسرا مجھے سید چراغ صاحب نے بتایا تھا کہ عمران صاحب پاکیشیا اور پوری مسلم دنیا کے انسانوں کے لئے بھی بہت بڑا سرمایہ ہیں۔ سید چراغ شاہ صاحب یہے بھی ان سے بہت محبت کرتے ہیں اور میری درخواست پر انہوں نے خصوصی طور پر عمران صاحب کو عمران صاحب کو اس کام کے لئے کہا تھا۔ اس لئے میں پریشان ہو رہا ہوں لیکن آپ نے کیا کیا ہے۔ کیا آپ کا سید چراغ شاہ صاحب سے رابطہ ہوا ہے۔ کیا کہا ہے انہوں نے؟“..... سردار اختاش نے بے چین ہو کر کہا۔

”ہاں۔ میرا رابطہ ہوا ہے۔ میں نے تمہارے بتائے ہوئے حالات ان کی خدمت میں عرض کر دیئے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا ہے کہ عمران کے لئے کسی تشویش کی ضرور نہیں ہے۔ وہ اپنی حفاظت خود کر سکتا ہے۔ دوسرا بات انہوں نے یہ فرمائی ہے کہ سردار اختاش کو پیغام دے دیا جائے کہ وہ عمران اور اسکے ساتھیوں کے لئے پریشان نہ ہوا کرے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ ہم نے سوچ سمجھ کر عمران کا اس کام کے لئے انتخاب کیا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ عمران اپنی ذہانت اور کارکردگی کی بناء پر کامیاب رہے گا۔“..... بابا محمد بخش نے کہا۔

”اوہ۔ پھر ٹھیک ہے بے حد شکر یہ بابا۔ اس میں پوری طرح مطمئن ہوں۔ اب مجھے اجازت دیں۔“..... سردار اختاش نے مطمئن لبجے میں کہا اور انھوں کھڑا ہوا۔

”ویسے میری ایک گزارش ہے کہ جب عمران اپنے کام میں کامیاب ہو جائے تو مجھے اس کے پاس لے جائیں۔ میں اس سے مزید باتیں

کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ مرشد سید چرا غ شاہ صاحب نے اس کے بارے میں جس اطمینان کا اظہار کیا ہے میں اس سے بے حد متاثر ہوا ہوں،..... بابا محمد بخش حکیم نے کہا۔

”ٹھیک ہے جناب۔ اب اجازت دیں“..... سردار اختاش نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر کرے سے باہر چلا گیا تو بابا محمد بخش حکیم نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ بھی انٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

کتاب گھر کی پیشکش

<http://kitaabghar.com>

<http://kitaabghar.com>

عمران اپنے ساتھیوں سمیت صحرائیں چلتا ہوا کیا رہنمائی میں آگے بڑھتا رہا اور پھر انہیں دور سے ریت کے درمیان ایک اوپنچائی ستون نظر آنے لگ گیا۔ اس ستون پر کچھ لکھا ہوا تھا لیکن نہ ہی تحریر پڑھی جا رہی تھی اور نہ عمران کو یہ سمجھا آ رہی تھی۔

”یہ ستون حدود ہے“..... عمران نے کیا راستے پوچھا۔

کتاب گھر کی پیشکش

<http://kitaabghar.com>

<http://kitaabghar.com>

”ہاں۔ اس ستون کے اندر کنیلہ قبیلے کی حدود ہے۔ دوسری طرف نہیں ہے۔“..... کیا راستے جواب دیا۔

”اس ستون پر کیا لکھا ہوا ہے“..... عمران نے پوچھا۔

کتاب گھر کی پیشکش

<http://kitaabghar.com>

<http://kitaabghar.com>

”کیا یہاں کنیلہ قبیلے کے جنات موجود ہیں“..... عمران نے کیا راستے پوچھا۔

<http://kitaabghar.com>

<http://kitaabghar.com>

”ہاں۔ لیکن وہ تمہیں نظر نہیں آ سکتے“..... کیا راستے جواب دیا۔

”لیکن میں نے تو کہا تھا کہ سردار کنیلہ کا جسم قبیلے کی حدود سے باہر ہونا چاہئے لیکن یہ تو اندر پڑا ہوا ہے“..... عمران نے منہ بنتے ہوئے کہا۔

”اس کا جسم اٹھا کر حدود سے باہر کھدو“..... کیا راستے اوپنچ آواز میں کہا تو دوسرے لمحے سردار کنیلہ کا جسم ہوا میں اٹھا ہوا دکھائی دیا اور پھر وہ جیسے ہوا میں تیرتا ہوا ستون کی دوسری طرف ریت پر نک گیا۔

<http://kitaabghar.com>

<http://kitaabghar.com>

”جس معبد سے ہم آئے ہیں وہاں بھی جنات موجود ہیں“..... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ یہ مقدس معبد ہے۔ اس میں سوائے خصوصی اجازت کے کوئی نہیں داخل ہو سکتا“..... کیا راستے کہا۔

”کس کی اجازت“..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

<http://kitaabghar.com>

<http://kitaabghar.com>

”معبد کے بڑے پچاری کی“..... کیا راستے کہا۔

”وہ پچاری ہمیں تو نظر نہیں آیا۔ کیا وہ بھی جن ہے“..... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”ہاں۔ وہ بھی جن ہے۔ اسے تمہاری وجہ سے ہٹا دیا گیا تھا“..... کیا راستے جواب دیا۔

<http://kitaabghar.com>

<http://kitaabghar.com>

”اس معبد کو کیوں قائم رکھا گیا ہے۔ وہاں کیا ہوتا ہے“..... عمران نے پوچھا۔

”وہاں سال میں ایک بار تمام کنیلہ قبیلے کے جنات اور پوری دنیا میں پھیلے ہوئے شیطان کے بیروکار جنات اکٹھے ہو کر شیطان کی پوچھتے ہیں اور اس سے عہد کرتے ہیں کہ وہ اس کے وفادار رہیں گے“..... کیا راستے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ کام وہ معبد کے باہر بھی تو کر سکتے ہیں“..... عمران نے کہا۔

”ہاں کرتے سکتے ہیں لیکن انہیں معلوم ہے کہ معبد کی وجہ سے انہیں خاص شیطانی طاقتیں ملتی ہیں“..... کسیارا نے جواب دیا۔

”ٹائیگر۔ وہ ذمی چار جو کہاں ہے“..... عمران نے ٹائیگر کی طرف مرتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے جیب سے ایک ریموت کنٹرول نما آلہ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے اس پر لگا ہوا ایک بٹن پر لیں کیا تو اس پر ایک زر در گنگ کا بلب تیزی سے جلنے لگا۔

”شیطان کی پوجا کا شیطانی مرکز تو پہلے ہی ختم کر دوں۔ پھر بات ہو گی“..... عمران نے کسیارا سے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کسیارا کچھ کہتا عمران نے دوسرا بٹن پر لیں کر دیا۔ آئے پر سر گنگ کا ایک بلب جھما کے سے جلا اور بجھ گیا۔ اسکے ساتھ ہی زر در گنگ کا بلب بھی بجھ گیا اور دوسرا لمحے دور صحرائیں ایک اختیاری خوفناک دھما کہ ہوا اور ریت کے بادل آسمان کی طرف اٹھتے ہوئے دکھائی دیئے۔

”یہ کیا ہو گیا ہے“..... کسیارا نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔

”عیوق ستارے کا معبد تباہ ہو گیا ہے“..... عمران نے بڑے مطمئن لمحے میں کہا تو کسیارا پاگلوں کے سے انداز میں چیختا ہوا اپس صحرائیں اس طرف کو دوڑنے لگا جوہر سے وہ آئے تھے۔ اسکے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں بند ہے ہوئے تھے۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسل سیدھا کیا لیکن پھر اس نے ہاتھ جھکایا۔ اسی لمحے کسیارا ایک ٹیلے کی اوٹ میں جا کر نظرؤں سے غائب ہو گیا۔

”باس۔ آپ نے اس شیطان کو گولی نہیں ماری“..... جوزف نے کہا۔

”میں نے سوچا تو تھا لیکن پھر مجھے خیال آگیا کہ ایک تو وہ بندھا ہوا ہے۔ دوسرا اس کی میری طرف پشت تھی اور مجھے کسی بند ہے ہوئے بے بس آدمی پر اور وہ بھی اس کی پشت پر فائز کرنا مجھے اچھا نہیں لگا“..... عمران نے جواب دیا۔

”باس۔ یہ شیطان کا پیروکار ہے۔ آپ اس پر حرم کیوں کرتے ہیں“..... جوزف نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے لیکن میں اپنے اصولوں کے خلاف کام نہیں کر سکتا“..... عمران نے جواب دیا تو جوزف ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد اچانک ایک ٹیلے کی اوٹ سے کسیارا اپس آتا دکھائی دیا لیکن عمران نے دیکھا کہ اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے تھے۔ اس کے

کتاب گھر کا پیغام کتاب گھر کی پیشکش

ادارہ کتاب گھر اردو زبان کی ترقی و ترویج، اردو مصنفوں کی موثر پہچان، اور اردو قارئین کے لیے بہترین اور دلچسپ کتب فراہم کرنے کے لیے کام کر رہا ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں تو اس میں حصہ لیجئے۔ ہمیں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ کتاب گھر کو مدد دینے کے لیے آپ:

۱۔ کتاب گھر پر لگائے گئے اشتہارات کے ذریعے ہمارے پانزہز کو وزٹ کریں۔ ایک دن میں آپ کی صرف ایک وزٹ ہماری مدد کے لیے کافی ہے۔

۲۔ کتاب گھر کا نام اپنے دوست احباب تک پہنچائیے۔
۳۔ اگر آپ کے پاس کسی اچھے ناول/کتاب کی کپوزنگ (ان بیچ فائل) موجود ہے تو اسے دوسروں سے شیئر کرنے کے لیے کتاب گھر کو دیجئے۔

کاندھے بھکھے ہوئے تھے اور چہرے پر انہائی مردی چھائی ہوئی تھی۔

”تم۔ تم نے کیا غصب کیا۔ تم نے شیطان کا سب سے بڑا معبد تباہ کر دیا ہے اور یہ سب کچھ میری وجہ سے ہوا ہے۔ اس لئے اب مجھے شیطان خوفناک سزادے گا۔ کاش۔ تم ایسا نہ کرتے۔ تم نے میری تمام محنت پر پانی پھیر دیا ہے مجھے بھی مارڈا لو“..... کیا رانے قریب آ کر روتے ہوئے کہا۔

”تم انسان ہو کر شیطان سے ڈرتے ہو۔ شیطان تمہارا کیا بگاڑ سکتا ہے“..... عمران نے کہا تو کیا رابے اختیار چونک پڑا۔

”وہ۔ وہ بڑی طاقتیوں کا مالک ہے۔ وہ مجھے ہلاک کر دے گا۔ وہ مجھے عبرناک سزادے گا“..... کیا رانے جیسے لاشوری انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

”سب سے بڑی طاقت اللہ تعالیٰ کی ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ جو انسان اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتا ہے شیطان کا اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”م۔ م۔ میں بھی مسلمان“..... کیا رانے یکخت کہنا شروع کیا لیکن دوسرے لمحے وہ ہوا میں اچھلا اور پھر ایک دھماکے سے نیچے گرا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم اس طرح تڑنے مرنے لگا جیسے چاروں طرف سے اس پر لامھیاں بر سائی جا رہی ہوں۔ اس کے ملک سے نکلنے والی چیزوں سے صحراء کا وہ حصہ گونج اٹھا تھا۔ عمران یہ صورت حال دیکھ کر تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے کیا را کا ہاتھ پکڑا لیکن دوسرے لمحے کیا رانے اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسل چھین لیا اور اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا۔

”ہا۔ ہا۔ ہا۔ تم نج کرنیں جاسکتے“..... کیا رانے بھر پور قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اس کی حالت اب بالکل ٹھیک تھی۔

”تو تم ڈرامہ کر رہے ہے تھے“..... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”ہا۔ ہا۔ ہا۔ یہ ڈرامہ نہیں۔ شیطان کے دشمن کا خاتمہ ہے“..... کیا رانے کہا اور اسکے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسل کا رخ عمران کی طرف کیا ہی تھا کہ یکخت تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ یکخت چینٹا ہوا چھل کر نیچے گرا۔ اس کے ہاتھ سے مشین پسل نکل گیا تھا جسے عمران نے اٹھایا۔ کیا را کا سینہ گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا تھا۔ وہ چند لمحے تڑپنے کے بعد بعد ساکت ہو گیا۔ یہ فائر گ جوزف نے کی تھی۔

”یہ شیطان تھا بس۔ مجسم شیطان۔ اس لئے میں نے اسے مار دیا ہے“..... جوزف نے پر سکون لجھ میں کہا۔

”ہا۔ یہ واقعی شیطان کا پیر و کار تھا۔ میں تو سمجھا تھا کہ شاید یہ شیطان سے بچنے کے لئے مسلمان ہونا چاہتا ہے۔ اس لئے میں اس کی مدد کرنا چاہتا تھا لیکن یہ واقعی ڈرامہ کر رہا تھا لیکن تم نے جلدی کی۔ بہر حال ٹھیک ہے“..... عمران نے کہا اور تیزی سے واپس ستون کی طرف مڑ گیا۔ اچانک ایک آدمی نمودار ہوا جس کا فد جوزف اور جوانا سے بھی لمبا تھا۔ جسم دبلا پتلا تھا اور جسم کی مناسبت سے اس کا سر کافی بڑا تھا البتہ اس کی آنکھیں چھوٹی تھیں۔ وہ سر سے گنجائی تھی کہ اس کے چہرے پر بھی ہنروں اور پلکوں تک بال نہ تھے۔ ایسے لگتا تھا جیسے کوئی بڑا سارخ رنگ کا راڑ ہو۔

”ہمارے سردار کو چھوڑ دو۔ ہم اس کے بد لے تھیں مال و دولت دے سکتے ہیں“..... اس آدمی نے عجیب سی چیختی ہوئی آواز میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تم کون ہو“..... عمران نے حیرت بھرے انداز میں اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

”میرا نام کا چوہے اور میں سردار کشیدا کا نائب ہوں۔ میں نے تمہارے وعدے کے مطابق سردار کشیدا کو یہاں لا کر رکھ دیا ہے۔ کیا رانے مجھے کہا تھا کہ وہ تمہیں ہلاک کر دے گا لیکن اس کی بجائے تم نے اسے ہلاک کر دیا ہے۔ اس لئے ہم تم سے خوفزدہ ہو گئے ہیں۔ تم ہمارے سردار کو آزاد کر دو سے ہوش میں لے آؤ“..... کا چونے کہا۔

”تم اور تمہارا سردار سب شیطان کے پیروکار ہیں۔ اس لئے میں تمہارے سردار کو نہیں چھوڑ سکتا اور میں اسے اسی حالت میں اٹھا کر اپنے

ساتھ لے جاؤں گا اور اسے سردار اختاش کے حوالے کر دوں گا۔ پھر سردار اختاش جانے اور تمہارا سردار کنٹیلا۔..... عمران نے جواب دیا۔

”تم یہ لو ہے کے آگ برسانے والے تھیار اپنی جیبوں میں ڈال لوتا کہ تم سے تفصیلی بات ہو سکے۔..... کاچونے کہا تو عمران بے اختیار بنس پڑا۔

”تم بھی کسی را کی طرح مجھے فریب دینا چاہتے ہو۔ لیکن یہ بتا دوں کہ اس کے باوجود تم شیطان کے پیروکار ہمارے قریب نہ آسکو گے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم ہم جنوں کے درمیان کیوں آئے ہو۔ ہم نے تم انسانوں کو تو کچھ نہیں کہا ہے۔ یہ تو کنٹیلا قبلیہ اور اخنوخ قبلیہ کے درمیان جنگ ہے۔ دو جنات قبیلوں کے درمیان جنگ ہے۔ یہ تو سردار اختاش کی زیادتی ہے کہ وہ تم انسانوں کو درمیان میں لے آیا ہے۔ تم ہٹ جاؤ۔ ہم خود سردار اختاش اور اس کے قبلیے سے مقابلہ کر لیں گے۔۔۔ کاچونے کہا۔

”تمہیں غلط فہمی ہے کاچو۔ تم شاید اپنے آپ کو بہت ذہن سمجھتے ہو۔ اس لئے تم نے اپنی طرف سے یہ بات کی ہے۔ یہ دو جنات قبیلوں کے درمیان جنگ نہیں ہے۔ خیر و شر کے درمیان جنگ ہے۔ اگر واقعی یہ دو جنات قبیلوں کے درمیان جنگ ہوتی تو میں اس میں مداخلت نہ کرتا اور نہ مجھے اس کا حکم دیا جاتا۔ لیکن یہ خیر و شر کی جنگ ہے اور تم اور تمہارا سردار اور تمہارا قبلیہ شر کے نمائندے ہیں۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”تم انسانوں کو دولت چاہئے۔ بتاؤ۔ جتنی دولت تم چاہو۔ تمہیں مل سکتی ہے۔ تم درمیان سے ہٹ جاؤ۔۔۔ کاچونے کہا۔

”تمہیں غلط فہمی ہے کاچو۔ یہ ضروری نہیں کہ سب انسان ہی دولت کی خواہش رکھتے ہوں۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”دیکھو۔ تم کسی سردار جن کو ہلاک کر سکتے۔ اس لئے تم سردار کنٹیلا کو ہلاک تو کہ ہی نہیں سکتے اس لئے تم کب تک اسے بے ہوش رکھو گے۔۔۔ کاچونے پیشتر ابدلتے ہوئے کہا۔

”میں واقعی بڑے طویل عرصے تک اس مسئلے پر پریشان رہا ہوں لیکن اب مجھے معلوم ہے کہ جب تک تم انسان کے روپ میں ہوتے تک تمہیں بالکل اسی طرح فا کیا جا سکتا ہے جیسے کہ انسانوں کو ہلاک کیا جاتا ہے۔ اس لئے اب میں اگر تمہارے سردار کنٹیلا کے جسم میں مشین پٹل کی گولیاں اتار دوں تو یہ بالکل اسی طرح فا ہو جائے گا جس طرح میرے ساتھی کی گولیوں سے کیا رہا کہ ہوا ہے۔ عمران نے جواب دیا۔

”تمہیں جس نے بھی یہ بات بتائی ہے غلط بتائی ہے۔ جنات کو انسانوں کی طرح فا نہیں کیا جا سکتا۔ تمہاری اور ہماری طاقت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ دیکھو۔ میں اس وقت انسان کے روپ میں ہوں۔ تم بے شک مجھ پر گولیاں چلا کر دیکھو۔۔۔ کاچونے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ جیسے ہی میں فریگرڈ باؤں گا تم اصل روپ میں چلے جاؤ گے۔ اس طرح گولی ضائع ہو جائے گی لیکن تمہارا سردار بندھا ہونے کی وجہ سے اصل روپ میں نہیں جا سکتا۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم سردار کو بے شک بندھا رہنے دیکھیں اسے ہوش میں لے آؤ تا کہ ہم اس سے بات کر سکیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم اس سے وعدہ لے لیں کہ وہ آئندہ سردار اختاش اور اس کے قبلیے کے خلاف کامنہ کرے۔۔۔ کاچونے کہا۔

”ہا۔۔۔ یہ بات ہو سکتی ہے۔۔۔ عمران نے کہا اور اسکے ساتھ ہی وہ جوانا کی طرف بڑھا دی۔ جو نانے اس کا

ڈھکن کھولا اور پھر جھک کر اس نے شیشی کو سردار کنٹیلا کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد جب سردار کنٹیلا کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جوانا نے شیشی ہٹا لی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی دیر بعد سردار کنٹیلا نے آنکھیں کھول دیں اور دوسرے لمحے وہ ایک جھلکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی خون کبوتر کی طرح سرخ آنکھیں عمران پر جمی ہوئی تھیں۔

"تم۔ تم۔ میرے دشمن۔ تم نے میرے ساتھ کیا کیا تھا۔ وہ۔ وہ معبد۔ وہ کسیا را۔"..... سردار کنٹلیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی نظریں کا چوں پر جم گئیں اور وہ خاموش ہو گیا۔ عمران نے دیکھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑے تھے۔

"اچھا تو تم نے کسیا را کو ہلاک کر دیا اور شیطان کے معبد کو تباہ کر دیا اور تم سمجھ رہے ہو کہ تم سردار کنٹلیا کو بھی ہلاک کر دو گے۔" اچاک سردار کنٹلیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رہی یکخت نیچے گرگئی اور دوسرے لمحے پلک جھکنے سے بھی پہلے وہ غائب ہو گیا۔ عمران تیزی سے کاچوکی طرف مڑا لیکن کاچو بھی غائب ہو چکا تھا۔

"یہ سی کس طرح کھل گئی ہے۔"..... عمران نے آگے بڑھ کر سی اٹھاتے ہوئے حیرت بھرے لبجھ میں کہا۔

"باس۔ اس کی گانٹھ با قاعدہ کھولی گئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ کام نظرنا آنے والے جات کا ہے۔ وہ اپنے سردار کو ہوش میں تو نہیں لاسکتے تھے۔ اس لئے انہوں نے یہ یگم کھیلی ہے۔"..... نائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہا۔ واقعی۔ بہر حال ٹھیک ہے۔ میں بے بس اور بے ہوش پر فائز ہیں کرنا چاہتا تھا۔ آؤاب ہم واپس چلیں۔"..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کہاں جا رہے ہو۔ اب تم کہیں نہیں جاسکو گے۔"..... اچاک پشت کی طرف عمران کو چھپتی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران تیزی سے مڑا۔ اس نے سردار کنٹلیا کو انسانی روپ میں کھڑا دیکھا تھا لیکن جیسے ہی عمران مڑا وہ غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کے چاروں طرف یکخت ریت کے تیز اور اونچے بگولے سے گھونٹنے لگے۔ یہ خوفناک انتہائی بگولے تھے اور پھر ان بگولوں کا دائرہ تیزی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے گرد تک ہونے لگ گیا۔ اس کے ساتھ ہی خوفناک آوازیں سنائی دیئے گئیں۔ ان سب کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے چند لمحوں بعد وہ ان خوفناک بگولوں میں پھنس کر ہلاک ہو جائیں گے کہ یکخت عمران نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے چاروں طرف گھوم کر پھونک ماری تو بگولے یکخت غائب ہو گئے اور بے شمار رونے پیٹھے کی آوازیں سنائی دیئے گئیں اور پھر آہستہ آہستہ خاموشی طاری ہو گئی۔

"یہ کیا ہوا بسا۔"..... نائیگر نے حیرت بھرے لبجھ میں کہا۔

"یا اصل اور قدرتی بگولے نہیں تھے بلکہ یہ شیطانی سلسلہ تھا۔ اس لئے میں نے آیت الکری پڑھ کر چاروں طرف پھونک ماری ہے جس سے شیطان کا یہ حرثہ ختم ہو گیا۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اب یہاں رک کر کیا کرنا ہے۔ وہ سردار کنٹلیا تو بھاگ گیا ہو گا۔"..... جوزف نے کہا۔

"ہا۔ آؤ چلیں۔ ان کے پاس یہی شیطانی حرثہ تھا جو وہ ہم پر استعمال کر سکتے تھے اور وہ انہوں نے کر لیا ہے۔"..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ واپس مڑ گیا۔

"ایک حرثہ ختم ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم بے بس ہو گئے ہیں۔ ہمارے پاس لاکھوں شیطانی حرثے ہیں۔ تم کن کن کا خاتمه کرو گے۔" میں نے تمہیں کہا ہے کہ تم اب زندہ یہاں سے نکل کرنے جاسکو گے۔"..... اچاک عمران اور اس کے ساتھیوں کی پشت کی طرف سے سردار کنٹلیا کی چھپتی ہوئی آواز سنائی دی۔ عمران اور اس کے ساتھی بھلی کی سی تیزی سے مڑے لیکن سردار کنٹلیا کی صرف جھلک انہیں نظر آئی اور اس کے ساتھ ہی غائب ہو گیا۔

"تم سے جو ہو سکتا ہے کرو۔"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوبارہ مڑ گیا۔ اس کے ساتھی مڑے اور پھر وہ اطمینان سے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے لیکن ان کے خلاف کسی قسم کا کوئی حرثہ استعمال نہ ہوا۔ لیکن ابھی وہ تھوڑی دوڑا ہی گئے ہوں گے کہ اچاک ان کے سامنے سرخ رنگ کی دیواریت سے نکل کر آسمان تک اٹھتی چلی گئی۔

"ہا۔ ہا۔ اب اسے ختم کر کے۔"..... عقب سے سردار کنٹلیا کی قہقہہ لگاتی ہوئی آواز سنائی دی لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا۔ تڑ تڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی سردار کنٹلیا کی درد میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دھماکہ ہوا۔ عمران بھلی کی سی تیزی سے مڑا تو

سردار کنیلہ اس کے سامنے ریت پر انسانی روپ میں پڑا بری طرح تڑپ رہا تھا۔ یہ فائر گن عمران نے کی تھی۔ اس نے مژے بغیر ہی آواز کا اندازہ لگا کر رہا تھا میں پکڑے ہوئے مشین پسل کو موڑ کر فائر کھول دیا تھا اور اس کا نشانہ سو فیصد درست ثابت ہوا تھا اور سردار کنیلہ جو عمران سے بات کرنے کے لئے انسانی روپ میں آیا تھا اور یہ سمجھ کر انسانی روپ میں رہا کہ جب تک عمران مژے گا وہ غائب ہو جائے گا لیکن اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ عمران بغیر مژے بھی سو فیصد درست نشانہ لگا سکتا تھا۔ اس لئے وہ انسانی روپ میں ہی گولیوں کا شکار ہو گیا تھا۔ اس کے نیچے گرتے ہی عمران بھلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر اس پر فائر کھول دیا اور چند لمحوں بعد سردار کنیلہ تڑپا ہوا ہوا میں اچھلا اور پھر نیچے گر گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے پورے جسم میں آگ لگنی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ را کہ کے ڈھیر میں تبدیل ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی ہر طرف روئے پہنچنے چلانے کی آوازیں سنائی دیے گئیں۔

”پستول ہاتھ سے نہ چھوڑنا“..... عمران نے چیخ کر کہا۔ وہ سرخ دیوار جو اچانک نمودار ہوئی تھی سردار کنیلہ کے نیچے گرتے ہی اسی طرح اچانک غائب ہو گئی تھی۔ روئے پہنچنے کی آوازیں لمحہ بہ لمحہ قریب آتی جا رہی تھیں۔

”دُسْنِ لوکنیلہ قبیلے کے سب جنات سن لو۔ اگر تم نے یا اب تمہارے کسی سردار نے قبلہ اخنوخ یا اس کے کسی جن کے خلاف شیطانی حربے استعمال کئے تو تمہارا پورا قبیلہ بھی اسی طرح فنا کر دیا جائے گا“..... عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کے چیخ کر بولتے ہی روئے پہنچنے کی آوازیں یکخت بند ہو گئیں۔ اس کے ساتھ ہی وہی دبل اپٹلا، گنجा اور لمبا کا چوان کے سامنے نمودار ہوا۔ اس نے دونوں ہاتھ بامدھ رکھے تھے۔

”تم نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں سردار کنیلہ کو فنا کر دیا ہے۔ اب میں سردار کنیلہ ہوں اور سنو۔ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ ہم جنات انسانوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ تم نے جس طرح سردار کنیلہ کو فنا کیا ہے اس کا ہمیں تصور تک نہ تھا۔ سردار کنیلہ شیطان کا پیر و کار تھا۔ اس نے شیطان سے عہد کر رکھا تھا کہ وہ اخنوخ قبیلے کو شیطان کا پیر و کار بنائے گا لیکن اب میں سردار کنیلہ ہوں اور میں نے شیطان سے کوئی عہد نہیں کیا اور اب میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں ایسا کوئی عہد نہیں کروں گا۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہمارا پورا قبیلہ شیطان کا پیر و کار ہے لیکن ہم اب سردار کنیلہ کی طرح کھل کر اخنوخ قبیلے کے خلاف کام نہیں کریں گے“..... اس کا چونے ہاتھ جوڑتے ہوئے منت بھرے لجھے میں کہا۔

”پوری دنیا میں شیطان کے پیر و کار پھیلے ہوئے ہیں کا چو۔ جن میں انسان بھی ہیں اور جنات بھی کیونکہ خیر اور شر کی جنگ ازل سے جاری ہے اور اب تک جاری رہے گی لیکن سردار کنیلہ اس جنگ میں اپنی حدود سے تجاوز کر گیا تھا اس لئے اسے فنا ہونا پڑا۔ اگر تم اور تمہارا قبیلہ اپنی حدود میں رہے گا تو کسی کو کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ اگر کوئی اخنوخ قبیلے کا جن تھما رے بہ کاوے میں آ جاتا ہے تو یہ اس کا ذاتی فعل ہو گا اور وہ اس کی سزا بھی خود ہی بھگت لے گا لیکن پورے اخنوخ قبیلے کے خلاف سازش کر کے انہیں شیطان کا پیر و کار بنانا غلط ہے۔ اگر تم نے ایسا کیا تو پھر یقین رکھو کہ اس بار تو صرف تمہارا سردار فنا ہوا ہے پھر پورے قبیلے کو فنا کر دیا جائے گا“..... عمران نے انتہائی سمجھیدہ لجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ اب ایسا نہیں ہو گا“..... کا چونے کہا۔

”ٹھیک ہے تو پھر ہم بھی تمہارے آڑے نہیں آئیں گے“..... عمران نے کہا اور کا چونے اثبات میں سرہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ غائب ہو گیا۔

”آؤ۔ یہ عجیب و غریب مشن بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مکمل ہو گیا ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اپس مڑ گیا۔

<http://kitaabghar.com> ☆☆☆ <http://kitaabghar.com>

عمران نے کار سید چراغ شاہ صاحب کے مکان کے باہر روکی اور پھر وہ کار سے اتر اہی تھا کہ مکان کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان باہر آگیا۔ عمران اسے دیکھتے ہی پچان گیا تھا کہ یہ سید چراغ علی شاہ صاحب کا صاحب جزا وہ ہے کیونکہ ”سفلی دنیا“ والے کیس کے سلسلے میں وہ جب اماں بی کے ساتھ پہلی بار سید چراغ علی شاہ صاحب کے پاس آیا تھا تو اس نوجوان نے انہیں سید چراغ شاہ صاحب کے پاس ان کے کمرے میں پہنچایا تھا اور

ڈرائیور نے عمران کو بتایا تھا کہ یہ نوجوان شاہ صاحب کا صاحب جزادہ ہے۔ اس لئے عمران اسے دیکھتے ہی پہچان گیا تھا۔
”السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ“..... عمران نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”ولیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ خوش آمدید جناب“۔ نوجوان نے انتہائی مودبانہ لمحے میں جواب دیا اور آگے بڑھ کر اس نے انتہائی خلوص اور گرمجوشی سے عمران سے مصافحہ کیا۔
”مجھے معلوم ہوا ہے کہ شاہ صاحب عمرے سے واپس آگئے ہیں“۔ عمران نے کہا۔

<http://kitaabghar.com>
”جی ہاں۔ دوسرے ہوئے ہیں۔ وہ اس وقت مسجد میں ہیں“۔ نوجوان نے جواب دیا۔
”میرا نام علی عمران ہے۔ میں بھی ان کے نیاز حال کرنے آیا ہوں“..... عمران نے کہا۔

”آئیے۔ ادھر مسجد میں آجائیے“..... نوجوان نے کہا تو عمران سر بلاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔ اسے شاہ صاحب کی واپسی کی اطلاع ملی تھی تو شاہ صاحب سے ملنے کے لئے آگیا تھا اور اس ملاقات کے لئے وہ خصوصی طور پر شلوار قمیص پہن کر آیا تھا۔ مسجد دیہاتی انداز کی چھوٹی سی تھی۔ مسجد میں پچھی ہوئی چٹائیوں پر شاہ صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے چار پانچ دیہاتی لوگ انتہائی موددانہ انداز میں دوز انوں بیٹھے ہوئے تھے۔ شاہ اسی پرانی وضع قطع میں تھے۔ جسم پر سفید رنگ کے موٹے کپڑے کا لباس۔ سر پر دیہاتی انداز کی پگڑی اور آنکھوں پر نظر کے شیشیں اور گول فریم والی عینک جس کی ایک کمانی کی جگہ سیاہ رنگ کا دھاگہ بندھا ہوا تھا البتہ وہ پہلے سے کافی کمزور و دھکھائی دے رہے تھے۔
”السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ“..... عمران نے اندر داخل ہو کر انتہائی خشوع خضوع سے کہا۔

”ولیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آؤ عمران بیٹے۔ بیٹھو“..... شاہ صاحب نے مسکرا کر جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران ان سے مصافحہ کر کے سامنے بیٹھ گیا۔
”میں نے عمران بیٹے سے چند ضروری باتیں کرنی ہیں۔ اس لئے مجھے اجازت دیں“..... شاہ صاحب نے سامنے بیٹھے ہوئے لوگوں سے کہا۔

”جی آپ تشریف رکھیں۔ ہمیں اجازت دیں“..... انہوں نے کہا اور اسکے ساتھ ہی وہ انٹھ کھڑے ہوئے اور پھر وہ سب شاہ صاحب کو سلام کر کے مسجد سے باہر چلے گئے۔

”آپ نے کافی عرصہ لگا دیا عمرے اور زیارات مقدسہ کی ادائیگی میں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”وہاں سے واپس آنے کو جی ہی نہیں چاہتا۔ لیکن کیا کروں حکم کی تعییل تو کرنی ہی پڑتی ہے۔ ویسے میری طرف سے مبارکباد قبول کرو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کام میں کامیابی سے نوازا ہے“..... شاہ صاحب مسکراتے ہوئے کہا۔

دیو افسہ اپلیس

کتاب عشق کا قاف اور پکار جیسے خوبصورت ناول لکھنے والے مصنف سرفراز احمد راہی کے قلم سے جیرت انگیز اور پر اسرار واقعات سے بھر پور، غلی علم کی سیاہ کاریوں اور نورانی علم کی صوفشاںیوں سے مزین، ایک دلچسپ ناول۔ جو قارئین کو اپنی گرفت میں لے کر ایک ان دیکھی دنیا کی سیر کروائے گا۔ سرفراز احمد راہی نے ایک دلچسپ کہانی بیان کرتے ہوئے ہمیں ایک بھولی کہانی بھی یاد دلادی ہے کہ گمراہی اور ان دیکھی قباتوں میں گھرے انسان کے لئے واحد سہارا خدا کی ذات اور اس کی یاد ہے۔ **کتاب گھر پر جلد آ رہا ہے۔**

”آپ کی مہربانی۔ ویسے اس کام نے مجھے انہائی پریشان کئے رکھا کیونکہ جناتی دنیا اور جنات کے بارے میں میرے پاس قطعی کسی قسم کی معلومات اور نہ ہی مجھے اس خلوق سے پہلے کبھی واسطہ پڑا تھا۔ یہ تو اللہ بھلا کرے بابا محمد بخش حکیم صاحب کا۔ کچھ انہوں نے معلومات فراہم کیں اور کچھ تجربے سے پتہ چلتا گیا۔ پھر آپ کا پیغام ملا کہ جنات انسانی روپ میں ہوں تو انہیں انسانوں کی طرح بلاک کیا جا سکتا ہے تو پھر جا کر مسئلہ حل ہو سکا۔“..... عمران نے کہا۔

”سردار اخشاش بے حد پریشان تھے۔ جب تم اپنے ساتھیوں سمیت کنیلا قبیلے کی حدود میں اس شیطانی معبد میں قید کر دیئے گئے تو سردار اخشاش پریشان ہو کر حکیم محمد بخش کے پاس گیا۔ انہوں نے روحاں طور پر مجھے سے رابطہ کیا تو میں نے انہیں بتا دیا کہ وہ تمہارے بارے میں پریشان نہ ہوں۔ تم اپنی حفاظت کر سکتے ہو۔ کیونکہ تمہاری صلاحیتوں کا مجھے علم ہے اور انہی صلاحیتوں کی وجہ سے میں نے یہ کام تمہارے ذمہ لگایا تھا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ تم ہی اس کام کو سرانجام دے سکتے ہو۔ کوئی دوسرا اس انداز میں سرانجام نہیں دے سکتا اور تم نے واقعی بہترین انداز میں کام کیا ہے۔“..... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں عرض کروں کہ آئندہ آپ یہ سفلی دنیا اور جناتی دنیا تا آپ کا کام میرے ذمہ نہ لگایا کریں۔ مجھے وہی کام کرنے دیں جو میں کرتا آ رہا ہوں۔“..... عمران نے کہا تو شاہ صاحب بے اختیار چونک پڑے۔ ان کے چہرے پر ہلکی سی کبیدگی کے تاثرات ابھرائے تھے۔

”یہ بھی تو ویسا ہی کام تھا جیسا تم کرتے رہے ہو۔ پاکیشیا کے جنات کا بھی تم اتنا ہی حق ہے جتنا انسانوں کا۔ اور جس انداز میں تم نے القیس اور کسی را کا خاتمه کیا ہے اور پھر جس خاص انداز میں بغیر لڑے تم نے اس سردار کنیلا پر فائز کر کے اس کا خاتمه کیا ہے۔ یہ کام تم ہی کر سکتے ہے۔“..... شاہ صاحب نے کہا۔

”وہ تو ٹھیک ہے شاہ صاحب۔ لیکن یہ شیطانی دنیا تو بے حد و سیع ہے اور ازال سے ابد تک یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔ میں کب تک ان حرمت انگلیز سلوں میں کام کرتا رہوں گا۔ یہ کام جن لوگوں کا ہے انہی کے ذمہ لگایا کریں تو بہتر ہے۔“..... عمران نے کہا تو شاہ صاحب نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”ٹھیک ہے۔ آئندہ میں خیال رکھوں گا۔ اگر تم کام نہیں کرنا چاہتے تو میں زبردستی تو نہیں کر سکتا۔“..... شاہ صاحب نے جواب دیا۔

”آپ ناراض نہ ہوں شاہ صاحب۔ میں نے تو یہ بات اس لئے کی ہے کہ ان کاموں میں مشغول ہونے کی وجہ سے میرا وہ کام رہ جاتا ہے جو میرے ذمے ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”میں ناراض نہیں ہوا ہوں اور نہ مجھے ناراض ہونے کا حق ہے۔ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ہو۔ تمہارے اختیارات اس قدر ہیں کہ ملک کا صدر بھی تمہارے سامنے دم نہیں مار سکتا۔ میں ایک بوڑھا دیہاتی بھلاتم سے کیسے ناراض ہو سکتا ہوں۔ مجھے معلوم تھا کہ تم ان دنوں فارغ ہو اور پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں خصوصی صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ اس لئے سردار اخشاش کے آنے پر میں نے اسے تمہارے پاس بھیج دیا تھا۔ بہر حال آئندہ میں خیال رکھوں گا اور تمہیں مجھے سے آئندہ شکایت نہ ہوگی اس بار مجھے معاف کر دو۔“..... شاہ صاحب نے سنجیدہ لبجھے میں کہا۔

”یہ آپ کی مہربانی ہے شاہ صاحب کہ آپ اس بات پر مجھے سے ناراض نہیں ہوئے۔ اصل میں بھیت سیکرٹ سروس کے چیف کے مجھ پر بے پناہ ذمہ داریاں ہیں اور کسی بھی لمحے کوئی ایسا مسئلہ کھڑا ہو جاتا ہے جس پر مجھے فوری طور پر حرکت میں آنا پڑتا ہے۔ اس لئے میں نے یہ درخواست کی تھی۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ اگر تمہیں سیکرٹ سروس کا کوئی کام ملتا ہے تو بے شک کرو۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا بیٹھے کہ عزت اور ذلت دونوں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوتی ہیں۔ وہی عزت دیتا ہے اور وہی جسے چاہے اور جب چاہے ذلیل کر دیتا ہے۔ وہ قادر مطلق ہے اس کے سامنے کسی کے دم مارنے

کی مجال نہیں ہے۔ بہر حال تمہارا ایک بار پھر شکر یہ سردار اختاش بھی تمہارا شکر یہ ادا کر رہا تھا۔..... شاہ صاحب نے جواب دیا۔
”اب مجھے اجازت ہے“..... عمران نے کہا اور انھوں نے جواب دیا۔

”فی امان اللہ“..... شاہ صاحب نے کہا اور عمران نے انہیں سلام کیا اور واپس مژکروہ مسجد سے باہر آگیا۔ چند لمحوں بعد وہ کار میں بیٹھا واپس دارالحکومت کی طرف بڑھا چلا چارہ تھا۔ اس کے چہرے پر اطمینان تھا کیونکہ اسے یقین تھا کہ اب اسے ان عجیب و غریب قسم کے کیسوں میں کام نہ کرنا پڑے گا۔ اس نے تو پہلے بھی سردار اختاش کو انکار کر دیا تھا لیکن پھر حالات ایسے ہوتے چلتے گئے کہ اسے مجبوراً یہ کام کرنا پڑا۔ اس نے اسے فیصلہ کر لیا تھا کہ شاہ صاحب کی واپسی پر ان سے مل کر وہ انہیں سمجھادے گا کہ اس کے پاس اس قسم کے کاموں کے لئے وقت نہیں ہوتا۔ اس نے وہ آئندہ اسے ایسے کاموں میں ملوث نہ کیا کہ اس کے پاس اس قسم کے کاموں کے لئے وقت نہیں ہوتا۔ اس نے چلی جا رہی تھی کہ اچانک ڈیس بورڈ سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو عمران نے اختیار چونک پڑا۔ اس نے کارکی رفتار آہستہ کی اور اسے ایک سائیڈ پر کر کے روک دیا۔ پھر اس نے ڈیش بورڈ کھولا اور اندر موجود ٹرانسمیٹر کا بیٹن آن کر دیا۔
”ہیلو۔ طاہر کانگ یو۔ اوور“..... بیٹن آن ہوتے ہی طاہر کی آواز سنائی دی۔

”لیں عمران اٹھنگ یو۔ اوور“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

<http://kitaabghar.com>

”میں دارالحکومت سے دوار ایک گاؤں کے پاس ہوں۔ کیوں۔ اوور“..... عمران نے جہت بھرے لجھے میں کہا۔

”عمران صاحب۔ غصب ہو گیا ہے۔ صدر صاحب نے اپنے خصوصی آئینی اختیارات استعمال کرتے ہوئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا موجودہ سیٹ اپ ختم کر دیا ہے اور سر سلطان سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چارج لے کر انہوں نے آپ کے ذیلی سر عبد الرحمن کو دے دیا ہے۔ سر عبد الرحمن ان وقوف سرکاری دورے پر ملک سے باہر ہیں۔ ان کی واپسی دوروز بعد ہو رہی ہے۔ اس کے بعد وہ سیکرٹ سروس کے انچارج ہوں گے۔ اوور“..... دوسری طرف سے بلیک زیر و نے کہا تو عمران کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے اس کے دماغ میں آتش فشاں پھٹ پڑا۔

”یہ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ صدر صاحب کو اس کا اختیار کیسے ہے اور کیوں ایسا ہوا ہے اوور“..... عمران نے انہائی بوکھلاتے ہوئے لجھے میں کہا۔

”سر سلطان کا کسی اصولی بات پر صدر صاحب سے اختلاف ہو گیا تو انہوں نے استغفار دے دیا اور صدر صاحب نے ان کے استغفار کی بنیاد پر یہ کارروائی کر دی ہے۔ سر سلطان کا ابھی فون آیا تھا۔ وہ آپ کے بارے میں پوچھ رہے تھے کیونکہ آپ فلیٹ پر بھی نہیں تھے۔ میں نے رانا ہاؤس فون کی لیکن آپ وہاں بھی موجود نہیں تھے۔ اس نے مجبوراً مجھے ٹرانسمیٹر کال کرنا پڑی ہے۔ آپ فوراً سر سلطان سے مل لیں اوور“..... بلیک زیر و نے کہا۔

”سر سلطان اس وقت کہاں ہیں۔ اوور“..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

”وہ اپنی رہائش گاہ رپ ہیں۔ میں انہیں فون کر کے بتا دیتا ہوں۔ اوور“..... دوسری طرف سے بلیک زیر و نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں وہاں جا رہا ہوں۔ میں خود بات کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل“..... عمران نے غصیلے لجھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ بلیک زیر و نی کی بات ہی اس قدر دھماکہ خیز تھی کہ اس کے ذہن میں واقعی مسلسل دھماکے ہو رہے تھے۔ اس نے کار شارٹ کی اور پھر اسے پوری رفتار سے دوڑا تھا ہوا شہر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ہونٹ بھیخپے ہوئے تھے اور چہرے پر انہائی سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔ شہر میں داخل ہونے کے بعد وہ سیدھا آفیسرز کا لوئی پہنچا اور پھر سر سلطان کی کوٹھی میں لے جا کر اس نے کار روک دی۔ دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے کار اتراتو سامنے کا دروازہ کھلا اور سر سلطان کا پرانا ملازم بابا الہی بخش باہر آگیا۔

”بابا سر سلطان کہاں ہیں“..... عمران نے بے چین سے لجھے میں کہا۔

”وہ ادھر ڈرائیک روم میں ہیں صاحب“..... بابا الہی بخش نے جواب دیا تو عمران تیز تیز قد اٹھا تا ڈرائیک روم کی طرف بڑھ گیا اور بابا الہی بخش حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھنے لگا۔ کیونکہ یہ شاید اسکی زندگی میں پہلا واقعہ تھا کہ عمران نے نہ ہی اس سے دعا سلام کی تھی اور نہ ہی اسکا حال پوچھا تھا۔ عمران نے ڈرائیک روم کا دروازہ کھولا اور تیزی سے اندر داخل ہوا تو سلطان جو ڈرائیک روم میں ٹھیل رہے تھے، تیزی سے مڑے۔

”اوہ۔ تم آگئے۔ میں بڑی شدت سے تمہارا انتظار کر رہا تھا، آؤ بیٹھو“..... سلطان نے سلام دعا کے بعد انہیں سمجھیدہ لجھے میں کہا۔

”یہ سب کیا ہوا ہے۔ مجھے بلیک زیر دنے ٹرانس میٹر پر بتایا ہے صدر صاحب کے پاس کون سے اسے اختیارات ہیں جن کی بناء پر وہ پا کیشیا سیکرٹ سروس کا سیٹ اپ تبدیل کر سکتے ہیں اور آپ نے استغفاری کیوں دیا ہے؟“..... عمران نے انہیں بے چین لجھے میں کہا۔ <http://www.kitaabghar.com>

”حالات اچانک ایسے ہو گئے تھے۔ میں اب سے ڈرائیکٹر گھنٹے پہلے صدر صاحب کے ساتھ ایک ضرور میٹنگ میں مصروف تھا کہ اچانک صدر صاحب نے مجھ سے پا کیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں پوچھا کہ پا کیشیا سیکرٹ سروس جب فارغ ہوتی ہے تو کیا کرتی ہے۔ میں اسکی بات سن کر حیران رہ گیا کیونکہ آج سے پہلے انہوں نے کبھی ایسی بات نہ کی تھی اور نہ یہ ان کا کام تھا کہ وہ یہ پوچھتے۔ میں نے انہیں بتایا کہ جب پا کیشیا سیکرٹ سروس فارغ ہو تو وہ آرام کرتی ہے۔ جب کیس آتا ہے تو وہ اس پر کام کرتی ہے۔ جس پر صدر صاحب نے کہا کہ اس طرح تو پا کیشیا سیکرٹ سروس پر ملک و قوم کے بھاری اخراجات ہو رہے ہیں وہ ضائع جاری ہے۔ میں نے انہیں کام کرنا چاہئے۔ میں نے انہیں بتایا کہ وہ کام تو کرتے ہیں لیکن ظاہر ہے کیس ہو گا تو وہ کام کریں گے جس صدر صاحب نے کہا جب کام نہ ہو تو انہیں اٹھیلی جنس کے ساتھ مل کام کرنا چاہئے۔ فارغ نہیں رہنا چاہئے۔ میں نے انہیں جب اٹھیلی جنس اور سیکرٹ سروس کے دائرہ کار میں فرق بتانا چاہا تو انہوں نے کچھ سننے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں پا کیشیا سیکرٹ سروس کو کہہ دوں کہ جب وہ فارغ ہو تو سترل اٹھیلی جنس کے ساتھ مل کر کام کریں گے لیکن ظاہر ہے میں یہ بات کیسے کر سکتا تھا۔ چنانچہ میں نے انکار کر دیا۔ صدر صاحب نے بہت اصرار کیا تو میں نے انہیں کہا کہ ایسا آئینی طور پر ممکن ہی نہیں ہے اور صدر صاحب نے اپنی اس بات پر اصرار کیا تو میرے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ ہو گا کہ میں استغفاری دے دوں تو وہ استغفاری منظور کر لیں گے لیکن پا کیشیا سیکرٹ سروس کو بہر حال فارغ نہیں رہنا چاہئے اور ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ان کے پاس آئینی طور پر ایسے صواب دیدی اختیارات موجود ہیں جنہیں بروئے کار لائکروہ ایسے آرڈر کر سکتے ہیں۔ انہوں نے خیال ظاہر کیا ہے کہ سر عبد الرحمن جو ملک سے باہر ہیں اسکی واپسی پر سیکرٹ سروس کا انتظامی چارج انہیں دیا جا سکتا ہے تاکہ وہ سیکرٹ سروس سے کام لے سکیں“..... سلطان نے تیز لجھے میں کہا۔

”لیکن اگر انہوں نے ایسا کیا تو ظاہر ہے پا کیشیا سیکرٹ سروس کا سارا سیٹ اپ ہی ختم ہو جائے گا۔ کیا مجھے بھی استغفاری دینا ہو گا۔ یا انہیں غلط بات ہے۔ یہ صدر صاحب کو بیٹھئے بھائے آخر کیا سوچ گئی ہے کہ وہ آپ جیسے سیکرٹری کا استغفاری بھی منظور کرنے پر عمل گئے ہیں؟“..... عمران نے انہیں تشویش بھرے لجھے میں کہا۔ <http://www.kitaabghar.com> <http://www.kitaabghar.com>

”میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میں تو خود بے حد پریشان ہوں۔ وہ اچھے بھلے باتیں کر رہے تھے پھر اچانک انہوں نے یہ بات شروع کر دی اور پھر اس طرح اصرار کرنے لگے جیسے اگر انہوں نے یہ کام نہ کیا تو نجانے پا کیشیا پر کیا قیامت ثوٹ پڑے گی۔ اب تم بتاؤ کیا کیا جائے۔ کیا میں استغفاری دے دوں؟“..... سلطان نے کہا۔

”نہیں سلطان۔ آپ کی ذات ملک و قوم کے لئے انہی فائدہ مند ہے۔ آپ استغفاری نہیں دیں گے“..... عمران نے کہا۔

”تو پھر کیا کیا جائے۔ میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آرہی“..... سلطان نے اور زیادہ پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”کیا میں بحیثیت ایک سٹو صدر صاحب سے بات کروں؟“..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ اس وقت وہ اپنی بات پر بھند ہیں۔ اس لئے وہ کسی کی بات نہ مانیں گے“..... سلطان نے کہا۔

”صدر صاحب کے یہ صواب دیدی اختیارات آئینی طور پر تو قومی اسٹبلی کی دو تھائی اکثریت کے ساتھ مشروط ہیں۔ پھر وہ کیسے انہیں خود ہی

استعمال کر سکتے ہیں۔“.....عمران نے کہا۔

”میں نے اس سلسلے میں بات کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ وہ بعد میں اس کی اجازت حاصل کر لیں گے۔ موجودہ حالات میں ان کے لئے یہ مشکل نہیں ہے۔ ہنگامی طور پر وہ یہ اختیارات بغیر پیشگوی منظوری کے بھی استعمال کر سکتے ہیں۔“.....سرسلطان نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ ان کے یہ صواب دیدی اختیارات بھی آئینی طور پر ختم کرنے ہوں گے۔“.....عمران نے کہا۔
”وہ تو طویل پر اس ہے۔ فوری طور پر کیا کیا جائے۔“.....سرسلطان نے کہا۔

”اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ مجھے تو خود سمجھنیں پڑیں۔“.....عمران نے بے بی کے سے انداز میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ سرسلطان کوئی جواب دیتے اچانک میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نج اٹھی تو سرسلطان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔
”سلطان بول رہا ہوں۔“.....سرسلطان نے انتہائی سنجیدہ لبجے میں کہا۔

”میں ظاہر بول رہا ہوں سر۔ کیا عمران صاحب پہنچ گئے ہیں۔“.....دوسرا طرف سے بلیک زیر وکی آواز سنائی دی۔
”ہاں۔ موجود ہے۔“.....سرسلطان نے کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

”ظاہر کا فون ہے۔“.....سرسلطان نے کہا تو عمران نے سرہلاتے ہوئے رسیور ان کے ہاتھ سے لے لیا۔
”عمران بول رہا ہوں۔“.....عمران نے انتہائی سنجیدہ لبجے میں کہا۔
”عمران صاحب۔ ابھی سلیمان کا فون آیا تھا۔ آپ کی اماں بی آپ سے فوری بات کرنا چاہتی ہیں۔ آپ کوئی پرانے بات کر لیں۔“.....
دوسرا طرف سے بلیک زیر وکنے کہا۔

”اچھا۔“.....عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”بھی صاحب۔“.....رابطہ قائم ہوتے ہی ملازم کی آواز سنائی دی۔
”عمران بول رہا ہوں۔ اماں بی سے بات کرائیں۔“.....عمران نے انتہائی سنجیدہ لبجے میں کہا۔
”بھی اچھا۔“.....دوسرا طرف سے کہا گیا۔

”عمران تم شاہ صاحب کے پاس گئے تھے۔“.....دوسرا طرف سے اماں بی کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔
”بھی ہاں۔ میں ان سے ملنے گیا تھا اور ابھی وہاں سے واپس آیا ہوں۔ لیکن آپ کو کیسے معلوم ہوا ہے۔“.....عمران نے انتہائی حرمت بھرے لبجے میں کہا۔

”ابھی شاہ صاحب کا فون آیا تھا۔ انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ تم ان سے ملنے گئے تھے اور تم نے ان کا کوئی کام کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ شاہ صاحب کہہ رہے تھے کہ عمران بیٹا اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی عزت کو سنبھال نہیں پا رہا۔ اس لئے میں اسے سمجھا دوں کہ عزت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہوتی ہے۔ ان کے لبجے میں ناراضگی تھی جس پر میں پریشان ہو گئی۔ میں نے ان سے تفصیل معلوم کی تو انہوں نے صرف یہ بتایا کہ انہوں نے تمہارے ذمے کوئی کام لگایا تھا جو تم نے کر دیا ہے لیکن ساتھ ہی انہیں کہہ دیا کہ وہ آئندہ تمہیں کام نہ دیں اس پر انہوں نے تم سے وعدہ کر لیا کہ وہ آئندہ تمہیں کوئی کام نہ دیں گے۔ لیکن ظاہر ہے انہوں نے تمہیں کوئی ذاتی فائدے کا کام تو نہ بتایا ہوگا۔ کوئی نیکی کا کام ہی بتایا ہوگا لیکن تمہارے انکار نے انہیں شدید رنج پہنچایا ہے۔ وہ مجھے پر بھی بے حد شفقت فرماتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے مجھے فون کر کے کہا کہ میں تمہیں سمجھا دوں۔ میں نے ان سے تمہاری طرف سے بے حد معافی مانگی ہے اور انہیں کہا ہے کہ تم ابھی بچے ہو۔ اللہ والوں کے درجات کو نہیں پہنچانے۔ جس پر انہوں نے کہا ہے کہ عمران سے کہو کہ مجھے سے فون پر بات کرے۔ اس لئے میں نے تمہارے فلیٹ پر فون کیا لیکن تم وہاں موجود نہ تھے۔ تو میں نے سلیمان کو کہہ

دیا ہے کہ وہ تمہیں تلاش کر کے مجھ سے بات کرائے۔ عمران بیٹھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نیک بزرگ بہت حس سوتے ہیں۔ تم نے کیوں انکار کیا ہے۔ تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ تم فوراً نہیں فون کرو اور ان سے معافی مانگو۔..... اماں بی نے انتہائی غصیلے لمحے میں کہا۔

”شاہ صاحب کے پاس فون ہے۔“..... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ تمہارے ڈیڑی نے انہیں فون لگوا کر دیا ہوا ہے کیونکہ میں نے اصرار کیا تھا۔“..... اماں بی نے جواب دیا۔

”ان کا نمبر کیا ہے مجھے بتائیں۔ وہ میں نے تو ان کی منت کی تھی۔ میں پھر ان سے معافی مانگ لیتا ہوں۔“..... عمران نے کہا۔

”یہ طازم تمہیں بتا دے گا نمبر۔ تم انہیں فون کر کے پھر مجھے بتاؤ۔ نہیں تو چلو میرے ساتھ ان کے پاس چلو۔ مجھے اس وقت تک جنین نہیں آئے گا جب تک ان کی ناراضگی دور نہیں ہو جاتی۔“..... اماں بی نے کہا۔

”بھی اچھا۔“..... عمران نے کہا۔

”صاحب نمبر لکھ لیں۔“..... چند لمحوں بعد ملازم کی آواز سنائی دی اور اسکے ساتھ ہی اس نے نمبر بتا دیا۔

”ٹھیک ہے۔“..... عمران نے کہا اور رسیور کھو دیا۔

”کیا ہوا ہے۔“..... سرسلطان نے حیرت بھرے لمحے میں کہا تو عمران نے انہیں تفصیل بتا دی۔ سرسلطان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

عمران نے رسیور اٹھایا اور ملازم کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کر دیئے۔

”السلام علیکم۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آوازن کر عمران پہچان گیا کہ یہ شاہ صاحب کے صاحبزادے کی آواز ہے۔

”میں علی عمران بول رہا ہوں شاہ صاحب سے بات کرائیں۔“..... عمران نے کہا۔

”بھی اچھا۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

<http://kitaabghar.com>

<http://kitaabghar.com>

”السلام علیکم و رحمۃ اللہ برکاتہ۔ میں عاجز چراغ شاہ بول رہا ہوں۔“..... چند لمحوں بعد سید چراغ شاہ صاحب کی آواز سنائی دی۔

”ولیکم السلام و رحمۃ اللہ برکاتہ شاہ صاحب۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ میں نے تو آپ سے درخواست کی تھی اور ساتھ ہی یہ بھی کہا تھا کہ آپ ناراض نہ ہوں لیکن آپ پھر ناراض ہو گئے۔ میں دست بستہ معافی چاہتا ہوں۔ میرا ہرگز یہ مطلب نہ تھا کہ میں کے کسی کام سے انکار کروں۔“..... عمران نے انتہائی مودبانہ لمحے میں کہا۔

”بیٹھے تم نے نیکی کے کام سے انکار کر کے مجھے دلی رنج پہنچایا تھا۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ تم جیسا نوجوان اس طرح نیکی کے کسی کام سے انکار کر سکتا ہے لیکن میں یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ تم جیسا نوجوان ضائع ہو جائے کیونکہ اس طرح یہ ملک و قوم کا ہی نقصان ہو گا۔ اس لئے میں نے تمہاری اماں بی کو فون کیا تھا۔ ویسے تمہارے اس سیکرٹ سروس والے کام کا کیا ہو رہا ہے جس کی وجہ سے تم نے مجھے انکار کیا تھا کہ تم اس میں بہت مصروف رہتے ہو۔“..... دوسری طرف سے شاہ صاحب نے کہا تو عمران بے اختیار چوک پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے ساتھ ساتھ بے چینی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”شاہ صاحب۔ میں نے دست بستہ معافی مانگ لی ہے۔ بچوں سے غلطی ہو جاتی ہے۔ آپ جیسے بزرگوں کی شفقت کی وجہ سے بچے لاڑ میں غلطی کر جاتے ہیں۔“..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے شاہ صاحب بے اختیار پس پڑے۔

”ٹھیک ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ آئندہ تم اپنے کام پر فخر و غرور نہیں کرو گے۔ جو کچھ تم کرتے ہو یا جو کچھ تم سے کام لیا جاتا ہے یہ سب مشیت ایزو دی کے تحت ہوتا ہے اور وہ قادر مطلق ہے جب چاہے شاہ کو گدا بنا دے اور جب چاہے گدا کو شاہ بنا دے۔ تمام عزم تین وہی دینا ہے۔ انسان تو خواہ مخواہ اسے اپنی ذہانت اور صلاحیتوں کا شر بھج لیتا ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کرم کرے گا۔ اللہ حافظ۔“..... دوسری طرف سے شاہ صاحب

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی نج اٹی اور سر سلطان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”سلطان بول رہا ہوں“.....سر سلطان نے کہا۔

”ملٹری سیکرٹری ٹو پر یڈیٹ ٹائم بول رہا ہوں۔ صدر صاحب سے بات کیجئے“.....دوسرا طرف سے کہا گیا تو سر سلطان بے اختیار چوک پڑے اور انہوں نے ہاتھ بڑھا کر لا ڈوڑکا بٹن پر لیس کر دیا۔

<http://kitaabghar.com>

”سلطان بول رہا ہوں جناب“.....سر سلطان نے انتہائی موذ بانہ لجھے میں کہا۔

”سر سلطان جو بات آپ سے میٹنگ کے دوران ہوئی تھی۔ میں نے اس پر مزید غوری کیا ہے اور اب میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ میری یہ بات ملک و قوم کے مفاد کے خلاف ہے۔ اس لئے کہ اب تک سیکرٹ سروس کا جو سیٹ اپ چلا آرہا ہے وہ بہترین ہے۔ اس میں کسی قسم کی تبدیلی ملک و قوم کے لئے فائدہ مند نہ ہوگی۔ اس لئے میں نے آپ کو فون کیا ہے کہ آپ کو اس اب استغفاری دینے کی ضرورت نہیں ہے اور آپ نے سیکرٹ سروس کے چیف جناب ایکسٹو کو یہ بات بتائی ہے تو انہیں میری طرف سے کہہ دیں کہ وہ بے فکر ہیں۔ میں نے اپنی تجویز واپس لے لی ہے اور انہیں نہیں بتایا تو پھر انہیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے“.....صدر صاحب نے معدودت خواہش لجھے میں کہا تو سر سلطان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے جبکہ عمران کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ رینگنے لگی تھی۔

”ان کے نمائندہ خصوصی سے بات ہو گئی ہے جناب۔ وہ اس قت میرے پاس ہی موجود ہیں۔ بہر حال آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے ملک و قوم کے مفاد میں فیصلہ کیا ہے“.....سر سلطان نے کہا۔

”میں نے جب اس بات پر تفصیل سے غور کیا تو مجھے احساس ہوا کہ میں نے نجانے کس خیال کے تحت یہ بات کرو دی تھی۔ بہر حال مجھے اپنی تجویز سے زیادہ ملک و قوم کا مفاد عزیز ہے۔ اس لئے اس آئیڈیے کو ڈر اپ سمجھئے۔ خدا حافظ“.....دوسرا طرف سے کہا گیا تو سر سلطان نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”شکر ہے صدر صاحب کو بروقت سمجھا آگئی ہے ورنہ نجانے کیا ہو جاتا“.....سر سلطان نے لمبا سا سانس لیتے ہوئے کہا۔

”صدر صاحب کو سمجھہ شاید اب بھی نہ آتی اگر شاہ صاحب مجھے معاف نہ کر دیتے۔ مجھے تو ابھی تک یہ سوچ کر حیرت ہو رہی ہے کہ بظاہر ایک گاؤں میں بیٹھا ہوا دیہاتی آدمی اس طرح بھی ملک پر حکومت کر سکتا ہے“.....عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ میں تمہاری بات نہیں سمجھا۔ کس کی بات کر رہے ہو“.....سر سلطان نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”سید چراغ علی شاہ صاحب کی۔ میں نے انہیں کہا تھا کہ میں سیکرٹ سروس کے کاموں میں مصروف ہونے کی وجہ سے سیکرٹ سروس سے ہٹ کر کوئی کام نہیں کر سکتا اور آپ نے نتیجہ خود دیکھ لیا کہ سیکرٹ سروس کا سارا کام ہی ختم ہو رہا تھا۔ لیکن جب انہوں نے معاف کیا تو معاملہ فوراً ای

کتاب گھر کی پیشکش عشق کا عین

عشق کا عین.....علیم الحق حقیقی کے حاس قلم سے، عشق مجازی سے عشق حقیقی تک کے سفر کی داستان، ع.....ش.....ق کے

حروف کی آگاہی کا درجہ بہ درجہ احوال۔ [کتاب گھر پر جلد آرهاہے](#)

سیدھا ہو گیا۔ اب میری سمجھ میں یہ بات آئی ہے کہ اصل حاکم تو اللہ والے لوگ ہوتے ہیں جبکہ ہم ظاہری حاکموں کو ہی اصل حاکم سمجھ لیتے ہیں۔..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ میں شاہ صاحب کو جانتا ہوں۔ کئی بار ان کی خدمت میں تمہاری آنٹی کے ساتھ بھی جا چکا ہوں۔ تم درست کہہ رہے ہو یہی لوگ اصل حاکم ہوتے ہیں۔“..... سرسلطان نے کہا۔

”آج تک میں واقعی اس زعم میں جتنا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف سب سے با اختیار ہے لیکن آج مجھے بھی اندازہ ہو رہا ہے کہ یہ لوگ جب چاہیں کسی کو بے اختیار کر سکتے ہیں۔ اگر صدر صاحب کی کایا پلٹ نہ کی جاتی تو نتیجہ یہ نکلا کہ مجھے ہر صورت میں استغفار دینا پڑتا اور نتیجہ یہ کہ میں سیکرٹ سروس کے جن کاموں کی مصروفیت کی وجہ سے انکار کر رہا تھا وہ کام ہی سرے سے ختم ہو جاتا۔ واقعی عزت اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے جسے اور جب چاہے دے اور جب چاہے اس سے واپس لے لے۔ میری تو ہزار بار توبہ۔ آج مجھے سمجھا آگئی ہے کہ میں کیا ہوں اور میری اصل حیثیت کیا ہے۔“..... عمران نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے کان پکڑتے ہوئے کہا اور سرسلطان بے اختیار نہیں پڑے۔

”میں اماں بی کوفون کر کے بتا دوں۔ وہ بے چین ہو گی۔“

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سرسلطان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

﴿ جمیع سور ﴾.....

کریک ڈاؤن

طارق اسماعیل ساگر کا ایک بہترین ولوہ انگریز، خون گرمادینے والا ناول۔ کشمیر حریت پندوں اور سیاچن گلیشرز پر لڑی جانے والی جنگوں کے پس منظر میں لکھا گیا بہترین ناول۔ جلد کتاب گھر پر آ رہا ہے، جسے **ناول سیکشن** میں دیکھا جائے گا۔

پُکار

زیخ قبولیت پر پڑے اس جا ب کا قصہ جس کے اٹھنے سے پہلے ہر نادان اپنی دعا کی نامقویت کے گمان کا شکار ہو کر بغاوت اور مدنی پر اتر آتا ہے۔ ناول ”پُکار“ سرفراز احمد رائی کی ایک خوبصورت تخلیق ہے جس میں دعا کی قبولیت میں دیر ہونے پر انسان کے ناشکرے بلکہ اللہ سے ناراض ہونے کو بہت دلکش انداز میں پیش کیا ہے۔

یناول کتاب گھر پر دستیاب ہے، اور اسے **ناول سیکشن** میں دیکھا جاسکتا ہے۔